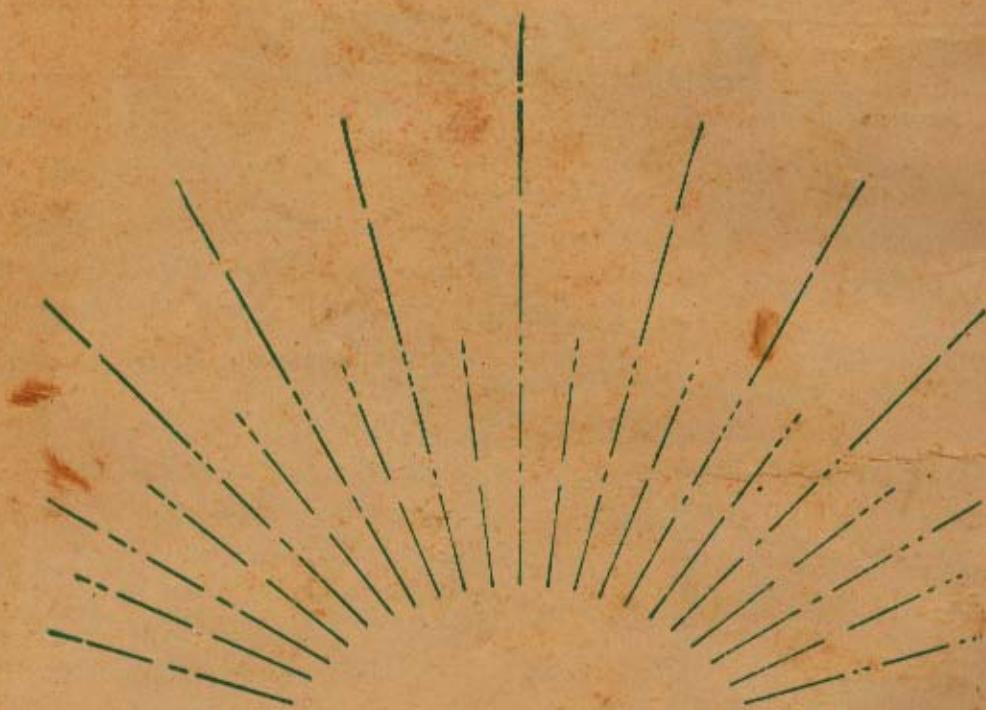


# مـاـهـنـامـهـ بـلـجـيـ دـيـوبـندـ

۲



مرتب:- عـامـرـ عـثـانـيـ وزـيرـ فـضـلـ عـثـانـيـ، فـضـلـيـنـ دـيـوبـندـ

# DUPP E. NAJAF



دھات کا ایں مضبوط شیشی اداں مرنوں کا دار

مضبوط خول کریں

دُبْجَف

۲

درست نگاہ والے بھی اسے استعمال

کرتے ہیں، کیونکہ یہ آخری عمر تک نگاہ کو قائم رکھتا ہے۔

پدایاں ساتھ بھیجی جاتی ہیں۔ عمدہ پیکنگ مضبوط اور تازہ

نوٹ یہ خالص جستی کی میانی سلائی ۲ رین ٹلب کیجئے

انہے پن کے سوا آنکھوں کی تمام یہاریوں کا تیرہ بیدف علاج

دھند موٹیا، جالا، روندا، پڑال اور سرفی وغیرہ کے

لیے پیٹاہم شفا۔

باہر سال سے بے شمار آنکھوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

## چند تعریفی خطوط صحی نقليں ملاحظہ فرمائیں

یہ بائے دنگاں اس سردر کو استعمال کریں۔

ڈاکٹر ظفر سیار خال حشائیم بھی، آئی، اسٹیم آئی

شیخ الحدیث حضرت رلانا حسین احمد صاحب مدائی

صلد رجعیۃ علیہ، ہسندر

ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ کا سردار اس درجہ خفیدہ ہے کہ

اس کی توصیف ہے۔ آپ جو چاہیں سیری طرف سے لجیں

تیز اس کی تصدیق کروں گا۔

مولانا بشیر احمد صاحب عثمانی رحمح در فرماتے ہیں

میں نے سردر بخوب استعمال کیا اور دسرے اعترا، کو

استعمال کرایا تھا اسکے بہت سے شرمنے سے استعمال

کے سب سے اچھا اور بہتر است پایا۔ مجھے اسیدہ کے کچھ

اسکو استعمال کرے گا وہ بیرے بیان کی تصدیق صرف

زبان سے نہیں بلکہ آنکھوں سے کرے گا۔

مولانا قریب محمد طہیب حشائیم بھنگ اسلام و یونین قطاطریزیں

تیز نے سردار استعمال کیا۔ آنکھوں کو تقویت اور جلاشی

تیز مفید پایا۔ اسیدہ ہے کہ ایں بصیرت اس بھارت افغان

میں نے سردر بخوب استعمال کیا۔ آنکھوں کے امراض میں مفید پایا جس پر بعد تحریر کے

سردر کا استعمال کر کے اسی تجربہ پر بھینگ جس پر بعد تحریر کے

پاکستان کا پتہ: شیخ سالم احمد حشائیمی ۵/۲۰ نظم آیا کرایا۔

پاکستان کا پتہ: پاکستانی حضرات اس پتہ پر نعمت سع مخصوصیں ڈاک روانہ کر کے رسید

منی، روزہ رہیں، بیجیدیں۔ مال رواد کر دیا جائے گا۔

سماں میں بخوب استعمال کیا اور اسے استعمال کیا۔

سردر بخوب استعمال کیا۔ میں نے بہت سے شخصوں کو دیا۔ آنکھوں نے استعمال کیا اور بے حد تعریف کی۔

ایک توں پانچ روپے۔ ۴ ماٹھ تین روپے۔

ایک ساتھ تین شیشیاں نگاہے پر جھوٹلائیں

ایک یاد کو شیشی پر ایک بی محصول صرف بہرگا۔

یعنی جو سردر کی قیمت کے علاوہ ہے۔

انکے علاوہ بھی اور بہت سے خطوط موجود ہیں

بہن و سستان کا پتہ: دار الفیض رحمانی دلو بند - صلع سہاران پور۔ یو۔ پی

پاکستان کا پتہ: شیخ سالم احمد حشائیمی ۵/۲۰ نظم آیا کرایا۔

# تاج پہنی لامور کے چھنادر کخف

**قرآن ترجمہ**

ترجمہ شاہ عبدالقدار حاشیہ پر تفسیر موضع القرآن۔ سائز جزوی شناسات انگلی بیانی باشت سے کوکم۔ صفحات میلان آف اس زیر اوقاف۔ سورتوں کی فہرست۔ کاغذ آرٹ۔ شاہنشہ حجت کتاب مجموعہ تاریخی دو زبانی۔ ہر صفحہ پر جسین میں۔ جلد مسلم کمیح خوشنا جس پر نہایتی ڈالی ہے۔ ہر صفحہ پر جوہر رود پر۔

**قرآن سفری ایڈیشن**

ترجمہ شاہ عبدالقدار حاشیہ پر تفسیر موضع القرآن۔ سائز جزوی شناسات انگلی بیانی باشت سے کوکم۔ یکن جو لوگ ان کے باریک سفر کے لئے مناسب ہوتی ہیں۔ یکن جو لوگ ان کے باریک حروف پڑھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہے سفری ایڈیشن تھا پاگیا ہے۔ مختصر ناول سائز ہونے کی وجہ حروف روشن اور حلی ہیں۔ ہر صرف چار روپے۔ للعمر (اس سے قدر ہے بڑے سائز کا آٹھ روپے)

**مجموعہ فاطائف مترجمہ**

سورہ لیل۔ لوح۔ انبیاء۔ داود۔ ملک۔ مزمز۔ فجر۔ داضی۔ الائچا۔ القدر۔ العصر۔ سافت۔ عیل۔ شمشق۔ عاصہ۔ اساد۔ اسٹی۔ داعی۔ کعب العرش۔ درود تاج۔ درود کعبی۔ عبد نامہ۔ درود تغافل۔ درود البر۔ دعائے امن۔ مت ریگلا جواب۔ شاہنشہ حجت۔ نفیس دروٹی۔ چھپائی کاغذ آرٹ۔ جلد کمیح۔ ہر صرف چار روپے۔ للعمر

**مجموعہ فاطائف بلا ترجمہ**

اوہی سب سورتیں

سائز میں سے چھوٹا ہے۔ ہر یہ ایک روپے بارہ روپے۔ آئی پنج بیانی مترجمہ

انہیات اعلیٰ کا قدر اور کمی رنگ کی

چھبیس جھپیسی قابل دید تخفے ہے۔

**پانصد سورہ مترجمہ**

یہ بھی چھبیس کی طرح ایک صن و جمال کا مرتع ہے۔

ہر تین روپے آٹھ تنس ستر

ترجمہ شاہ عبدالقدار حاشیہ پر تفسیر موضع القرآن۔ سائز جزوی شناسات انگلی بیانی باشت سے کوکم۔ صفحات میلان آف اس زیر اوقاف۔ سورتوں کی فہرست۔ کاغذ آرٹ۔ شاہنشہ حجت کتاب

تام چھپائی دو زبانی۔ ہر صفحہ پر جسین میں۔ جلد مسلم کمیح خوشنا جس پر نہایتی ڈالی ہے۔ ہر صفحہ پر جوہر رود پر۔

**قرآن مترجمہ**

ترجمہ شاہ عبدالقدار حاشیہ پر تفسیر موضع القرآن۔ سائز جزوی شناسات انگلی بیانی پاچ جزوی۔ جلد کمیح۔ تام چھپائی دو زبانی۔ حروف۔ بہت بہی صفات اور اعراب دا جو خاص الحاصل چیز ہے۔ ہر صرف چار روپے۔

**قرآن بلا ترجمہ**

تام کی تمام سورتیں جھپیسی۔ ہر صفحہ پر بہت بی فسیں میں۔ کاغذ عمدہ۔ حروف روشن۔ جلدی۔ سائز تو انگلی بیانی سات انگلی جوڑا۔ ہر صرف چار روپے۔

**قرآن بلا ترجمہ**

اماکن کی تمام سورتیں جھپیسی۔ انگلی جوڑا ای پاچ انگلی۔ تمام چھپائی دو زبانی۔ جلد کمیح۔ ہر صرف چار روپے۔ للعمر بہت چھوٹی ٹیکن ہے۔ حفاظت میں۔ جیبوں میں تجویز آجائے والی۔ مجلد کمیح۔ ہر یہ تین روپے۔

**قرآن مترجمہ**

ترجمہ شاہ عبدالقدار حاشیہ پر تفسیر موضع القرآن۔ چھپائی اعلیٰ میں بزر جسین، تاج پہنی کی تمام معروف خوبیوں کے ساتھ جملہ نقش۔ سائز ٹراڈیشن فراؤں کے برابر۔ ہر یہ بیس روپے۔



**مذاہجات میں قبیل** اسی ترتیب میں احادیث عن التوصیة  
الرسول یہ دینی شہور و  
ستاد مسٹر جس میں دعاؤں کے ورکا النسب طبقہ اور ہر ہن  
لکھتے مسٹر جس وغیرہ مقرر کردی گئی ہیں۔ مذکوم مذاہجات اور دیگر  
اہم اضافات شامل کتاب ہیں۔ جس صورت کے لئے اس  
لائچ پیش لایا ہوا کامیار ساختے رکھتے۔ قیمت مجلد تین روپاں مذکور ہے

**نماز مترجم** [بہت خوبصورت دور بگی چھپائی، کاغذ آرٹ  
لائل درنگا خوش نمائیت صرف حرف مر  
لوفٹ۔۔۔ قرآن و حجائب کے آرڈر میں وہ نہیں  
ضرور تحریر فرمائی جاوے پر نام کے ہمراہ دیتے گئے  
ہیں۔ طلب میں جلدی یقین۔۔۔ تھالفت یادہ دونوں  
ملتوں پرینے تنکل ہیں۔۔۔ غیر۔۔۔

# حدیث کی پڑھنے سے کتنے کاروبار ہے؟

**موطا امام مترجم** (عربی ترجمہ) [مولانا امام احمد بن حنبل کی احادیث نبوی کا دہ بیش بہاذ خبر وہ ہے جس کو سالہ ماہ سال (۱۴۰۰) مالک نے ہر کسوٹی پر پڑھ کر اپنی صحیح کردہ احادیث سے اتعاب فرما کر سلما نامی عالم کے لئے تحریک کیا۔۔۔ کتاب اصل عربی یا اعراب اور اس کے مقابل اور در ترجیح از عالمہ وجید الزماں بیخ ضروری فوائد اس حدیث کے ساتھ طبع ہوتی ہے کہ آنکھ اسکی طباعت کتابت کا ایسا حق ادا نہ ہوا ہرگز کام صفحات ص ۲۹۵ کا غصہ سعید۔۔۔ ہر یہ بلا جلد بارہ روپے  
جلد معمونی تیرہ روپے (مجلد بختہ چودہ روپے)۔

**مشکوہ شریف** (دارود) [چھ بڑا رسے زائد احادیث نبوی کا بیش بہاذ خبر و۔۔۔ یعنی حدیث کی گیارہ کتابوں، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، انسانی، مسند امام احمد، سنن امام مالک، امام شافعی، یعنی اور داری کا عطر۔۔۔ اس کتاب میں شکوہ عربی کی تمام احادیث کا مکمل ترجیح ضروری تشریحات کیا گیا ہے۔۔۔ اور حاشیہ پر بھی عنوانات قائم کر دیتے گئے ہیں۔۔۔ دو جلد میں کابل ہے۔۔۔ کاغذ سعید۔۔۔ کامل۔۔۔ ہر یہ بلا جلد کولہ روپے۔۔۔ اور جلوہ معمونی الہارہ روپے (مجلد اعلیٰ بیسی)  
**ترمذی شریف** (دارود) [بخاری و موطا امام مالک کے بعد اب صحیح ست کی شہرور تباہ ترمذی شریف کا بھی اور دو حصہ دم جلد دس روپے۔۔۔ دلوں حصہ ایک ہی وقت طلب کریں تو تین روپے۔۔۔

**بلوغ المرام** [ای غلام حافظ ابن حجر کی شہرہ افاق تصنیف ہے۔۔۔ جس کی اصل اور ادو ترجیح ایک ساتھ شائع کیا گیا ہے۔۔۔ ابن حجر کا ایں علم میں کیا درج ہے۔۔۔ یہ باخبر حضرات سے پوشتہ ہے۔۔۔ آپ کی تصنیف بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، درود، مسند ائمہ احادیث سے تخفیب کئے ہوتے دینی احکام کا مکمل است ہے۔۔۔ جو کوئی ہے میں دریا کے مراد ف ہے۔۔۔ کم تکمیل پائی اور زیادہ  
کوئی دلکشی دوں اس کتاب سے برائی ملتا ہے اٹھائیتے ہیں۔۔۔ قیمت مجلد اعلیٰ اور زیادہ

ہر قسم کی کتابیں پہہ ذمیں سو طلب فرمائی

**لکھنی تخلی دیوبند ضمیم سہار نپور (بیوی۔۔۔)**

## كتاب الصلاة

ام الحدیثین حضرت امام احمد  
بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کا  
اور دو ترجمہ ناز کو درستہ بر طبق  
پروردگاری کیے ہیں۔ مولیٰ ہدایت  
ترجمہ نز ترجمہ کیسا نہ حضرت امام کی  
جیافتہ مبارک تفصیلی شریعت دلیل ہے  
اور فتحۃ ملک و قرآن کی مسلمانیں امام  
صاحبہ نظر نکالیتہ اٹھائیں اتنا  
پورا حال اشراطیں طریقہ پروج کیا ہے  
قیمت مجلد سیز

## حکایات صحابہ

صحابی مردوں اور عورتوں وغیرہ کے وہ بیوی آموز و ایمان  
افروز و اوقات بین کے مطالعہ سے روح تازہ اور سی  
کشادہ ہوتا ہے۔  
تازہ ایڈیشن مدد کرتا ہے و طباعت اور تفسید  
کا خذہ، قیمت مجلدہ ورد پے۔ ع

## تعلیم الدین (اردو)

از استاذ مولانا اشرفی سیہت آسان اردو میں دین  
کے فنون کی دشمنی تحریک شاہراہ کی بہت  
کی تفصیل۔ تصویب کیکات پھولوں اگریت۔  
تقصیوں پر مساع اور دوسرے گرام جیسا نوبتہ و شکر  
میں اپنی تصلی و تکفیر کیا جائے۔ میں غیر مذکور  
کی کتابہ و پڑپت اس تدریج کا مکمل درود فروع  
تقلیل کی تعریضیں راجماں کیا جائے۔ میں غیر مذکور  
عمرہ قمی تجھیاں کیسا ہے۔ قیمت  
سچ جلدی۔ قیمت

## استادت اسلام

دین ایں اسلام کی طرف چیلہ اس کمال کا  
تفصیل اور مقامات حواب تاریخ و درجہ  
تقلیل کی تہادتوں کے ساتھ شایدی کی کی کی  
میں اپنی تصلی و تکفیر کیا جائے۔ میں غیر مذکور  
کی کتابہ و پڑپت اس تدریج کا مکمل درود فروع  
تقلیل کی تعریضیں راجماں کیا جائے۔ میں غیر مذکور  
عمرہ قمی تجھیاں کیسا ہے۔ قیمت  
چھ روپے  
مجلد سات روپے۔

## اصلاح الرسم (اردو)

از حضرت مولانا اشرفی۔ زندگی کے پڑھیں شمار  
رسیں اور طریقہ ایس راج ہو جائیں کہ جو فی الحقیقت  
غیر ملکی ہیں۔ لیکن ہم لا ملکی کا سبب اپنی بُرانی سے واقف  
ہیں۔ یہی کم و ملک کی اصلاح کیلئے حضرت حکیم المحدث کی  
تصنیف شیبیا تکمیل۔ زبان ما فہم ملیں۔ آخر میں مار  
”صفاقی معاملات“ بھی شامل ہیں۔ کتاب مجدد ترجیح  
خواہ شد۔ دنہ ایمان ہائیم ایڈیشن پر  
چھ روپے۔ میں غیر مذکور اس تدریج کیا جائے۔ میں غیر مذکور  
کی کتابہ و پڑپت اس تدریج کیا جائے۔ میں غیر مذکور  
عمرہ قمی تجھیاں کیسا ہے۔ قیمت  
چھ روپے۔

## اعجاز القرآن

رسیں شکریں مدد ملا۔ شیر اور ملکی یعنی  
سورہ الاراثہ تصنیف ایں۔ علم جانشی کو فکر  
جستہ جو العلوم پر پیش کا ساق ماقبل کیے جائیں  
باشد۔ شد۔ دنہ ایمان ہائیم ایڈیشن پر  
دریک پاٹکی اس تدریج کیا جائے۔ میں غیر مذکور  
کی کتابہ و پڑپت اس تدریج کیا جائے۔ میں غیر مذکور  
قرآن کی اعجازی پر جواہر اکتوبریں ایں۔ میں غیر مذکور  
زندگی میں جوابات اعجاز القرآن میں باحد  
فرماتے۔ ہر یہ معرفت بارہ آنے۔

## حیات ایمن (اردو)

حیاتِ الامت حضرت مولانا اشرفی سیہت  
اس کتاب میں ایمانی ایک ریتی چیزوں پر میں  
کی جیسی جگہ افتخار کر کے مسلمان کی زندگی  
معنی جو اسلامی زندگی ہو جاتی ہے  
جو ایمان عقول عقائد اور اعمال عبادات  
قطعہ نظری ایک ایڈیشن پر میں ایک  
محکم کے پڑھ کیلئے تمیل عقائد اور  
تمیل عبادات کی شکل میں آسان کر دی جی  
مجدہ بیخ خوبصورت درست کر  
قیمت سیز

## آداب النبی

جو اسلام نام غریبی کا ایک  
ایمان افراد رسال۔ جس پر آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ الشان  
اور حدیث تشریف، اکابر اور  
اخصار و مناسن کے ساتھ جمع  
کئے گئے ہیں۔

پیغمبرت ۸

## مفصل اللغات

اردو و عربی لغت کی ایک عظیم الشان کتاب، پچاس ہزار سے زائد عربی الفاظ اسی آردو تشریح ہے۔ عظیم الشان عربی اردو لغت اپنے خصوصیات کے نمائاظ سے بی مثال ہے۔ جہاں تک عربی سے ادویں لغات کے تسلیج اور تشریح کا تعلق ہے۔ آج تک اس درجہ کی کوئی ملکی تشریی و جو دنیا میں نہیں آتی۔ سالہاں سال کا عرصہ بریزی اور کوئی شرکی بعد بڑی قطعے کے ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل یہ عظیم القدر لغت اصحاب ذوق کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

المجدد عربی لغت کی جدید کتابوں میں اس وقت سب سے زیادہ جامع اور دلپذیر بھی جاتی ہے۔ مصباح اللغات میں نصف اس کتاب کا پورا اعظم کشید کرایا گیا ہے۔ بلکہ اس کی ترتیب میں عربی لغت کی بہت سی دوسری بلند پایے اور منحصراً کتابوں سے انزوں انتباط کی تمام صاحبو حیثیتوں کو کام میں لا کر بعد فی طلاقی ہر جیسے قابوں، تاج العروس، اقرب الموارد، جمیرۃ اللغۃ، نہایۃ ابن اثیر، صحیح البهاری، مفرادات امام راغب، تکمیل الاعمال، منتجی الارب، صراحت وغیرہ۔ مصباح اللغات علماء طبلاء عربی سے سدی عجیب رکھنے والے، المکبری داں، اردو خواں سب کیلئے بے حد فہرست ہے۔ جلد خوبصورت، اور مسیبہ طبع کر، پوش۔ قیمت سول روپیے۔

## الفاروق

مصنفہ: مولانا سبیل علیہ الرحمۃ۔  
حضرت عفارقؑ کی سیرت حالات اور کارت امور پرستش، کتاب اسلام میں صنی شہور و تھبوں ہوئی وہ تجارت یہاں تھی کہ اسلام کے اس فایح عظم اور طبل حلیں کی تقدیم اور دو خلافت کی قصیل الفاروق سے زیادہ اور کسی اردو کتاب میں نہیں تھی۔ نصرف اپنے کی سیرت اور اخلاق و خنسائیں کا بیان ہو۔ بلکہ آپ کے جملہ کئے ہستے جو خلافت کی جیت ایگی واقعات۔ آپ کے طبقی، قانونی اور تینی کارتائی اور جنگی سورکوں کی صحیح تفصیلیں شامل کتاب ہیں جیسی لفظی بھی شامل کتاب ہیں۔ اسلامی تاریخ کے سب زریں دور کی تجزیہ رائج ہے جنے کیلئے الفاروق اپنی تحریمی و احتجاجیں ہے۔ تازہ ایڈیشن۔ مقدمہ دشکور۔ قیمت چھ روپیے۔

مکتبہ سلطانی دیوبند ضلع سہار نجفی دہلی  
(دیوبندیں ہیں)

## فصل القرآن

ایک عظیم الشان مذہبی اور عملی ذخیرہ اردو زبان میں حصہ اول: حضرت آدم علیہ السلام سے یک حضرت مولیٰ ہارون تک تمام پیغمبروں کے مکمل حالات و اتفاقات۔ قیمت چھ روپیے۔  
حصہ دوم: حضرت یوسف علیہ السلام سے یک حضرت مولیٰ علیہ السلام تک تمام پیغمبروں کی مکمل سوانح حیاتی اور دعوت حق کی مختصر تشریح و تفسیر۔ قیمت چار روپیے۔

حصہ سوم: اصحاب الثبوت والقیم، اصحاب المقری، اصحاب المسیت اصحاب الرس، سیمت المقدوس اور یہود، اصحاب الْخُدُود، اصحاب الفیل اصحاب الجن، ذوالقریبین اور سری مکندری، سما، اور سلیعوم وغیرہ۔  
فصل القرآن کی مکمل و مختصر تفسیر۔ قیمت پانچ روپیے۔

حصہ چہارم: حضرت صینی اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کی مختصر حالتاً۔ قیمت چھ روپیے آٹھ لئے۔ مکمل سیف خواہ الحکیم پریمیں پریمیں مکمل

پر حضرت الائج بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

**ترجمان انشتہ**  
اہد ذات نبوی کا جامع و مستند  
ذخیرہ اردو زبان میں

جلد اول: اردو میں اجتنک حادیت کے جذبہ خود و تاصیل راجح کے موافقی، قیمت بالاشان کارنامہ انجام نہیں دیا گیا۔ یہی موقع ہے کہ "ترجمان انشتہ" کا نام سے خدمت حضرت کاظم الشان سفلہ شروع کیا گیا ہے۔ حدیث کی اصل عبارت ایسا ہے۔ ساختہ سلسلہ عالم نہیں ترجیح، تشریی و نوٹ، شروع میں ایک مسروط مقدار پر جسمیں ارشادات نبوی کی اہمیت اور احادیث کی تعریف و مراجع پر ہمہ سن بحث کر ملا وہ تدوین حدیث کی تاریخ اور مفہوم اسالات و نیت اور دلگیر امام ترمیں حنوانات پر فصیل کلام کیا گیا ہے۔ بعض شہور اور حدیث اور اکابر عربی میں کلمات بھی شامل کر گئی ہیں۔ ہر دس پیچے (محل بارہ روپیے) جلد دو ہے، مختصرت، پڑھ جانکو باعث ترجمان انشتہ کو مجبوراً مختلف جلدہ نہیں کیم کر دیا گیا۔ اچانچ جلد تانی کا بدلہ لامان والا اسلام کی تمام اہم ادایاں پرستش ہے۔ یہی جلد کی سب خوبیاں اسیں موجود ہیں۔  
هدایہ: قویی پریمی (محل بارہ روپیے) مکمل ہر دو صفحہ غیر جلد اُنیس روپیے

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ کی دو مشہور کتابیں

اردو بائس سیز

## خبرہ کثیر

دینی نکات و نظریات اور اسرار و حکم پر مشتمل یہ کتاب دو سو عنوانات سے بحث کرتی ہے۔ قیمت مجلہ تین روپیہ آٹھ روپیہ

## فیوض الحرمین

شاہ عبدالحکم کے زیارت درج کے متأثرات اُن کے خاص رنگ میں۔ قیمت محدث ایک روپیہ بارہ آنے ہے

مولانا اسماعیل شہید کی دو شہرو آفاق اور حزرہ الہما

کتب میں

## صراط مستقیم

جو عرصہ سے تایاب تھی اور ایک روشن کتابت و علمی اعات پر مباحثہ شائع کی گئی ہے۔ بدعاۃ کا رد اور نظریات دین کی تحقیق و یہ مدت مجلہ تین روپیے (محبتدہ اعلیٰ چار روپیے)

## لہوتیہ الایمان

تمام متعلقہ رسائل کے مباحثہ تازہ ترین ایڈیشن۔ تاسیہ الرسان اور تردید بالہرسی کی ایک دلیل روشن جس سے اہل بدعت اور ارباب پہلیں میں مل جل پھادی۔ قیمت چار روپیہ پر للعر (محلہ پانچ روپیے)

# کتاب الوصیت

مؤلف: - امام اعظم ابوحنیف رحمۃ اللہ علیہ۔

بعض امام اصول و عفت نذر کی تشریع۔ زبان عام فہم سلیس جملہ

قیمت ایک روپیہ

## تہذیل قصیدہ میں (اندو)

## ارادت حمالی و اذکار بجانی

قرآن حربت پر مستحب و نفعی الفاظ لکشہر۔ ایضاً حضرت پر مولانا شریعت کے خواص نکات و مفہومی تحریک و توضیح افادات پر کامل بیجان۔ طرفت و خوبی کی بحث۔ مفریز پر یاد متوالیں۔ تذکرہ و تقویٰ اور طریقہ

## اسلامی نذر کی تفصیلات

اسلامی نذر کی تفصیلات، ایضاً اسلام کو لا جاہدی پر تقدیم ایک قرآن و سنت کی روشنی میں قیمت صرف ۵ روپیہ

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ کی معروکہ الاراء تصنیف القول الجیل سوانحیں کامل اور در ترجمہ

## مشهار العلیل

شاہ عبدالحکم الشدی کی اسناد کتابیں: ذکر عیت پر ماردا علیہ پر مفہوم کلام کیا ہے۔ بلاشبیعت و ذرا کامو ضمیع نہیں بلہ ہم ہیں۔ اور اس اب من بہشت فرات و تہراط محل روپیہ ہے۔ سوانحیں کامطالعہ صحیح پر سچے کیلئے نہایت مفید و کار صنوفات میں قیمت عہر

## محمد بن عبد الوہاب

از مولانا مسعود عالم ندوی۔ ایسا رعنی صدی جبری کے شہرو روح

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب نجدی کی سیرت اور دعویٰ علی و تحقیقی تصنیف۔ جس میں شرق و غرب کے تمام تأخذ پر ملک حکھال کر طلاقہ فہریں اور علطہ بیان کی حقیقت و ماضی کی گئی ہے۔ نصرف کتابوں کے خود نہ عرضہ ہیں۔ بلکہ ان کتابوں کی علمی و تاریخی پوریش اور تسام کو بھی تفصیل ایمان کیا گیا ہے۔ کتاب کی تفاہت ایکریکٹ نہیں اس صفت کا نام ہی کافی ہے۔ قیمت درستی ۱۰ روپیہ آٹھ روپیہ ہے

## فتنہ انکار حدیث کا منظر و پیش نظر

"اہل قرآن" کا القب اختیار کر کے حدیث کا انکار کرنے والے خادمین اسلام کا پورا حال۔ ان کے علم و کمال کے نہ نہیں۔ ان کی ذہنیت اور مقاصد کے خلکے۔ ان کی تعلیمیں تدبیس کا نقشہ۔ ان کے دعووں کی حقیقت۔ ان کی خدمات اسلام کا حقیقی مفہوم اور دیگر ضروری تفصیلات کے لئے یہ کتاب اپنا جواب آپسے ہے۔ اس کے مطالعے کے بعد اشارہ اللہ آپ "اہل فتنہ آن" کی قرآنی دلخی سے بخبر نہ رہیں گے۔ اسے پڑھنے اور ضرور پڑھنے۔ دو حصوں میں حصہ ۱۶۷

قیمت چھ روپے آٹھ آنے

## مشقت رسول

یہ ایک شامی حامل کی سرکرد الاراء تصنیف ہے جس میں حدیث کی تاریخ پر محققانہ روشنی ڈالنے کے علاوہ صحاہ اور تابعین وغیرہ کے طرز عمل اور دیگر متعلقہ پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ تمام دلائل قرآن و حدیث کے حوالوں سے ولپذیر انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ قیمت مجلد دو روپے چارائے ۱۶۸

کتاب پڑھتے ہوئے آپ حجوس کرسی کے کریبے خود بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔  
ماہ القادری سفر حجی از تاترا  
**کاروان حجاز**  
اور وحدۃ رسول پر حاضر ہیں! شعراً و ادب، جوش بیان اور قوتِ مشبهہ کا خوش گواہ انتزاع اور اور رسول کی محبت ہر سطیں جھلکتی ہوئی! سفر نامہ ہمیں دین و دانش کا فرشہ اور نیہیں ہوں اور آپ کی آنکھوں سے خدا اور رسول کی محبت کے آنسو رہا ہوں گے۔ خوبصورت سرورق ادیہہ زیب کا بہت طباعت۔ قیمت مجلد چار روپے۔ علاوہ ڈاک خرچ۔

فصل ۱۷ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)

اصحیح محدث کی بیانات صحیح امیز حدیثوں کے مصنفوں۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ترجمہ امام فہم۔ ہر طرح کے خواہوں کی پسندیدہ تفسیر۔ صفحات ۱۶۹

الناس کی حقیقت  
فضائل تبلیغ ۷

تفسیر الرہ و یا (اردو)  
یعنی خواب نامہ

محدث۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ترجمہ امام فہم۔ ہر طرح کے خواہوں کی پسندیدہ تفسیر۔ صفحات ۱۷۰

الصلوٰع امام غزالی  
مکتبہ تحریک دیوبند  
(معاشر)

شیدا

ام مولانا ابوالفضل آزاد امام حسین کی

شہادت کے تاریخی واقعات۔ من طرف روادخون اور خیال اور تصور پاک۔

قیمت  
اکیروپیسے

فضائل رمضان ۱۲  
ار

## تفسیر ابن کثیر (۲۲۱۶)

کون با خبر مسلمان ہے جس نے اس شہر کی شہریت صافی تصییف کا نام رستہ ہو گا۔ خوب ہو کر کارخانہِ امتحانات مطابع نے اس عظیم تفسیر کا بیس اردو ترجمہ آیات حسن و خوبی کے ساتھ شائع کر دیا ہے۔ پانچ جلدیں میں مکمل۔ قیمت مجلدہ ۴ روپیہ (در جلدہ علیورہ علیحدہ کبھی مل سکتی ہے) جلو طلب فرمائیں

ایک مرکز الارانا در کتاب

## البيان في علوم القرآن (دار الدین)

شہر تفسیر تفسیر حنفی کے مصنف مولانا جبار الحق محدث دہ بڑی کی ہے حدیث اور قرآن کی درسیان دینی اعتبار سے کیا ربط واسطہ ہو؟ سکھ انسان کتاب دہی چے جس کی تصحیح میں علماء اور شاہ صاحب جیسے علماء فیہ الفاظ لکھے تھے، اس کی تفسیر اگرچہ ممکن ہے مگر واقع نہیں خدا کی ذات و صفات اتنا کچھ ملائکہ جزا، مثلاً قبرِ حضرت، دونوں گھوٹ داہم، نبی کی روحانی قوت و غیرہ کی توضیح و تشریح اور انی علوم، اصطلاحات و عقاید من مترجمہ کا فہد عالم اور اخلاقیات قرأت کی جائیں۔ صفات و ملائکہ کا فہد لکھائی چھپائی میماری۔ قیمت پچھہ نہیں (جلد پنچہ مولے پریے)

## قرآن دعائیں

تمام دنیاوی مقاصد کے لئے قرآن دعائیں جس قدر رضید و متثر ہو سکتی ہیں اور محتاج بیان نہیں، اس مختصر کتاب میں تمام دعائیں من مترجمہ کا فہد عالم اور فائدے کے خصوص مغرب عمل اور فائدے درج ہیں۔ قیمت صرف ۵ روپیہ

## شہزادۃ اللہ

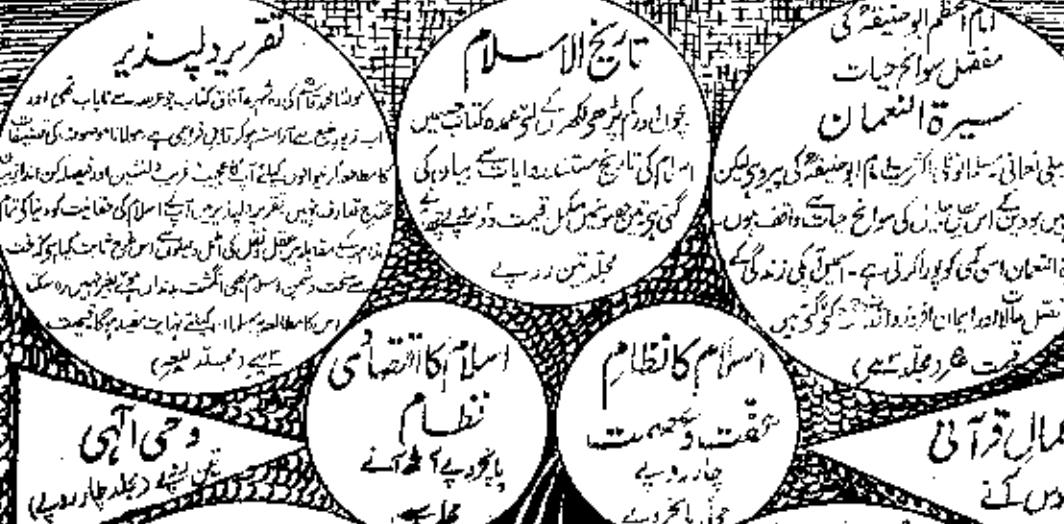
مفتون حکیم الامر مجدد الملت حضرت مولانا شفیعیہنا تمام غیر مسلم مذاہب عیسائی، یہودی، ہندو، اریہ، سکھ و عورت کے مشاہیر ایلی قلم کے مخفیان جن میں اسلام کے قضائیں اور حقائقیت کا ادا، ہے جمع کئے گئے ہیں۔ کاغذ، فت، قیمت، پھر درج ہے کہ کتاب نایاب ہے جسے ہی نہیں ہاتھ آئتا گی،

شیخ الاسلام امام غزالی کی شہزادۃ فاقی تصییف  
کیمیاتِ سعادت کا اردو ترجمہ

## اسکرپٹ ایت

آپ سے طلب فرمائے ہیں، آپ کا دینی مطالعہ میغینا ایش رہے گا اگر آپ اس مرکز الارانا در کتاب کو ملاحظہ نہیں فرمائگی کتاب و طباعت سب میماری۔ قیمت مجلد پندرہ روپیہ۔ دیگر مجلد سالٹھے بارہ روپیے

لما حکم الوضیفی  
مقفل سو اخیریات  
سیرۃ النبیان



## اسکس عربی

ایسا تادے کے عربی سخنانے والی جدید الطبع کتاب بے اصح المطبع کر لیجی نے صین اہتمام سے شائع کیا ہے۔ عربی صرف نجومی دلنشیں اور عالم فہم قصیم۔ کم قیمت میں زیادہ فائدہ پہنچانے والی صرفی و نجومی اصطلاحات کے لئے اگر بڑی مترادفات بھی صدر ٹکریبیں پڑیتے گئے ہیں۔ کتاب کی بڑی ہوئی افادیت کے عروج نظر ہی رکبتہ تک نہ لے لے برائے وخت حامل کیا ہے۔

قیمت پانچ روپے

حملہ جو روپے

علماء رسول  
با خود پہ آہے آئے  
(احمد بن حنبل)

## لاجهابِ ردو عربی دلشنزی

معبد الحفاظی قبول عالم دلشنزی کے تولف جناب ابو الحسن علی الحفظ ہے۔ دلشنزی ذارت اگر ہم قیام تدارک نہیں۔ اسے درج گئے والوں اور بزرگ ائمہ کی اسلامی یقینیتیں دلشنزی تدارک سے سفر نہیں ہیں بلکہ یہی اسی سفر نہیں کا اسی تکمیل ہے۔ اسی اسکس دلشنزی میں ایک بڑی ایجاد قیمتیں پہنچانے والی اردو مکتبیں ہیں۔ ملک دلشنزی، تجسس، دل، دل خوبی صورت اور توہین میں کتاب کیا ہے۔ لمحات چینی پر ہے۔

فہم قرآن  
در کتبے چارائے  
ملک دلشنزی

شکوه جواب شادواہ  
سم تراہ دعا  
لایا چھاہوا۔ ریشیں دیوبیں  
صرف ۱۶

جیمیونہ نعمت  
دحدار انگریز نعمت کا باش محروم  
قیمت ۱۲

اسکسیری کشتہ حا کا مجموعہ

جیں تہم کشتہ بات خصوصاً سہنا چاندی تو لاو  
تلخی جست سیسہ۔ پڑتا شکر، سلیمان، ابرک  
کے۔ اور سہیش تجھ مٹھے ہوتے۔ ان کے ایک آئی  
آٹھ صور میں اٹھ طیہ و سلم کی سہیت یا  
پارہ اور جوارہ اسٹھ جو دیگرہ کی سیکڑوں تاریخ امناء  
اور عجیب و غریب مناظرے کی دلچسپ تفصیل  
پر قالیں۔ حقیقت کتاب تجہیت دل شعن  
کس اور کس توں اتوٹی صفائی کی طریقے اور کشناش  
مباحثہ شاہ جہاں پور میں ساختہ فرمائی۔  
سرتے میں تہم کشتیں اتعات کیا ہے اور  
خوس پولیات تو وارد تکمیل س تعالیٰ  
کے کارکرد ہے۔ فر  
تہمت صدر، صدر

باجھرات ملٹھے ہیں کہ سولا ناحمد فاقم حباب  
نالو توی نے ٹھے ٹھے پادریوں سے مناظرے  
کے۔ اور سہیش تجھ مٹھے ہوتے۔ ان کے ایک آئی  
پارہ اور جوارہ اسٹھ جو دیگرہ کی سیکڑوں تاریخ امناء  
اور کس توں اتوٹی صفائی کی طریقے اور کشناش  
مباحثہ شاہ جہاں پور میں ساختہ فرمائی۔

کارکرد ہے۔ فر  
تہمت صدر، صدر

شہرِ مارچ ۱۳

# جلد ۶

عام سالانہ قیمت پاچھوپے

فی پرچھے اے

غیر مالک سالانہ قیمت شش بیلکل پیش کرو

# مہنامہ دیوبند

ہر انگریزی ہسینے کے پہلے، قیمت شائع ہوتی ہے  
وزرین سے سالانہ قیمت حسب استطاعت

بابت ماہ فروری ۱۹۵۲ء

نمبر	صاحبِ مضمون	مضمون	نمبر
۱۲	ادارہ	اعنازیں	۱
۱۴	شعباً ذکر آم	منظومات	۲
۱۹	ادارہ	تجسسی کی ڈاک	۳
۲۱	جناب وحید الدین خالصاھب	مجرم کون؟	۴
۲۵	مکاً ابن العبر کی	مسجد سعینے شک	۵
۳۳	جناب شیخ احمد صاحب	تین پسندیدہ چیزیں	۶
۴۵	جناب مولانا ابو محمد امام الدین صاحب	اسلامی حکومت کے ولیان و امراء	۷
۴۷	مخالف شرعاً	منظومات	۸
۴۹	جناب قمر بہرامی	اسلام اور تحریکیں ہائے جل	۹

پاکستان کا پرچم، جناب شیخ مسلم اللہ صاحب	ترتیب دینے والے	ترسلی نرداخ خدا کتابت کا پرورد
معاشر ۱۹۵۲ء میں آباد کرچی (پاکستان)	عمر عثمانی وزیر اعلیٰ فضیل عثمانی	دفتر تحریکی دیوبند ضلع سہارپور (پاکستان)

عمر عثمانی، رئیس پبلیشنن "تاج آٹھ" پریس ایونیو سے جمیع اکر اپنے دفتر تحریکی دیوبند ضلع سہارپور

# ام قاضی

عمر متوالی باتھتے تھے تو رحمتیت ان کے ذہن میں دبی جو  
تمہارے تھا عوامی زمانہ ہر جگہ رائج ہے اور یہ اپنی جہالت سے ہے  
سچے ہوئے تھے کہ اسلام کے نام پر ایک عزم قوم کو اپنے  
ساتھ یکرا یکساخک بنا لیں گے تو فیض و فشرت اور کیف و  
لذت عطا کرنا الگ کرنی بھی و مستور بنانا کراس پر اسلام کا لیں چکا  
دیں گے اور قوم اپنیں سند اتفاقدار اور خزانہ عالمہ پروردگار کے  
مسجدوں میں نمازیں پڑھنے لگے جائے گی۔ لیکن ان کی بدتریتی  
سے ایسا نہیں ہوا اور مسلمانوں نے حکم حلال مطابق مسجدوں کی  
لکھ میں دبی قرآن صفت دلائل اسلام لا و جس کی تصریح مصروف کی  
ہیں نہیں، صدیوں پہلے درخلافت میں بھی ہیں، یہ بجا سے  
اس مطابیر کو آسانی سے کچھ لگران یتھے، کیونکہ ایک طرف اسلام کی  
تفصیلی حقیقت سے ناد اتفاقیت کی بتا پڑی، و اقتصادی سمجھے ہوئے  
تھے تو جامعہ میں ہوئے تہذیب و تہذیب کے اس دور میں  
قرآن صفت دلائل اسلام کی حکمرانی کا کوئی سوال بھی پیدا نہیں  
ہوتا، دوسرے طرف ان کے خونگی فیض نعمون اور گل در شیخ  
کے دلواہ دماغ کسی طرح لے قابل برداشت نہ کچھ تھے کہ لاثا  
دنیادی سے مکمل ازادی۔ کے ساتھ ہوئہ وہ جسم نے اس من مانے  
طريق پر عیش اڑائے کا ہو چکا اپنیں پڑھا ہو اپنے اس من فرق  
آجائے، چنانچہ قوم کے مطالبہ کو پچھلے کیلئے انہوں نے ہر طرح  
کے شہری اور غوجی، سائنسی اور سفلی طریق پرستے، ہمکنٹے  
چلے، تیر پھیلے اور یہید نہ تھا کہ پاکستان بنانے والوں میں جو کچھ  
وگ اسلام کا داشع اور تہذیب کرنے تصور رکھتے تھے وہ ان سے  
ہارا ان کو اپنیں من مانا مستور بنانے اور من مانے طریق پر  
حکومت کرنے دیتے، لیکن قدرت کا کرشمہ دیکھو کر دبی جاعتے  
اسلام کے نفرے ناگستہ تھے اور اسلام ہی کو اپنی سب سے

اٹھ سال تک ہاں کی اور شوون سکھیم مدد یوں اور نامہ یوں  
کا سکھیم ہے کہ بعد اخراج کارہائے پڑھی ملک پاکستان کے  
اٹل اقتدار نے اپنے ملک کا دستوری مسودہ تیار کری جائیا  
ہے پاکستان جن امنتوں، حیالوں اور نظریوں کے نامخت  
دوستیں لایا گیا تھا، ان سے کہ میش نظر تو دہا کپسے ہی دن سے  
اسلامی دستور کی وادی میں پڑھانی چاہیے تھی اور اپنے سالوں  
میں وہ بہت کچھ ہجانا چاہیے تھا جس سے یہ حقیقت ثابت  
ہو سکتی کہ پاکستان کی تعلیمی قومی تفسیریں و منافرت پر نہیں بلکہ  
وصولی اختلاف اور تغیریاتی فرق دامتاز پر جوئی ہے، لیکن  
بدریتی سے ایسا نہ ہو سکا اور پہلیکانہ ایک قرار داد مقاصد  
پاس ہو جانے کے بعد گزاری و کمی اور کمی کے بعد جو پڑھی  
ہے تو اس کا دلخواہ کی طرف نہیں امر تک اور الفینڈ کی طرف  
تحا دہ تمام عہدیتیں اور کشا فقیں، بھر کر سلطے پر نہیں جو تن پر در  
مفتر بھی جبکہ جبکہ دنیا پرست مغربی طرز سکردار ہو جائیں گے  
نفس ایتیت کا لاد مرہیں۔ کوئی بیوں کی جنگیں کے ساتھ ساتھ  
اسلامی اصولوں کی تحریف اور لستہ ان و صفت کی تحقیق کا ام  
زوروں سے شروع ہو جائی، انگریزی علوم اور بودھیان ایذا فکر کے  
مشید یوں سے پاکستان کو مصروف تر کی جائیں اسلامی ملک بنانا  
چاہا جیسی شاہد دساتی اور قمار و ریا اور دیگر خرافات ملعون کے  
سینے نہ صرف زندگی کی خاتمت ہو بلکہ تھیں پھرستے پھلے کاموں کو طو  
ا اسلام اسی طرح چند رکھی بالوں کا امام رہ جائے جس طرح آج ہے  
تقریباً تمام اسلامی مالک میں رہ گیا ہے۔

یہ وہ تفہیم سے پہلے جب پاکستان بنائیکی خاطر اسلام  
اسلام کے نفرے ناگستہ تھے اور اسلام ہی کو اپنی سب سے

حد تک بیات تقدیری ہے کہ اس کے پیش کرنے والوں نے اسلامی مذاہم کی برا و ناست اور حکم محلہ کی اعلت سے دست کشی انجام دی کرتے ہوئے۔ جہوڑی مذاہم سے مقاومت کر لی ہے اور اس تعمیر کی بنیاد ذال دی پتے جسے وام سر بر قلک دیکھا چاہئو ہیں، طرزِ عمل کی اس تدبیری پر حواسِ جنتی بھی خوش ہوں گے، اور جس طرح ایک دو دو مریعن کو حق کا لائحہ قبض کرنے والا نسخہ ہا تھو آج لئے تو وہ بلا تاخیر اسے استعمال کرے پر تباہ ہو جا لکھے اور اس بھیلے میں نہیں پڑتا کہ دو سے بچات و لاستِ والا یہ نہیں کچھ اور ہمہ لک امراض بھی پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح پاکستان کے فرم تازہ دستور کو قبول کر سکتے ہیں اور خوش ہو سکتے ہیں کہ ترع کا عالم کو ختم ہوا۔

لیکن کیا واقعی پاکستانی دستور سازوں نے اسلام سے گزری اور پسروں نے طرزِ عمل سے دست کشی اختیار کر لی ہے؟۔ لیکن صحیح وہ اپنے نفسوں کی پسند و خواہش کو نظر انداز کرتے ہوئے ۷۰٪ کو ان کا من پسند اور غوب نظام زندگی حطا کر رہا تھا اور اور رکھتے ہیں؟۔

اسکوں کہ اس سوال کا جواب دستور کی ظاہری اسلامیت کے باوجود واس کی بعض مشتبہ اور غافلی خامیوں کی طرف سے ہمیں نہیں ملتا ہے، دستور ہمیں لفظ و معانی کی حد تک اسلام کو جھاکر خواہم کو فریب تسلی دیتے ہوئے ایسی بین اور فکاریاں کاٹیں گے کہ اگر پاکستان کی زمام کار اسی گورنمنٹ کے ہاتھوں سے جسکے ہاتھوں میں اب تک ہے تو سوال نکل بھی وہ نظام اسلامی مصروف و جو دیس میں اسکت جس کے عوام خواہش ہوں، وہ وہ معاشرہ جنم سے سکتا ہے جو واقعی نظام اسلامی کا شرہ ہے۔ یہ تصور بالکل الگ چیز ہے کہ یہ ہرے علاالت ہیں نظام اسلامی کو کلام برپا نہیں کیا جائے سکتا بلکہ تدریج اور صبر ضروری ہے اس تصور کو تمام داعیان اسلام اسی طرح داشتمانہ اور مطابق فطرت ناتھے ہیں جس طرح ایک کن ریس میں گھوں ذال کر اسکے ہی دن ضل کاٹے کامنٹری نہیں ہوتا بلکہ بایوں کے ارتقا کا تدریجی ارتقا کرتا ہے، لیکن اگر زمین میں نیچے ہی نہ لا جائے یا بکاٹے گھوں کے حوار پر دیا جائے تو کیا یہ دیکھی نہ ہوئی

اسلامی جمپا کستان بتانے والوں میں زندگی اس وقت اتنے آئے آئی اور عقل و علم کے بہترین تعبیدار یکم صیداں میں کو دیکھی، اس نے اسلامی دستور کے مطالعہ کو تقویت پہنچائی، ہر اختراف اس کا حساب دیا اور ذمکن کی چوٹ کہا کہ موجودہ دور تہذیب دفتری میں مذکور ہے کہ اسلام کی حکمرانی قابل عمل ہے بلکہ اسلام بھی کی حکمرانی سب سے زیادہ ضروری اور مفہوم ہے، قرآن و سنت مسجد سے یکبر تخت دنایا تکہ ہر شعبہ زندگی سے متعلق بحث کرنے والیں اور ہر دستور اسلام کو دینی اور ملکیہ شعبہ عطا کرتے ہیں، اسلام کو جمعت پسند ترقی دیتا اور موجودہ دور کے سب سے ناقابل عمل تحریرات انصوب دچاکتے کے سوا کچھ نہیں۔

جماعت اسلامی کے ان افلانات و نکشاخات سے حواسِ جنم کے ذہنوں پر حبس لایوئی، اور ان کا تھپر پھر پڑھکار نہیں دفعات سے ساختہ مولویم ہو اکا اسلام واقعی محض چند سو مدد مہادرات کا نام نہیں بلکہ ایک جامع اور ہمہ گیر منظاہی کی حیثیت سے ہے آج بھی یہدا یہت اسلامی کے یہ کا خدا و ملائی ہے، اس حقیقت کسری اکو عقیدے کی حد تک تو دی پہلے بھی ہائے اور ما تھستے، لیکن کہاں صرف بے دلیل موروثی عقیدہ اور کہاں کہما ہو جماعتیں و شعوریں اس لیکن دشوار ہے ان کے ساتھ یہ کو دو چند قوت عطا کی اور اہل اقتداء ہر اخسر کار دہ نازک۔ محمدی اور ہی تھی جب افسوس کے ساتھے ایک امنی دستور کا مسودہ رکھتا ہی تھا۔

اس مسودہ دستور پر اسلامی نظام کے طالبین کو خوش ہو تاچلہتے ہیں اگر مند اور غلیکن، یہ ایک گہرا سوال ہے جو مشتعل شدہ مسودہ کی بعض تفصیلات سے ہمالے اور ہم یہیں ان نام لوگوں کے ذمیں میں ابھر رہا ہے جو اسلام کی بے دلیل اور دیجھ حکمرانی کی تماریکے ہیں، حالات میں کسی پیش قطعیں جو پاکستان کی آنکھ سالہ تاریخ آزادی میں ظہرا تائی ہے یہ مسودہ یہ ظاہر پڑت علیحدت اور قابل تسویل کیجا گا سکتے ہیں، اسلام سے گزریں اور عرضہ نی طرزِ زندگی کے شیوه دنیا پر سست اور پاپ کا دست سے ہر گز ترقی دشمنی کر دے اپنی تمناؤں کے مقابلوں میں مجھوں کی تمنا اؤں کو ترجیح دیں گے، موجودہ مسودہ میں وضو سریب

کے باقی میں رہے گی اور نہ صرف عوام بلکہ تیران و سنت بھی اسی کے رام پر جی سکیں گے۔

یہ صرف ایک بینا دی وقوف کا نتیجہ ہے، اس کے علاوہ بھی مسودہ میں کئی باتیں ایسی ہیں جو اہل اقتدار کے مزاج و غلطی سے واقعیت رکھنے، اے دشمنوں کو عاصف بنا تیں جس کی دستور کی اسلامیت کا فتح عالم انسان شکر و دشمن کی حالت ہے اور عوامی جذبہ دخواہش کے ہماروں ہاں کا لعلی صفت گری سے پہنچے تو ملتے ہوئے اسلام سے گزرد فساد اور اور بیطل کی بنا کے بہت سے چور در داڑے صفت گوردنے محفوظ کر لیتے ہیں۔

ہم نہیں جانتے کہ پاکستان کے داعیان اسلام اس مسودہ کو کس خلر سے دیکھیں گے اور دل قبول کے باب میں ان کا کیا عالی ہو گا، لیکن ہماری اپنی راستے پر ہے کہ اگرچہ ہم یہ طور پر ایسا دستور امید افزای وہیت مبتدا تھا ہے، لیکن اس کو من و عن قبول کر لینا بہت نقصان اور خرابی کا باعث ہو سکتا ہے، اگر اسے قبول کر لیا گی تو، بنیا ہو طور پر اس بات کا انتظار کرے گی کہ دیکھیں داعیان اسلام جو بلند بانگ دعوے اسلامی نظام اسلام کی بر زی بہتری اور خوبی کے کرنے تھے وہ عملی نہیں کس حد تک غلیک ثابت ہوئے، دیکھیں صلاحی تمام نے پاکستان کو اس بست اوضیع میں سندھیں کر دیا۔ دیکھیں اسلامی نظام کیا کیا برکات و ثمرات لایا۔

اس انتظار کے نتیجے میں اگر انہوں نے دیکھا کہ پاکستان نہ کوئی ہم گیر تغیرت نہیں ہوا بلکہ ہمیں سب کچھ ہو رہا ہے جو دصرے مالک ہیں ہے۔ یا اگر کچھ تغیرت ہی ہو رہے تو ملک نام، اور اصلاح و ترقی کے بلند بانگ دعویٰ سے اس تغیر کو کوئی من بست نہیں تھا کہ اس بیان پر آخری ہم ثابت ہو جائے گی کہ اسلامی نظام کی بر زی اور خوبی کے سبب دعوے ہے ہوا تھیں۔ اسلام موجودہ دو دن تھیں جس سکتا اور چلے گا تو وہ نتائج نہیں دے گا جو داعیان اسلام نے کہ رکھے ہیں۔

بنیا والوں کا یہ تھاں اُج بھی اگرچہ موجود ہے، تاہم

لہ کہ اگر ہوں ای فعل کا انتظار کریں۔ مسودہ دستوریلی بھی کچھ میاہی پہنچ مسند یاں کی گئی ہیں۔ داعیان اسلام بہانگ دہل دعویٰ کرنے آئے ہیں کہ اسلام میں جمہوریت ہے، اور جمہور کی اصلاح و ترقی کا حصہ میں اس سے ترکیک کوئی انعام نہیں، لیکن شائع شدہ مسودہ دستوریں اہم ترین ای وہ کو عوام کے اختیار سے اس طرح لکھاں دیا گیا ہے کہ طاقت و اختیار کا اصلی سرچشمہ صرف صدر یا اس کے ہم زندگی کوچھ لوگ بن جاتے ہیں اور عوام تو عوام خود تیران و سنت اس کی تغیرے کے پامنادر ایکی تاویل کے اسی رو جاتے ہیں، عبرتاں کا حد تک قابل غور ہے کہ جمہور کا سب سے بڑا، بہتر، یعنی خود عوام کا شخص کر دے رہا گا، اور اس کی اپنی مرضی و خواہش سے ایک کیفیت ہے جو جوان سالوں کے اقدام اسلام کے تقاضوں کے مطابق رپورٹ نہیں کرے گی، اور رپورٹ خواہ کسی ہی جو اس کے مسئلہ پر ہو جائے پر تمام ملک کے نئے ناہم و احیب ہو جائے گا کہ اس سے مطلع کیجئے ہوئے اور پر تیران و سنت کی رکھنی میں کوئی کارروائی ہو سکے، بلکہ تیران و سنت کو رہی مانے جو اس میں نہیں لیا ہے۔

اس شکل میں کیا کوئی ذی ہوش کہہ سکتا ہے کہ اس کی ہیڑا بیں جمہوریت کی بجا سے قسطانیت نہیں ہے، پھر سونپر سہنگر ہے کہ کیفیت کی اس رپورٹ کو ماننا بھی مقتضی کے اختیار کے خلاف ہے، اگر یا کہ اگر کیفیت کے افزاد حیرت سے خطر درجہ ہیں بھی خدا کے خوف اور اسلام کی نسبت سے بعض ایسی سفارشات کو دیں جو اصحاب اقتدار کی مرضی و خواہش کے مطابق نہ ہو رہیا تھیں یا اس فی، ذی کی وکری میں ذال دیا جائے۔

پھر اُب تک اسے گے بُر ہواں تک میش بندی کی گئی ہے کہ اگر خدا خواہ خود جو اس مقتنص جن پر مدد کی خواہش مرضی کے نام، جو تو خود جناب صد افسوس اُڑا پکھ رکھتے ہیں، عالم انکہ ہیں اس ایں جھیں صدر چپنے کا حق دیا گیا ہے۔

اس بینا دی شیشہ گردی کا سیدھا درعاں حاصل ہے کہ اختیار کی تمام ترباگ دو ایک شخص اور اسی سے متعلق چونا شکا

آن اپ کے پاس ان کی تردید کے لئے یہ جواب موجود ہے کہ اسلام کی ہتھیں جہاں مبارکی کا صریح ہی ہمیں وہ تو ہیں نہیں دیا گیا بلکن جس صورت میں آپ موجود ہو سوہ کو قبول کر کے اتنا ہے برپا ہو تو اس سے قانون کو اسلامی قسم کو نہیں لے کے تو باطل پسند اپنے اقتدار کی تمریز سے قرآن و سنت کی جو حقیقت بلد ہو گی وہ سب اسلام ہی کے نام لکھی جائے گی ادا اپنی کی دلیل سے یہ ذکر میکیں گے کہ یہ اسلام نہیں ہے بلکہ کہہ بھی دیں تو دنیا آپ ہٹھے گی۔

اس مسودہ دستوریں اسلام کے بنیود برقرار رکھنے والے  
ہی سمجھیں عام پڑھوئی نقطہ نظر سے بھی ایسی خاصیاں بند  
نظر فرمیں ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے اگر اسے قبول  
کر دیا گیا تو پاکستان میں جمہوریت کے پس پر وہ ایک عظیم  
و کلیشہ شب چشمے گی جو اپنی من مانی تہذیبیہ و معاشرت  
کے خلاف رہنے والے اور جدوجہد کرنے والوں کو مقدس قانون  
کے ذریعہ موت کے گھاٹ اتار دیا کرے گی، اس مطلق  
امریت کے تحت ہر منہڈہ اور بادشاہی کو اختیار ہو گا کبھی جاہے  
”احتیاطی نظر مسندی“ کے نام پر جیل میں طھوس دے، جس  
باطل نظر یہ کوچاہے میں اسلامی قرار دیتے احمد قرآن و  
سنن کو جس طرح چاہے تو لے گے۔

پاکستان کے اسلام پسند مفکرین اور ادیاب حل و فصل کی  
دھنیں رکھنے اس باب میں کیا ہوگی اسکا حکم یہ سطوრ لکھتے ہوئے تو  
ہے نہیں، شاعت کے وقت تک نہیں ہے اخبارات میں سب کو  
آجائے، اسی یقین ہے کہ مونین ایں نظر مسودہ کو من ہم قبول کر لیجو  
لے سکیں ہوں گے بلکہ اسکی خامیوں اور اسی احتیاطیوں کو  
حد کیسے اور ہتھیں متبادل ہموریں منتظر کر لے کی جو وجد ہو گی، یہاں  
یہ یوں حالات کے پیش نظریہ دستوری مسودہ غیر مونن ذہنیت کی  
شکست اور اسلام پسند ہو اس کی شیخ کا سرت اگریز اعلان ہے تو وہاں قرآن  
بھی اسکے لئے قابل مدار کی دیں کوئی خوبی سے نہ ہی خواہی باقی رہی  
سچی دہ صد اس نے جمہور پر کان و هر سے کام لٹا ہو کر رہے ہیں، لیکن  
بہت اچھا ہو گا اگر وہ منافقت کو پوری طرح چھوڑ کر خلوص و دیانت پر گم  
ہیں اور مسودہ میں ایسی ایم قید لیں گے کہیں نہیں دستور مژوں نساوں کی

مرغوب و محبوب تھا ہم نہیں کوہا تھی پاکستان میں نشوونما اور عروج و ترقی  
ترقی کا موقع عنایت کر سکے۔ اسلام پسندوں پر بلاز کسے کہ ضروری اور  
اہم تبدیلیوں کے بغیر وہ اس مسودہ کو تجوہ رکھیں اور تدریجی و مدرجہ  
استدراست ہے، لیکن اسیے قانون کو اپنے سر پر سلاسلہ ہوتے دیں جو ظاہری  
و لکھی اور اسلامیت کے پا بوجوہ اور پرانی خوفناک امکانات اور ریاست  
حکمران ہے، خوفناک تریبات ہے کہ قرآن و سنت کی تعبیرات اور  
اعظیات کا تفصیلی کرنسی ہے جو کمی جائے گی وہ راستے عامہ سے نہیں بلکہ  
صدر کی اپنی پسند اور احتجاب سے جائے گی اور اس کی پختوں مدد و تحریر تعبیرات  
کے خلاف کوئی تحریر لکھنے کے لئے بڑی سے بڑی حدودت میں بھی کوئی  
زندگی یہ خود رجھ کر طیا ک اور فساد اگزار ہے۔

بھر بھی اگر پاکستان کے مومن دائرہ بھگتے ہیں کہ اس  
دستوری مسودہ کو قبول کر کے وہ اس کی روگوں میں رہے ہوئے  
ذہن کا ذہن تلاش کر لیں گے اور آخر کار اس کے بلن سے  
اسلام کا انتا ب طور ہو سکے کہ تودہ شوق سے اسے تسبیل  
کر سکتے ہیں اور ہم ہر لمحہ ہمارے ہاتھ سے ہمارے خدشات و  
خطرات، خطا ثابت ہوں اور ہمارا ہڈ و سی ملک صح طور پر اسلامی  
حکام کی برکات سے ہر وہ دیوار کو دین کے لیے ایک مٹالی نوٹ  
ہیں ہوں گے، ہم بخارتی ہر عکی حیثیت سے پورا یقین رکھتے ہیں کہ  
اگر پاکستان میں تخفیق اسلام کا نکاح پر پا چھوگیا تو وہ تمام کوئی  
اور کوئی دیش یقیناً وہ بہجا ہیں گی جو ان موجود ہیں اور جو کمالات  
جو ۸۰٪ دنیا دار ہو گئی ہیں، ہم جانتے ہیں کہ فیض ہدایات  
نظام اسلامی کے نام سے نقرت کی حد تک مہمان ہیں لیکن  
اس کے لیے ہم اپنی ذرا بھی خطا و ارہنیں بھیتے بلکہ اسکی ساری  
دہدیوں ہمارے اور ہمارے اسلاف کے ان احوالی  
قیومیوں سے ہیں کہ وہ دشمنی میں وہ اسلام کو دیکھتے ہے ہیں  
وہ ۷۰٪ دنیا دار ہے اسے اصل اتفاق نہیں ہی اپنے صدوں کے  
لہر دھن سے اسکیں پادر کیا یا یا ہے کہ قرآن و سنت  
داو اسلام و دلخلافت نا مشدہ، دلالات کا فتنہ ہے، ہم  
ذہن میں سے اس کا ڈھنڈو پہنچتے ہیں اور عمل سے تردید کرتے  
ہیں، زبان میں ہمودا اور دلیلیں سے اسلامی مذاہم کے مناقب  
و خاتما تسلیم نہیں کر سکتی، اور ان کو تسلیم کر اسے کے لئے ایک سلسلہ کی

مرض سے جنگ کرتا ہے، کوئی شخص اگر فداکار نہ کر تھے تو اُس کے صبر ازما بریز کو شرمی اور نفرت کا نام سینٹھ لے گا اُس سے بڑے کے نادانی اور کیا ہو گئی، لیکن اس نادانی کو قفل و بوس جس بدستے کے لیئے ضروری ہے کہ لاکٹر اپنے جموی طرزِ عمل پر مسلط ہا پنی ہندزدی و بھی خواہی دفعہ کرے اور سخت گیر کھڑکیوں کی جانب سے نفرت جھیں کرنا، بلکہ اس کی فطرت ہے ہندزدی و بھی خواہی اسلام کی ذہنیت اور مذاق و فطرت سے واقف کر لے گا ایک اپنے واکر کی طرح جیسے دلی ہمدردی رکھتے ہوئے ہے..... مسلمانی ہے جو کوئی

ضرورت ہے، جو بیشتر کش درکار ہے، مثابی تجوہ اور مسائل پر چکھ کر فخر سلمی یہ کیجئے ہیں کہ اسلام تمام فخر سلموں سے نفرت کا سبق دیتا ہے، حالانکہ قرآن اور دعویٰ رسول کی بدشی ہیں یہ اتنا ہی ملطھ ہے جتنا دن کا دن اسلام کے غیر اور عناصر تکمیلی میں نفرت کا غیر قلب ہے ہی نہیں، وہ کسی بھی مجرم و خاطلی، کسی بھی ملکر و کافر سے نفرت جھیں کرنا، بلکہ اس کی فطرت ہے ہندزدی و بھی خواہی اسلام اور دشمنی، وہ انسان کی گمراہی کو مرض کا درجہ دیتا ہے اور ایک اپنے واکر کی طرح جیسے دلی ہمدردی رکھتے ہوئے

**(اشد ضروری)**

اگر اس دائرے میں بیخ نشان ہے تو مجھ سے بھی اس پر جو پاپ کی خریداری تھی ہے پاکستانی آرڈر سے سالانہ قیمت کھیں یادی۔ پی کی اجازت دیں، یا اگر اسندہ خریداری جاری نہ رکھنی ہو تو بھی اطلاع دیں، خاموشی کی صورت میں اگلے پر جو دی، پی سے بھیجا جائے گا، جسے دھوکا کرنا آپ کا اخلاص فرض ہوگا پاکستانی خریدار پشاور چنہہ ہمارے پاکستانی پرہنڈوں کو فخرت کے سطح پر پہنچا ہوا ہے، بھیج کر رسمیتی اور مدرسی بھیوں، یکوں کہندہ پاک کے درمیان ہے کی آمد و رفت ہند ہے، میخبھر۔

**(اشد ضروری)**

**(اشد ضروری)**

طااقت کو برقرار رکھنے کیلئے۔

# شہاب اور

• استعمال کیجئے۔ مشہور طاقت اعصاب کی کمزوریوں کو دور کر لے ہے اور بدن کی قوتوں میں اضافہ کر لے ہے  
تیزی، شیشی صرف پائیں روپیہ

Honeydew  
DHAIRY & MILK PRODUCT



لڑکوں کی طلب فرمائیے

# کلبانگ عصیدت

از تاج الدین احمدہ، رام مگری

حق نے مرتبہ بخشاجن کو مصطفیٰ کا  
دو ہمہ ان کا سرور اور پیش پر پھر؟  
جو کی خشک رونی اور، تابودھ خدائی کا؟  
اس کے قفر پر قرہاں، خسر وی زمیں  
جس کو فخر حاصل ہو، آپ کی گدائی کا  
انپیار شیب اسراء، جمع حب ہوساتے  
جب، ہوتی نہ تھیں روشن مژہ ماہ کی قنیتیں  
آپ نے بھلائی کی، مشعلیں فرزداں کیں  
جب یہاں اندھیرا تھا، ہر طرف براٹی کا  
آپ ہی نے دی تعلیم، الفت و محبت کی  
بعائی دشمن جاں تھا، جب خود بخوبی کا  
کیوں نہم تھا در ہوں، لکھی داسنے اقا پیر  
شیفۃ ہے جب اللہ، ان کی دلیل کا  
جب بخیں پکارا ہے، آئی ہے صدائیں کا

جان ہی قدار دوں، چل کے انکے قد مگریں

شرع گرہیں دیتی، اذن جسمہ سانی کا

# غزل

فقط ایک تصویر کے رخ ہیں دنوں کہاں کے انڈھیرے، کہاں کے اجائے

اگرچا ہتا ہے برائیں امیدیں تو پہلے میدوں کا مدفن بنائے

کبھی تو نشیبوں پہ بھی ذال نکسیں فرازوں کی جانب نظر کرنے والے

گلوں کی جہاں وہ جیاں از رہی ہیں

اسی گلستان کے ہیں، تم رہتے والے

آنکھوں کی روشنی کے لئے صرف  
ایک پیسہ یومیہ کا خرچ!



الرشہروں نہ ہاتے ایجنت  
وجود ہیں۔

ان سے خریدتے۔ اس میں آپ کو  
ڈنگ خرچ کی بچت ہو گئی البتہ  
توذیل کے پتہ سے طلب فرمائیے

دار الفیض رحمانی دیوبند ضلع سہارنپور (دیوبند)

طلب کرنے پر خالص تکمیلی ملالی بھی بھیجا جاتے ہے۔ جس کی ثابت دوائے ہے۔

# شناختی داکٹر

کو اسکتا ہے۔ اس مجبوری کا وجہ اس طرح کے موقع پر پہنچ کر پا جاتا ہے کہ فلاہم پر کسی نے کوئی ایسا دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے ثابت بوجانے پر ہم سخت مالی یا جانی نقصان پہنچتا ہے تو بعد ازاں اس دعوے کو غلط ثابت کرنے والا اپنے آپ کو مدعیٰ کے ظلم سے بچانے کے سلسلہ میں عدالتی اہلکاروں وغیرہ کو رشوت دینے بغیر اگر کام نہ چلتا تب پیشک بادل ناخواستہ رشوت دی جائیتی ہے۔ الگچہ یہ بھوی القا کے خلاف ہو گا۔ ملا وہ ازیں شخص اگر اس غیر شرعی نظام زندگی کو بدلنے کے لئے ذرا بھی کوشش نہ ہو تو اس کا مطلب یقیناً یہ یوچا کہ رشوت دینے کی حصیت فی الحقيقة اس نے بادل ناخواستہ نہیں کی بلکہ اس حصیت پر وہ راضی ہے۔ انسان کے خدا بات و خالا کا تپس اس کے اعمال سے چلتا ہے۔ اگر کسی چیز سے دشфор ہے تو یقیناً وہ کچھ نہ کچھ کوشش اس کو مٹانے اور اس سے دوسرا بھی ضرور کر لے گا اگر نہیں کرتا تو معلوم ہو کہ اس کی نفرت برائے نام ہے۔

**سوال ۷۔** (ایضاً) چرم فسربانی  
قریبی کی مhalوں کی تہیت سمجھ کی تحریر پر صرف کی جائیں گے یا نہیں۔ الگ صرف کردی گئی ہو تو اس سمجھیں خاواز پڑھنا کیسا ہے؟ جبکہ فسربانی کی مhalوں کی تہیت سمجھ کی تحریر پر صرف کرنے سے پہلے کتنی بوس سے یہ ثابت کر دیا گیا ہو کہ اس رقم کا سجدہ میں صرف کرنا جائز نہیں ہے؟

**جواب:**

وہ کتابیں ہیں نہ بھی پڑھی ہیں جن میں قربانی کی کملنکو بالکل کامال فت ارادے کرتلیک اُن قریبی کی تحریر کافی گئی ہے۔ لیکن الگ اسلامی خدا اور رسول کے سوا کسی کا یہ درجہ نہیں کہ اس کی سیرات اکھیں بند کر کے مان لی جاتے۔ خواہ اس کے خلاف عقل و فعل کے دلائل

**سوال ۸۔** از طلاقہ ایک صلحی نواب شاہ مندھ۔ رشوت  
کی ازباقتے ہیں علماء دین یقیناً اس مسئلے کے کوئی کوئی شے سے صحنی طاقتی ہے جو کہ حلالی کا کام کرتا ہے۔ نہیں کہ ہر چیزیں محسن سے پر مشتمل ہوتا ہے تھیں کا عمل پر مشتمل آسانی سے نہیں دیتا۔ بلکہ رشوت سے کر دیتا ہے۔ لوگوں نے زیبی سے کہا کہ رشوت لینا ریاست ہے۔ حرام ہے۔ لیکن زید کہتا ہے کہ اپنا حق رشوت دیکھی لینا جائز ہے۔ رشوت دیا ہیں جائز ہے اور ان کو لینا حرام ہے۔

**جواب:**

رشوت لینا اور دینا دونوں حرام ہیں جس نظام میں لوگ رشوت دینے پر مجبور ہوں اور رشوت نہیں کی مجبورت ہیں ہبھے ضروری کام ہو۔ جاتے ہوں اس نظام کو صالح تر نظام میں بنانے کی جدوجہد کرتے رہنا ہر سماں کا فرض ہے۔ اور جب تک کہ یہ سے اس وقت تک ہر شخص اپنی ذات کی حد تک ہر ممکن کوشش ممکرات سے بچنے کی کرے۔ الگ وہ بزرگ خود مجبوری ہیں کسی ملک کو اختیار کر لے جائے تو یہ اس کا اپنا احتمم اور فیصلہ اس کے بے خطا اور غیر مجموع ہونے کے تھے کافی نہیں۔ بلکہ اللہ جل جلالہ نے رب الصاف لیسا تھے یعنی مسلم فریادیں گے کہ واقعی یہ مجبور تھا یا اس کی مجبوری خود اپنے باطل زاویہ نظر اور گراہ طرز مذکور کا تیج۔ بلکہ مفروضہ تھی جس طرح شراب اور قذری کے جواز کے لئے ضبط اور (حالت مجبوری) کی خاص الخاص حدیں ہیں اسی طرح دیگر ممکرات کے لئے بھی حدود ہیں۔ بعض اتنی سی بات کی صیغہ کا پر مشتمل بخیر رشوت کے نہیں ملتا۔ رشوت دینے تو مجبوری محسن کی حدود میں داخل نہیں کرنی مصروف ہے۔ میں بھی پہپہ پر ہی بدق اور عاش کا مرد از نہیں۔ ابھی دنیا میں مشمار ہے کام بالی ہیں جن میں صحت کا ارتکاب کئے بغیر آدمی روزی

### سوال :- اے زمودرزین الحق فتحورہ مسجد کی تولیت

ایک مسجد کے متولی اور حوالدار جھلکا اکر رہے ہیں۔ متولی صاحب فرماتے ہیں کہ چندہ کی رقم تحویلدار اڑاک علیہ ہیں جمع کر کے کتاب میرے واسطے کر دے۔ تحویل دار کا کہنا ہے کہ ردیبی ڈالنے میں جمع ہونے سے پہنچ رہے کہ مسجد میں لگا دیا جائے۔ بھی دوسرے وجہ سے کہ بنائے اسٹاک نمازیوں کو دھوپ اور بر سات سے سخت پریشان ہے۔ کچھ نمازی مسجد بنانا بہت ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور رقم کو جمع کرنے سے منع کرتے ہیں۔ تحویلدار کہتا ہے کہ پاخ نمازیوں کی کمی بخال جاؤ کر دتے۔ اسے پر فحصلے کی عمل کیا جاتے۔ دو پارٹیاں ہو گئی ہیں ایک مسجد بنانا چاہتی ہے دوسری متولی صاحب کی معاون ہے۔ جمع شدہ رقم مسجد بنانے کے لئے اور انتظام چراخ بھی دینے جامنے کے لئے جن مصطفیٰ ہوتی ہے۔ جن مصطفیٰ کی مسجد شروع کی جئی وہ مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ سیری راستے بھی مسجد کا مزید درجہ بن جانے کی ہے جس سے نمازوں کو بہت آرام ہو جاتے گا۔ جمع کردہ نمازوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

### جواب :-

شرعي تکلیف ہے کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ نیک اور دیانت دار لوگوں کو مسامنہ کی تو تیک پر کریں۔ اور جلد انتظامی امور میں متولی کی مسوا بددید اور رہنمائی پر بھروسہ رکھیں۔ لیکن جس طبق خلیفہ والیں نکل کے باسے میں اسلام کا حکم ہے کہ خلاف شرع احکام میں وہ قابل اتباع نہیں۔ بلکہ اسی اسلام کو اس کے غیر شرعی احکام کے خلاف ہو شرعاً جماعت کرنا چاہتے۔ اسی طرح متولی الگ دیانت و دیانت کے باسے میں شریعت کے معیار سے ہدانا نظر آتے یا کوئی ایسا کام کرنے پر آادہ ہو جو فی نفسہ الگ خلاف شرع نہ ہو، لیکن سب اوصیوں کے مقابلے خلاف پڑتا ہو تو مسلمانوں کو حق ہے کہ اسے نرمی اور حسین خلق کے ساتھ روکیں اور اس نیپر کا مشورہ دیں جو مسجد اور مسلمانوں کے مفاد ہیں۔

پیش کردہ صورت حال میں ایں محل میں سے مسجدہ اور کچھ دار مسلمانوں کو چاہئے کہ کامیں ہیں شورہ کریں اور رقم کے باشک میں جو ہر سے پہنچ صورت منظور ہے اس اختیار کرنے کا متولی صاحب کو شورہ دیں۔ اگر اس کے جواب میں متولی صاحب عقول طریقہ پر نسبھا ملکی کے

وجود ہوں تب ہم بالا خوب نہ سمجھ لائیں گے کہ تعلیم کے لئے جو دلائل کتابوں میں درج ہیں وہ ہم لئے زیادہ ضبط نہیں ہیں کہ انھیں اپنے کاروبار میں دیا جاتے۔ خصوصاً قربانی کی کھلاڑی کے حاملہ میں تو ہم اس پر بالکل بیکن نہیں رکھتے۔ کیونکہ بعض اعتبار سے ان کی تیزیت سے مال زکوٰۃ سے بالکل جو اصلاح ہوتی ہے۔

بہاں تعلیم کے دلائل اور مال زکوٰۃ اور کھالوں کے فرق اور تعلق تفصیلات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم براہ راست آپ کے سوال کا صرف اسجاوب دیں گے کہ ہم اسے قیاس میں قسم بانی کی کھالوں میں تعلیم کا دادۂ تھیں طریقہ فرض نہیں ہے جو مال زکوٰۃ میں بر تاجا ہاتا ہے اور جسے بڑے بڑے دینی مدرسوں میں آئندی فرمی کر دی اور اذنیقی پر چھپرے راجح کیا گیا ہے۔

جسے یہ دعویٰ ہو کہ قربانی کی کھالوں کے لئے الفردی تعلیم لازمی اور علیمی ہے وہ اپنے دلائل پیش کرے۔ اپنے آج تک کے مطالعہ اور علم و فہم کی حد تک ہم تک سمجھے ہوئے ہیں۔ اور یہی سمجھتے ہیں جس تک قرآن و ملت سے کوئی واضح اور مبین دلیل پیش کیجاوے کہ قربانی کی کھالوں کی قیمت سے مسجد بھی سناہی ہے سفرت غلط بھی کی جاسکتی ہے۔ دین کے خدمتگزار اداروں کو یہی بدلہ رفاقت عطا دیا جاسکتے ہے۔ بلکہ اگر کسی جگہ مسجد کی واضح صورت ہو تو اس پرے سے مسجد بنا دیتا الفردی صدقے سے زیادہ مناسب اور موجب ثواب ہو گا۔ کیونکہ یہ ایک انسٹ اور لازم وال صرف ہے جس سے ہمیشہ جلد مسلمان قائدہ اٹھلتے رہیں گے۔ اسی طبق جو ادائے واقعہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت ایجادواری سے کر رہے ہوں اور عالم مسلمین کو ان کی دیانت و دیانت پر محروم ہوں اسی قربانی کی کھالوں یا ان کی قیمت تھیں کی بالاوسط اداد کے لئے دینا فرداً فرداً دینے سے زیادہ اولیٰ اور مفید تر ہے۔ قربانی کی کھالوں کی بیشتر تباہیاتیں کو زکوٰۃ کی نہیں۔ پھر قرآن کی آیت انشتاۃ الصدقۃ ذات للتفکر ع فالمُسَلِّمُونَ اذَا اعْمَلُوْنَ عَلَيْهَا مَا لَمْ يُكَفِّرُوْنَ فَلَوْلَ بُصْمَةٍ وَفِي التِّرْفَأَبِ وَالْعَامِرِ بِهِنْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ۔

یہ سبیل اللہ کا لفظ ا تو صراحت ہے۔ کیا تمیر مسجد کافی سبیل اللہ اک حسد و دیس دا خل ہونا ایسا مستحلہ ہے جس میں دوراولیوں کی گنجائش ہو۔ ۹۔

ہیں جو کو اکھاڑہ بنالیں۔ حضورت مسیح کو سائل سے آگاہ کرنے کی حد تک تو ہم فرماتے ہیں جان پسند کہتے ہیں۔ بلکن اصل مقصد اور صحیح نظر اکادمی مسلمین اور سو اخوات و موسافر ہے مناظرہ و مجادہ نہیں۔ جزئیات ہیں اگر کسی کو ہم سے اختلاف ہے تو اس اختلاف کے باعث حتم طھوک کر دیں ایں جگہ جن امور کے بجائے اپنے نظر انداز کر دینا ہی دوستی کی راہ ہے۔ آپ کے درست نہیں جتنا سخت سخت کہا ہے اس کے حوالہ ہیں ہماری طرف سے صرف یہ شعر پیش کر دیجئے۔

**بدم گوئی و خرسندی عطاک اللہ نبکو گفتی**

**جو اپنے نقی فی زیداب لعل شکر خارا**

ایک بات بطور فصیحت ہم آپ کے درست سے اور تمام ہی مسلمان بھائیوں سے یہ ضرور کہیں کہ امام اعظم ابو حیین در حالت میسر کی کسی بٹکے سے علی دفعہ المقولیت ایمانداری کے ساتھ اور دوستی کی نیاد پر اختلاف رکھنے کا توہر حماجی علم کوئی ہے۔ کیونکہ بہر حال رسول نہیں تھے صرف اُتحی تھے اور اُتحی کتنا ہی عالم و ممالک ہیں جو سارے اُتحی تھے کہ اس کی ہربات اُتحیں بند کر کے قبول کر لیتا ہے لیکن جو لوگ اختلاف رکھنے کے ساتھ دوں ہیں کہناً اور غاد و عصب کھڑھیں اور حق یہ ہے کہ ہم بالکل نہیں کہھ پاتے کہ ہم اے جواب یہ کغور سوچ پھرا۔ ہم ہر حق و شائع کرتے۔ لیکن یہ متصدی و جو بات سے لا اُتی اشاعت نہیں ہے۔ اول تو یہ اس حد تک بخط الکھا ہو جائے کہ کاتب اے درست نہیں لکھ سکتا۔ احادیث تک شکستہ اور خوب جو اس الخط میں تحریر ہیں۔ درستے اس میں زیرِ ناف ہاتھ یا نہ صحت پڑھیت منظراز انداز میں کلام کیا گیا ہے۔ اور یہ کلام وہ ہے جو دو رہۃ حدیث کا ہر طالب علم میں چکا ہے اور غسل بعث و حرج کے بعد اخوات اور غیر اخوات کا مسئلہ۔ اور مت Dell جان چکا ہے۔ تیسرے ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ہم اُن اختلاف جزئیات کے لئے جو دارا یا جان نہیں

آپ کی پیش کردہ محورت مسجد کا سامنہ نہیں ہے۔ اور اس کے باوجود بات ملنے پر تیار نہ ہوں تو ایں محلہ کو ان سے توفیت سے لینے اور کسی اور ہر ہر ارمی کو سوتی ساختی نہیں کا حق ہے۔

مسجد کا بُر و پیسہ ڈاکھانہ میں جمع کیا جائے اس پر سود نہیں لینا چاہتے خواہ یہی نیت ہو کہ سود کو عنبر یا پیشم کر کر اس جاگہ کا سود لینے کی ای تاویل بہت لھیتا ہے۔ اور کم سے کم یہ کے معاہدہ میں اس سے امتناب ہے ضروری ہے۔

**سوال نمبر ۵۔ از عبد الشکور ویسٹ گور اووی۔ بر عقوان**

عجلی اہاد بہر شریعہ میں ایک سائل نہیں کہ جو اب میں وجہ کے آپ نے اپنی حدیث کے باعث جملہ ہے اسے پڑھ کر خوشی بھی ہوئی اور جسد صحتی۔ آپ جیسے تین دن قوم کے رہنماء کے شایان شان نہیں کو اپنی افتخار و خاصیت پا کرئے والے مخصوص خسروں تھے یہ کریں۔ میرے ایک درست مخصوص لفڑی نے آپ کے جواب میں ایک مخصوص جملہ ہے اسے اشاعت کے لئے آپ کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں۔ اسے فرمی اشاعت ہیں صدر و شاعر کیتے گا۔

**جواب نمبر ۵۔**

آپ کا خط پڑھ کر خوشی بھر ہے کہ سوال د جواب کو غور سوچ پھرا۔ اور حق یہ ہے کہ ہم بالکل نہیں کہھ پاتے کہ ہم اے جواب یہ کغور سوچ پھرا۔ دیانت اور اتفاقہ امت کے خلاف ہے ۹ حسن جذب نیادی جماعت مخصوصاً کہہ کر ہم نے اخلاقی مسائل کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس کے باوجود اگر آپ اور دیگر ناظرین کی طرح کی سوچ ٹھنڈی میں جاتا ہوئے ہیں تو ہم کوشش کریں گے کہ اس طرح کے موضوعات میں زیاد اعتماد بریں۔

آپ کے درست کا تحریر کردہ مضمون الگ لائی اشاعت ہوتا تو ہم غور و شائع کرتے۔ لیکن یہ متصدی و جو بات سے لا اُتی اشاعت نہیں ہے۔ اول تو یہ اس حد تک بخط الکھا ہو جائے کہ کاتب اے درست نہیں لکھ سکتا۔ احادیث تک شکستہ اور خوب جو اس الخط میں تحریر ہیں۔ درستے اس میں زیرِ ناف ہاتھ یا نہ صحت پڑھیت منظراز انداز میں کلام کیا گیا ہے۔ اور یہ کلام وہ ہے جو دو رہۃ حدیث کا ہر طالب علم میں چکا ہے اور غسل بعث و حرج کے بعد اخوات اور غیر اخوات کا مسئلہ۔ اور مت Dell جان چکا ہے۔ تیسرے ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ہم اُن اختلاف جزئیات کے لئے جو دارا یا جان نہیں

**سوال نمبر ۶۔ از شیر خال۔ صلح بدل پور۔ ذو سلطے**

ایک درست کا خط بھریں سے آیا ہے اور اس میں اُس نے خوب ذیل سائل کے باعث میں دریافت کیا ہے اور اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ کسی اچھے دینی رسالہ میں یعنی شائع کر کے بھریں ہیں ہو کر روانہ کر دو۔

پھر مسئلہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد باقی اُمانی کتب میں مثلًا توریت، انجیل اور زبور اور دوسرے مخالفت کی کیسا پوزیشن رہی؟

درستہ استیزند ادی کا نکاح عام اُتحی سے ہو سکتا ہے وہ نہیں؟ سائل کا نام عبد الحبل صاحب ہے۔

قرآن کے سواتام آسمان کتب میں الگ تحریف و تغیریز کر دیا جائے تو نیادی اور مولیٰ حقائق میں ایک بات بھی اسی نہ ہوئی جس کے باشے میں در آن اور ان صحاافت آسمانی کا بیان تضاد ہوتا۔ بلکہ پوچھ کر ان کتب میں تحریف ہو چکی ہے جس کے لئے چاری کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خود ان کتابوں کے ملنے والے اس عرف لغتیز کے معروف ہیں اور دلایی کشیدہ اس پر شاہر ہیں، اس سے بعض نیادی باتوں میں ان کا بیان قرآن سے متفاہد ظراہ رہتا ہے۔

پوسلکا تھا کہ دستور میں تبدیلی اور حذف و اضافہ کا مسئلہ آئے بھی جاری رہتا۔ بلکہ قرآن میں اصلن کو دیا گیا کہ آج متعدد کمیں کردی گئی اور اب قیامت تک کوئی نیہیں بھجوایتے گا اور کوئی کتاب نہیں نازل کی جائے گی۔ بلکہ اسی قرآن کو سبق دستور میں جائے گا۔ لہذا مجبوراً ہم کہتے ہیں کہ قرآن ہی تہاہدہ کتاب رہ گئی ہے جس پر ایمان لانا اور جس کے بتائے رہتے پر جلد انسان کی خیالات اور فکر کے کامیاب ہو سکتا ہے جس طرح کسی نئے دوستہ دستور کو مانتے کامطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس سے پہلے کے دستور کو غلط و غیر صحیح ادار ہے اسی طرح قرآن کو ملتے کامطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ مجھے صحاافت آسمانی کو تزویہ ادا کریں اور ظلط تصویر کیا جائے یا کہ جیسا کہ صحیفوں کا تعلق ہے وہ اپنی اصلی شکل میں اتنے ہی ہے وہی دو قدر تجویز جتنا قرآن، اور ان کے زمانے میں ان پر ایمان لانا اتنا ہی غروری تھا جتنا آج قرآن پر۔

اور قرآن جو صحاافت آسمانی پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیتا ہے اس کا یہ طلب نہیں کہ نزول قرآن کے بعد ہمیں ان صحاافت کو احکامِ شریعت کا بھی اور خرچ بھجوایا۔ بلکہ یہ طلب ہر کو اللہ کی طرف سے نازل کی جانے والی کتابوں کے برحق اور بے ریب ہونے پر پوچھنی رکھو۔ خواہ وہ کسی نہ لئے میں نازل کی گئی ہوں۔

دوسرے سوال سیدنے ادی کے نکاح کے باشے میں کیا گیا اور اسکا تفسیر اور واضح ہوا ہے کہ سیدنے ادی کا نکاح ہر سملان سے کہا جا سکتا ہے خواہ وہ شیخ ہو یا معلم۔ پڑا بنتے والا ہو یا جو ناگانٹھے والا نعمتیں کفو کامستار دیکھ کر سعف تو اس غلط فہمی میں بستا ہو چکے ہیں کہ اسلام میں شدید طبقہ داری اور ادی وحی تجویز ہے لیکن حققت میں اس کفو کا طبقہ داریت اور ادی وحی تجویز سے بالکل عقول نہیں۔ بلکہ خداون

## جو اپنے :-

اسلام کا واقعی اور صاف عقیدہ یہ ہے کہ تمام آسمانی کتابیں لپٹے لپٹے دفت جس برحق اور جبلیم ہیں۔ جن لوگوں نے اپنیں مالا دہ خلاج کو پہنچی اور نہیں مالا تو کافر ہے۔ بلکہ قرآن نازل ہوئے کے بعد کسی لگو شرستہ آسمانی کتاب کو دریں کی بیساد بیان اور دست نہیں بلکہ واحد اور نہایا اسی معرفت وہ ہے جسے قرآن پیش کر رہا ہے:-

**الْيَوْمَ أَكْلَمْتُكُلُّمْ دِينَكُمْ** آج ہی تھی کہ تو یہ دستور حکمات کو **كُلَّمْ دِينَكُمْ** نفعی و صیحت کل کر دیا اور تمہاری فرمودہ بودی کو دی اور مٹھا **كُلُّمْ دِينَكُمْ**

ہرگئے اس تاریخ میں اسلامی کا طور ہے تو کہ

**وَمَنْ يَتَبَعْ عَدِيرًا إِلَّا شَرَرٌ** اور پوچھ اسلام کے سو اونچی دین اختیار

**وَمَنْ أَتَنَّ يَقِيلَ مِنْهُ ذُهْرًا** کو جاہد اللہ تعالیٰ کر نزدیک ہے جو کہ اور

**فِي الظُّخْرَةِ هُنَّ الظَّالِمُونَ** دھا اختیار کرنے والا آخرہ ہے مصالحہ ہے کہ

یہ بات کہ رہی یا کمزور آسمانی کتابیں جو ایک دفت میں اجنبیں

تعیین قرآن نازل ہوئے کے بعد خیر و اجنبیں ہو گئیں کچھ بعد ازاں

ہم اور ابھی ہوئی نہیں۔ بلکہ دو اور دوچار کی طرح بالکل آسان اور پورا

ہے۔ یہوں کچھ کہ ایک حکومت۔ ایک پارلیمنٹ ملک کے کئے دستور بناتی ہے۔ ملک بھر پر اس دستور کو ماننا فرض ہو جاتا ہے۔

یکچھ دلوں بعد ضرورت اور بیٹھتے ہوئے حالات کی مطابقت سے دھ دستور کی بعض دفعات میں تبدیلی کرتی ہے۔ بعض دفعات کو

حدت کرتی ہے بعض میں کچھ اصلاح کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس

حدت و اصلاح کے بعد دستور کی جو ہی شکل وعینہ وہ نہیں رہتی ہے بلکہ

تحتی اب اگر ملک کا کوئی شہری بکھر لے کے کملک کا دستور اب بھی

نہیں ہے وہ بیٹھتے خدا اور اس بدی ہوئی شکل کو میں ملک کا دستور نہیں

مانتا تو کیا یہ بات ذرا بھی عقول بھی جاتے گی۔ کیا کوئی عدالت اس کے

جن میں فصلہ نہیں ہے۔ دوسرے نقطوں میں یہوں کچھ کہ ایک حاکم

آن اپنے عکلوں کے لئے کچھ قاعدے اور قویں نافذ کرتا ہے۔ پھر

پھر دونوں بعد بیٹھتے ہوئے حالات کی مطابقت سے ان قواعدو

تو اپنے ہیں کچھ تبدیلیاں اور اضافے کر کے اصلاح کرتا ہے کہ اب ہمارے

ان موجودہ تو اپنے دو قواعدی کی پابندی لازمی ہے تو کیا اس میں

کوئی خلافت نہیں ہے۔ کوئی خیر منصفانہ کارروائی ہے۔ کچھ

جو ہے؟

شیطان ہوتا ہے؟

تاپنیر نے اس حدیث کے پونے پر تجھہ کا اخہار لکھا تو وہ انسانی فسرایا اور کافی زور دے کر فرمایا کہ اس حدیث ہی ہے اور ترسنی کی روایت ہے۔ آپ دیوبندی پاچلواری شریعت سے دریافت فرمائیں اور جو جواب آئے اُس سے جمیں بھی آگاہ کر دیجئے۔

ہندو افکار جناب محترم سے رجوع کرتا ہے۔ براء کرم میری مجھس کو دور فرماتیں کہ آیا واقعی یہ حدیث ہے اور ترسنی کی روایت ہے؟ اگر روایت ہے تو اس کا صحیح اور واضح مطلب دعائم بوجہ کلام تے بول کر خاموش ہو گئے۔ کیا صاحب موصوف نے شیک کیا ہے کیا کھانا کھاتے وقت مسلم انہیں کرنا چاہتے ہے؟

دین اور مصلحت امت جو کسی کے مربوط نہیں تو

(غزوہ بالشد) ان کا صحیح شیطان تھا۔

ایمداد و اثر ہے کہ جناب والا اپنی حضن اور اُسی عیش جو اپنے میرے  
کو تخلی کی کہاں تیر میں شانی  
فرما کر مجھے اور ناظرین کیلئے استید  
کر کے منون کرم فرماتیں گے۔  
جو ایش ۲۰

تی البتہ ہم اسے مانتے اس

محضون کی کوئی حدیث نہیں ہے۔ اگر

مولانا صاحب حدیث کی پوری عبارت

بیان فرمائے یا ترسنی کے باپ و غیرہ کا خواہ دیتے تو

پچھوڑن کرنا آسان ہو جاتا۔ مصروف ہم صرف انسانی کہہ سکتے ہیں کہ یہ غول صوفیہ کرام میں ملتا ہے جس کا سفہوں ہے کہ انسان کو چاہتے کر اپنے زان کے کسی خلاصیہ بزرگ کے بیعت کر دو۔ وہ شیطان کے غریب اور نفس کے کیدیں بخش جانے کا سنبھال زیادہ اندیش ہے۔ یہ اندھی ہے کہ انسان اگر مناسب درہ بھائی کے بغیر خود رانی اور انا نیت کے ساتھ زندگی لگذا راتا ہے تو شیطان کے لئے اسے گراہ کرنا تریا دہ آسان ہو جاتا ہے اور سماں اوقات وہ الیام رکابی اور ساوسیں شیطانی میں فرق نہیں کر پاتا۔

تاہم اس مخصوص کا مخصوص حدیث ہونا مغل نظر ہے اور یہ بات

اور غایب اور دہیں اس نے مسکون اور اتحاد و تھاق قائم رکھنے کا ایک ذینہ  
اگر ایک مسیدہ اور غیر مسیدہ مسلمان سے بیان ہے میں مصلحت اور  
بھلائی سے تو شریعت اس میں قطعاً حاجج نہیں ہوتی۔

**سوال ۱۷:** از رسی صدیقین۔ حیدر آباد کن۔ السلم فی دلن الطام

میں صحیح کا اشتہ کر رہا تھا۔ ایک صاحب جو قبیل کو عربی  
پڑھاتے ہیں وہ آئے اور میں نے مسلم علیکم کیا وہ صاحب مسلم کا  
جواب دیتے ہوتے ہیں لگتے کھانا کھاتے تھے مکملے مسلم کریتے ہوتے ہیں  
طعام بوجہ کلام تے بول کر خاموش ہو گئے۔ کیا صاحب موصوف نے  
شیک کیا ہے کیا کھانا کھاتے وقت مسلم انہیں کرنا چاہتے ہے؟

**جواب ۱۷:**

شاید میں یہ صورت مسلسلہ تو ملی ہے اگر

کوئی آئندہ الہ کھانا کھانے والے کو مسلم

کرے تو کھانے والے پر جواب دینا

لازم نہیں ہے۔ لیکن آپ کی بیان

کردہ صورت میں خود کھانے والا

مسلم کر رہا ہے تو ہمارے نواس

میں کئے دلے پر جواب پا جسے

لازم ہو۔ ہاں خود کھانے والے

کو مسلم ہیں تھیں تدریجی تدریجی چاہتے۔

اگر یہ مسئلہ ہے کہ آئندے کو مسلم

کا جواب کھانے والے پر واجب نہیں ہو تو

اس کی مصلحت صرف اتنی ہے کہ کھانا کھانے ہوتے

جو ایش دینے میں نقدہ لگے میں ایک جانے یا چندہ الگ جانے یا منزے

لقرہ کا کچھ حصہ باہر نکل ٹپنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ اس سے جواب

کے وجہ کو ختم کر دیا گیا۔ تاہم جواز و بحث باتی ہے۔ اور کھانے

والے نے جواب دے دیا خدا مسلم میں پیشہ مددی کری تو حرم و ملہ

کا کوئی سوال نہیں۔

**سوال ۱۸:** از عبد الغفار۔ شاہ آباد۔ بیعت

چندروز ہوتے غازی پور کے ایک مولانا صاحب شریعت

لائے ہوتے تھے۔ آپ نے بیعت و طریقت کے موضوع پر مفکر کرتے

ہوتے یہ حدیث بیان فرمائی۔ جس کا کوئی شیخ نہیں اُس کا شیخ

عورتوں کے لئے سونے کی انٹو ملچھی جانتے ہے یا نہیں؟

اس سد کے ضرور باضور جلد ہو اب سے مطلع فرمادیں گے۔  
اور یہ ریجیٹی جواب عنایت فرطیتے۔ میں آپ کا نمون ہوں گا۔

### جواب :-

درود تاج عہد نامہ اور اس طرح کی دیکھ مرد جو کتب کی منیں  
قطعہ بے اصل ہیں۔ اور جو فضائل اور ثواب ان سے عقول کے جلتے  
ہیں وہ روایات صحیح سے ثابت نہیں ہیں۔

مرد کے لئے چڑھی دار پا جام پہننا شرعاً درست نہیں۔  
کیونکہ یہ عورتوں کا پہننا اس ہے۔ عورتوں کا پہننا اور دونوں کے لئے  
درست نہیں۔ تاہم مستباحۃ الملوک میں یہ جائز ملچھی ہوتی ہے۔ مثلاً  
شکار کے لئے جو جس کردہ بھی چڑھی دار پا جائے کی معاشر ہے۔ یا  
مجھانے دوٹنے کے کسی جائز عمل میں جس جیسا یا جام ہے۔

اصل میں جواز و عدم جواز کا دار پہنچا نیت اور مقصود ہے۔  
نیت و مقصود اگر زیرت ہو تو عورتوں صیبی زینت خروجوں کو جائز  
نہیں اور نیت و مقصود نہ ہو تو جائز ہے۔

عورتوں کے لئے سونے کی انٹو ملچھی کے جواز کا سوال یہ ہے  
یہ سب خبری کا سوال ہے۔ زیور و خورت کے لئے ہی اور زیور کا  
استعمال چاہیات سے بر طلاق ہے۔ حرف الگوٹھی کیا خورت سے  
کاٹ رہے ہے۔ اور بھاری سے بھاری زیور پہن کریں گے۔ ہاں در  
کے لئے ہونے کا استعمال بطور زیور یا نہیں۔

### سوال: دنام و پتہ معلوم، بے احتیاطی

ایک بزرگ کا پہنچے کر ہوں اندھی اللہ علیہ وسلم نے اپنا  
پیشاب کسی عورت کو دیا تھا۔ لے کر اُس عورت کے پیش میں  
درد تھا وہ پیشاب کے پیشے سے درد جاتا رہا اور اُس کے پسل درسل  
درد کم ہی نہ ہوا۔ اس کا جواب دیجئے کہ یہ کہاں تک درست ہے؟

### جواب :-

چنانکہ بہارِ علم ہے پرستا سر غلط ہے اور اسی کوئی روایت  
نہیں پائی جاتی۔ اگر کسی کتاب میں اسی کوئی روایت ہو تو تم بالحق  
لئے غلط اور وضع کردہ خیال کریں گے۔ کیونکہ یہ ذہنوف عقل اور  
روایتاً خوب ہے۔ بلکہ اس سے خط پاک تر گی وہ بارہت مرکزِ صفائی و نیقی  
خنثیور سرور کوئی محلی انتہا علیہ وسلم کی ذات پا برکات پرخواز بالش

بالکل مطlesh ہے کہ معین شیخ شرطیات مجات نہیں۔ بلکہ اصطلاح نفس  
کا ایک مخفی ہے۔ اگر میت کے بغیر قرآن و محدث کے مطابق اور خدا  
کی عطا کردہ توفیق و معاشرت کے شخص کے نفس کی اصلاح ہو گئی  
اور پر شریعت پر وہ عمل کرتا رہا تو یقیناً وہ اور وہ قانون شرع سخون  
نیقات ہے۔ اور یہ بھی ز بھولنا چاہتے ہے کہ کوئی طریقہ بیعت اگر ایسا  
ہے جو فدائیجاہد اطالو لوازم کا پائیں ہو یا کوئی شیخ اسی علم دیتا  
ہے پو شریعت حق کے موبہ مو مطابق نہیں تو یہ شکم اصلاحی الغیری  
بجائے فزادہ نفس اور صحفہ ایمان کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔

آنکھوں سے صحاہب کی جس بیعت کا ثبوت ملائے ہے وہ ایک  
یہ ہے۔ سادہ اور علیٰ حیثیت سے بالکل سیدھی سادی بیعت ہے۔  
وراخماں سیکھ آج کل صحاہب طریقت میں سے بہت سوں نبیعت  
کو پورا جھیلانا بنا لیا ہے اور مرشدوں کی تعلیمات یہ ہے کہ زادۂ اذ  
اسلام تعلیمات سے آئیز ہے گئی ہیں۔

”شیخ“ ایک اصطلاحی لفظ ہے اعلیٰ مشاہدے ہے اور  
راہنماء۔ ائمہ کرام اور صلحاء اور محدثین سے جو خداوت کیی گئی شریعت سے  
بیعت نہ کرتے ہوئے بھی مشاہدے ہونہ چاہئے کہ ان کا شیخ اصل ہیں  
خود قرآن و محدث ”کادہ نجوم مد تھا جس کی راہنمائی اور رہا بیت فتنی  
سمکھے۔ جو سب سے عمدۃ شیخ“ ہے۔ جو ارشاد و ہدایت کی بنیاد  
اور صراحتاً متفقہ کی مشعل ہے۔ بلکہ ہونا ہے کہ ایک  
شخص کسی عابدو زاہد شیخ سے بیعت ہو۔ لیکن اس کی زندگی اس  
شیخ ظاہری کی رہنمائی کے ہاتھے شیطان کی رہنمائی میں گذر رہی ہو۔  
اور اسی سماں ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی کافر یا نہ ملیک اس کی زندگی  
قرآن و محدث کی رہنمائی میں گذر رہی ہو اور شیطان کی ”شیخ“ کے  
گمراہ نہ کر سکے۔

### سوال ش:۔ از عزیز الرحمن۔ برار۔ مختلف

درود تاج و لکھی عہد نامہ، لوز نامہ، معاشرت نامہ، درود  
اکبر وغیرہ ان کا پتہ چنانہ اور ان کی متین جو عام طور سے مرد جسے  
کتب میں پائی جاتی ہیں کیا جیشیت و رکھتی ہیں؟

دوم عورتوں کو ناک ہیں اور لخ کرنا بائی بہن سے وغیرہ  
پہنچ کے کئے صد اکر ردا ج ہے جائز ہے یا نہیں؟

بیوم مرد کے لئے چڑھی دار پا جام پہننا کیسے ہے؟ اور

پڑھائی اور خطر سے بچی دوبارہ پڑھا۔ یہ نیک ہی سمجھ میں اور ایک ہی سمجھ پر ہوا۔ لیکن کیونکہ دوسری مرتبہ دوسرا کوئی امام پڑھانے والا نہ تھا۔

### جوابت :-

ایک ہی سمجھ میں ایک ہی امام کے پچھے دو جماعتیں ہیں ہیں ہیں چاہتیں۔ آپ کے یہاں پر نکلہ مذکوری بہتر پر لامتحب کی حالت میں ایسا ہو ہے اس لئے اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ رحمہ سے کام لے کر نہ اذکور فرمائے۔ دیسے اب تمازد برائی نہیں جاتے گی۔

### سوال :- از عبد الرحمن فرض آباد۔ اختراعات

ہمارے محلے میں آج کل یہ بات بڑے نور نہوں کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے کہ جب ایک مسلمان حد کے ایک عورت سے ہرگز کچھ ہمچاہی تو اس کو دوبارہ عقد کرنا ہو گا۔ یعنی اپنی منکرد عورت کو طلاق دیکر جب عقدت کے دن پوکے چو جائیں تو ہر عقد کرنا چاہتے۔

عمل قصہ یہ ہے کہ میرے یہاں ایک صاحب کو یہی معاملہ پیش آیا ہے۔ اور لوگ اُن سے عقد دوبارہ کرنے کے لئے تھوڑی توڑلائی کیا تو آن وحدت سے اس کا ہمیں بتوٹ ہوتا ہے؟ میری نظر سے تو آج تک ایسا کوئی حکم نہیں لگ رہا۔

### جوابت :-

یہ عقیدہ بالکل لغوی ہے۔ اور قرآن و سنت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ ہم تو کیا اگر دو سوچے بھی ہو جائیں تو عقد نکاح پر کوئی اثر نہیں ٹپتا۔ شرعی اعتبار سے تو اس عقیدے کی عملی اسی سے والجھ ہے کہ قرآن و سنت اس کی تائید نہیں کرتے اور عقلی اعتبار سے یہاں لئے غلط ہے کہ جو عورت لئے ہوتے ہیں پس پیچے پیدا کر کے اپنے عقدیدہ جو دوسرے سوچنے کا نکاح کو بولو جو وہ اُس پر کر دیجیں۔ اس کا نکاح تو اگر ممکن ہو سکے تو اور ضبط ہو جانا چاہتے ہے کہاں کی کنٹل ہو گی۔ کہیا کے انعام کے لئے طور پر اطلاق دلو اگر دوبارہ نکاح کیا جائے۔ علی اعتبار سے یہ حاصل نہ عقیدہ اس لائق نہ تھا کہ اس پر سمجھ گئے تھے کام کیا جاتا۔ لیکن حیرت اور سخت تیرت ہے کہ عقیدہ بلکہ صحیح لفظوں میں وہیم بہت سے کم علوں اور بے علوں میں بالجا رہا۔ اگر

دھرم پر تکہے۔ کہاں دھا اٹھو نظریت رسول جس کی شریعت پیش اس کے ایک نقطہ عظم عناد پر قدری تدبیہ کری ہو۔ جو نجاست کے ادنی سے ادنی پر سوکھی انظر اندازہ کرتی ہو۔ اور کہاں ہے مذکوم بات کو رسول خود ایسا پیش اس کی کوئی نہیں کرتے ہیں۔ نعمۃ بالشہ استغفار الشہ۔ جن

بزرگ کا یہ لکھنا ہے ان سے کہیے کہ اگر جناب نے اسکی کوئی روایت کی کتابیں دیکھی ہے تو اسے قطعاً اظر انداز کر دیجئے۔ درہ ایمان جب مونے کا اندیشہ ہے۔ اور اگر خدا غلام استہ خود بھڑکی ہے تو کچھ لمحے اُن شخص کے پیلاف لشکر شیدا تیرے رب کی پڑھ بڑی تھیں ہے! ایک روایت میں بے شک یہ مضمون ملتا ہے کہ ایک صاحبی

نے آپ کا بہترین سیکھیا پیش اس کی الٹی سیں اس خیال سے بیلیا حصہ کر جفید ہو گا۔ اس طرح کا عمل اگرچہ بادی المظہریں بڑا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ بندب لوگ تو اسے دیو انجی اور نہ جانتے کیا کیا قرار دیں گے۔ لیکن اس حدیث کو اس علم تمہیت اور شفیقی کو پس منظریں دیکھنا چاہتے جو صاحب اپنے کو ذات دلا احتفاظ سے تھی دنیا میں کوئی نظریارسی نہیں ہے کہ کسی جماعت نے اپنے ہادی وہہنا سے اتنی بے پناہ محبت کی ہو جنی اکھنوڑے ان کے مجاہبے کی۔ اس محبت اور شفیقی کے پیچے میں اگر کسی صحابی نے آپ کا پیش اتنا بھی لاطی میں بی ایسا تو یہ دیو انجی اور گراوٹ نہیں۔ بلکہ شریعت عقیدت اور اخراج محبت کا ایک ایسا اعطا ہرہے جسے صوصت کا نام نہ دیتے ہو سے بھی ہم لا اپنی محبت اور بیسا ادھم عقائد ہمیں ٹھیک رکھتے۔ کتابوں میں بھی جو محبت بھی لاتی ہے کہ خصوڑ کا بول دیا اپنے ایک تھاما یا ایک۔ اس محبت کو اور نہ کوہہ صحابی کے واقع کو جاننے لکھتے ہیں تھے بھی کسی طرح قابل یقین و اعتماد نہیں ہے کہ آنکھوڑے نے خود کسی کو اپنے پیش اس پیشے کے لئے دیا ہو۔ اس کی محبت کا دم بھی ہم گناہ سمجھتے ہیں۔ بڑی بے احتیاط ہے کہ بعض بزوگ اور بے تحقیق ایسی باتیں کہہ گزتے ہیں جن سے دین کی بنیادیں لرز جاتی ہیں۔

### سوال :- (ایضاً) دو جماعتیں

حداکھی کے موقع پر بوجہ ارش نماز عید بھی میں پڑھی گئی۔ چونکہ مسجد میں جگہ کافی نہیں تھی اس لئے دو جماعتیں کی گئیں۔ ایک ہی امام صاحب نے پہلے نماز ایک جماعت کو پڑھائی اور خطر بھی پڑھا اور اس کے بعد بھی انھیں امام صاحب نے نماز دوسری جماعت کو بھی

اور عوام خصوصیت سے اسلامی عقیدہ کچھ بھی ہیں۔ ہم طور  
نیجت اپنی بھائیتی ہیں کہ اس طرح کی جماعت اور ہم پرستی سے  
اپنی حق اور کاستی ناس نہ کریں۔

### سوال ۵۔ (ایضاً) پر ۵

قرآن میں سورہ ذارہ میں جو پرده کے لئے زدن و مردکر قوانین  
ہیں اس میں رکوع تین آیتیں میں جو عورتوں کے لئے قوانین  
ہیں کہ اپنے خادوند پاپ اور خسر اور میٹوں اور خادوند کے میٹوں  
بھائیوں اور بھیجوں اور بھائیوں کے لئے حکم ہے کہ پرده نہ کرنا چاہئے  
تو معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا جس طرح اپنے بھائیوں، بھیجوں اور  
بھائیوں سے پرده کا حکم نہیں ہے اسی طرح شوہر کے بھائیوں بھیجوں  
اور بھائیوں کے لئے بھی پرده کا حکم نہیں ہے؟  
ان موالات کا جو اتفاق تحریر فرمائشو فرمائی۔

### جوابات:

شوہر کے بھائیوں بھیوں وغیرہ سے پردوے کے باب میں  
پہلے بھی مفصل کلام کرچکے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحموم المموت (شوہر کا  
بھائی تو موت ہے) اس سے معلوم ہوا کہ شوہر کے بھائیوں سے  
مورت کو اپنی محنت و عفت کی حفاظت کا بنتاً زیادہ خیال  
رکھنا چاہئے۔

لیکن امکن نہیں کہ اسلام کی اعدال اپنے دنیا گیری کی پیش  
ظہر میں زیادہ و معنی نظر کے ساتھ غور کرنا چاہئے۔ اسلام انسانی بھروسے  
کے تمام ہی پہلووں پر نظر رکھتا ہے۔ اور کسی ایک پہلو کی اصلاح  
کرنے سے متعدد بل پہلو کو نظر انداز نہیں کر دیتا۔ بلکہ ایسی حدود  
اویش طبق قائم کرتا ہے کہ اس ہی پہلو کی اصلاح پذیر ہوں اور افراط و  
تفريط کی بجائے اعدال پیا ہو۔ چنانچہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے الحموم المموت فرض کئے ہو جو شوہر کے بھائیوں سے لا زما  
پرده کرنے کا صریح حکم نہیں دیا۔ اس کی وجہ اس کے موکل ایسا ہو کہ  
اگرچہ محنت و عفت کی حفاظت کے لئے پرده مورت پر لازم طہرا  
لیکن ایک اور ایم ترقیت میجری ہے جو اسلام کی پیش نظر ہے اور وہ ہے  
خاندانی انسداد کا باہمی پیل جوں۔ اس ورقافت میجری و محنت  
اسلام چاہتا ہے کہ قرابت وار اور ذو الارحام ایک دوسرا کو محنت

کریں۔ ایک دوسرے کی غنواری کریں۔ بے عققی اور کورت کی  
بجائے انہیں دلی تعلق اور پر خلوص بھائی برتدھی ہوتا کہ معاشرہ  
نشہ و مشرے محفوظ رہے۔ چنانچہ اگر شوہر کے بھائی جسے فری  
روشنہ داروں سے پرده لازمی قرار دیا جانا تو ایک ہی مکریں  
افراق دشمنگی کی سفل نیاد پڑ جاتی تعلقات کی استواری کا  
دارسل جوں اور یا ہی اعتماد پر ہوتا ہے۔ اگر عورت کے لئے شوہر  
کے بھائیوں سے ہر حالت میں پرده ضروری قرار پاتا تو اس کی نسبت  
لازمی تھا کہ ایک بھائی کی شادی کے بعد یا تو باتی بھائی کی دوسری  
مکریں جائیں یا خود یہ بھائی دوسرے بھائیوں سے یوں کیتے  
علیحدہ ہو جائے۔ یہ راستہ افراق اور انقطاع کا تھا۔ اس لئے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ضروری نہیں بھیرا۔ ہاں الجھولوں  
کہہ کر تینی زیادی کو عورتیں شوہروں کے بھائیوں سے شرم دھیا اور  
رکھ رکھاؤ کا خصوصی خیال رکھیں۔ ورنہ ہر وقت کے قریب اور  
عوروں کے تقاضے سے نامناسب صورت حال پیدا ہو جائیکا بہت  
زیادہ امکان ہے۔

المتصری کو عورت کے لئے شوہر کے بھائی بھیجوں سے ایسا  
پرده ضروری نہیں ہے جیسا کہ دیگر ناخموں سے۔ البته تکلف شرم و  
خیال اور رکھ رکھاؤ کا خصوصی خیال رکھنا چاہئے۔

ہاں اگر شوہر کے بھائی اس حد تک بکردار ہوں کہ عورت اپنے  
خیال میں ان کی بھائیوں کو حفاظت نہیں کر سکتی یا خود عورت کا دل  
انہیں سے کسی کے حسن صورت اور سرتست توانا سب مخفی ہیجانات  
قسیوں کرتا ہے اور انہیں ہے کہ ہر وقت کا سامنا انہیں جانتا ہے  
تقویت کا باعث ہو گا تو پرده ضروری ہے۔ خشک کے باشیں  
یعنی ہے کہ اگرچہ وہ عورت کے لئے ہاپ میسا ہے لیکن کیف کر کے  
اعقباً راستہ الگ وہ ذلیل ہے اور عورت اس سے پرده نہ کرے تو اس نکتے سے پرده کر لیں  
پاک دامنی کے لئے خطرہ مجوس کرتی ہے تو اس نکتے سے پرده کر کے  
چاہئے۔ قرآن میں جن قرابت داروں سے پرده نہ کرنے کا حکم ہے  
اس درج کے ہیں کہ ایک میماری مسلمان معاشرہ میں ان کا عورت  
کے لئے جنسی اعقباء خطرناک ہونا ممکن تھی نہیں ہے۔ مثلاً ہاپ  
خسرا خادوند کے پیش نظر باتی بھائی پانچ بھائی وغیرہ۔ ہندلان سے  
پرده نہ کرنے کا حکم دیا۔ لیکن جب معاشرہ انتہائی ضار آؤ دے جو مخت

بیش کچھا جو آج علماء کی طرف سے باصرہ درج کچھا یا جاری ہے اور جس کے پانچ سو ان کا کہنا ہے کہ یہی اور صرف یہی صحیح ہے۔ اختلاف بیش ان اور اختلاف دایروں کا آخر ہے اسی علم کو ہے۔ لیکن جب صورت حال ہے ہر کو ایک واضح الماد جواب کو اپنی من مانی مراد کا جامد ہے اور زبردستی کی جائے کہ یہی مراد درست ہے اور یہی جاہر استاذوں نے لی ہے تو اسے اختلاف خالی نہیں کہ تو عن دو پیش اور مخالفت برائے خلافت کہتے ہیں۔ یہی اور اعلیٰ ہر یہی بات ہے کہ عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی جو شرط بھی کے معاشر حق ہوئے کا لوگی سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ تکمیل و مسند آج تک یہ گمان کیا ہے کہ یہی سربی کو معاشر حق ملتے ہے اپنیا وسائل کی تفہیق و تقدیم کا بھی کوئی دھرم ہو سکتا ہے۔ یہی پانچ وقت میں معاشر حق تھا۔ اور آئندھوں کی تشریف آوری کے بعد صرف آپ اور تھا آپ معاشر حق رہ گئے۔ خدا نے فرقہ انہیں اعلان فرمادی کہ آج ہم نے دین کو تھا اسکے لئے مکمل کر دیا۔ اس کا اس کے سو اکیا مطلب ہے ملکتی کہ حضور کی بعثت سے پہلے دین مکمل نہ ہوا تھا۔ خدا نے فرمادی کہ آپ کوئی خیال نہیں ہمیج ہجاتے گا۔ اس کا اسکے سو اکیا مطلب ہے ملکتی ہے کہ اس اب محمد بن کا یغام آخری پیغام ہے اور یہی معاشر حق ہے۔

تفقید سے بالاتر ہوئے یاد ہونے کا جو مطلب مستحبین کرام عوام انسان کو محظا ہے ہیں وہ بھی بالکل غلط اور خود ساختہ ہے۔ وہ عوام انسان کو نہایت فن کاری سے کوچھا سے ہیں کہ عجب تر اسلامی والوں کا تفہید یہ ہے کہ ہر ایرانی غیر انصوخر خیر ایک بھی جس وقت جس طرح چلے ٹھرے سے ٹھرے بخوبی امام صلحی وغیرہ ہے گرفت اختلاف تفہید کر سکتا ہے۔

حال نکر جماعت اسلامی والوں کا عقیدہ خواہ کچھ ہو، لیکن دستور کی ذکورہ عبارت ہیں ہر کوئی ہرگز یہ عقیدہ اسی خوف اک عمومیت کے ساتھ بیان نہیں ہوا ہے۔ بلکہ اس کا سیدھا مطلب صرف یہ کہ جس آئندہ کو رسول کے سو اکی محدث امام صاحبی مخصوص عن الخطا، نہیں اس نے رسول کے سو اہر اشان کو قیاس اور راستے اور حکم ہے اعلیٰ اور مطلب اک امر کا اعلیٰ موجودہ عقیق و توضیح اور وجہ ہے کہ اگر ایک امام کسی مسئلہ میں اپنا ایک بھج رہا تھا۔

فہرست یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ سنی اور ایش کا مری انسانوں کا اور حصنا پھوناں جلی ہو۔ بھائی اور زین بالپیشی تک کی پیکاریوں کے چولناک و اتفاقات روپا ہوئے ہوں تو قرآن کے ان احکامات کو بھی پوری طرح سلسلے رکھتا ہے گا۔ جن ہیں عصمت کی خفاظت کو انتہائی ضروری اور زنا کو حسد و بجهہ مذہم و ذمیل قرار دیا گیا ہے۔ اگر بھائی بھائی باپ خسر و خربوں سے کوئی اس حد تک پہنچت کردار اور سیستہ پانچھوں لے گورت اس سے اپنی عصمت کے لئے خالی نہیں کہوس کرے تو عورت کو بالیقی اس سے پر بڑہ کر لیتا جائے ہے۔ عصمت کی خفاظت فرمات کی پاس داری سے ہزار گناہ زادہ ضروری ہے اور دوڑھاضری کی عیش برس تہذیب نے جس عیاش سماشہ کو تم دیا ہے اسی عین عالمتوں میں ایسا ہوتا بعید از قیاس نہیں ہے، کہ ایک نیتی اپنے اپنے اپنے کی طرف سے ایک ہیں اپنے بھائی کی طرف سے محفوظ اور میون نہ ہو۔ المعاشر حفظنا الہ ہم حفظنا۔

### سوال ۱۳: از محیب الظلن لکثر۔ دستور جماعت اسلامی

دستور جماعت اسلامی کی شہر عبارت ہے۔  
سوالے رسول خدا کے کسی کو معاشر حق اور تقدیم سے  
بالاترین طاقت اجلست۔

پر علیاء کرم جو امور اضافات کرتے ہیں کیا وہ حق نہیں ہیں؟ کیا اس عبارت کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ سوائے خواصی اللہ علیہ السلام کے کوئی نیتی معاشر حق نہیں۔ اور حضور کے سوا ہر یا ہر ہر جو مشہد عجائی حقی کہ ہر بھی پر عالم و خاص کو تقدید کا حق ہے۔ یہی سمجھنا ہوں دستور کی یہ عبارت بدایتہ مہمی التزم اور مگر اس کو خرابیوں کی مثال ہے۔ اور اسے بدل دیا چاہئے۔ کیا حرج ہے اگر اس کی تبدیلی سے باہمی تفاوت و اختلاف درد ہو جاتے اور ملکات کو جماعت اسلامی کی ہمتوں ہو کر دعوت حق کے کام کو مضبوط کریں۔

### جواب ۱۳:

دستور کی ذکورہ عبارت پر کئے گئے اعزام اضافات کے مختصر جوابات ہمہ غالباً جنوری بستہ کے عقیلی میں دستی ہیں۔ اور اس سے پہلے بھی تھا راستے یہیں ہیں حقیقت یہ ہے کہ دستور کی یہ عبارت بہت پہلے سے موجود تھی اور علامتے کرم کی موجودہ عقیق و توضیح اور اکتشاف و اعلان سے پہلے کسی عام و خاص نہیں تھی اسکا دو مطلب

وہ صحن میں اور اپنے نشانہ سنتے ہیں۔  
تعجب ہوتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جماعتِ اسلامی کے  
معاملیں ہمایک طبقے کرام علما و روزگاروں کی انتہا کئے ہجئے ہیں  
لیکن صریح المراد حمارت کے درود اور معنی نکالتے ہیں اور اصرار  
کرتے ہیں کہ یہی معنے مراد نہ تھے ہیں۔ حالانکہ نہ وہ معنی اس جماعت  
ہے لازم آئٹھے ہیں کہ حمارت نے صرف ان معنی کو اپنی مراد قرار دی ہیں  
اس کے بخلاف ملکیت سلف میں ہم دیکھتے ہیں کہ الگی جہاد  
سے صریح مراد کوئی قابل اعتراض نہیں تکلیف رہا ہے تو علماء اسکی تاویل  
کرنے کی سعی کرتے ہیں اور ان کی کوشش یہ ہے کہ حمارت محدود  
اعتراض سے مکمل جعلیہ یعنی معمولی سی ایک شال لا احتظر فرمائیں۔

علم الفقہ کی شور کتاب در مختار میں ہمار عالم ابن مبارک  
کے اشعار میں ذیل کے شعر بھی ہے:-

وقال ابن ادريس مقالۃ جمیع المثلیں فی حکم المطیف  
یا نال الناس فی فقہ عیال علی فقه الامام ابی حنیفة  
فلعنة ربست اعداء الرسل علی من ساد قول ابی حنیفة  
(ابن ادريس دام شافعی) سے ایک مطیف حکم کے باب میں  
ایک بات کیوں ہے جس کی اقل صحیح ہے، یہ کہ لوگ ایک ہی عیال  
ہیں فقہ میں امام ابو حنیفہ کی فقہ پر پس جو شخص امام ابو حنیفہ کے قول  
کی تردید کرے۔ اس پر بہاء رب کی لعنت۔ اتنی لعنت جتنا  
کہ رسول کے اعداد ہیں۔

ابن مبارک نے امام شافعی کا جو قول میاں کیا ہے قول اور اصل  
نفس کی طرف سے مصطفیٰ میں میاں کیا ہے اور فلایا اس سے  
پہنچ کی نے ہے میاں کیا عقل و دراثت کیتی ہے کہ قول ہرگز امام  
شافعی کا پہنچا ہوئا چاہے۔ لیکن اس بحث کو جھوڑ کر ہم صرف نفس  
قول کے باشے میں کہیں گے کہ کیا یہ ملکہ اور صریح غلط نہیں ہے؟  
کیا وہ تمام انتہا و علماء نہ تو باشد قابل لعنت ہیں جنہوں نے امام ابو  
حنیفہ کی راست سے بے شمار تکوں ہیں اخلاق کیا ہے کیا ابن مبارک  
کا اندراز ہے ان انتہائی گروہ کن اور غلط و غلط نہیں ہے؟۔ وہ  
چالوں و لعنت کیا راہیں علم بھی جو امام علیم کی عقیدت میں مقتدا عدوال  
ستے ہیں اسکے ہیں۔ یہ بالکل نہیں کہیے کہ امام علیم کے موافق بھی امام کے  
ماستہ والائیں درود و دعے ہے۔ شدہ امام علیم سے علی و جلا استدلال

اور کسی شخص کو استدلال و حدیث کے مطابع اور اس امام کے دلائل کا  
معقول اکثر کرنے کے بعد یہ اجھیا دادرست محسنا بلکہ اکمزور نظر استے  
اور اس سلسلے سے خلاف کوئی سلسلہ قرآن و حدیث کے زیادہ طالیں  
معلوم نہ تھے اس سے حق ہے کہ پوری معمولیت کے ماتفاق لپٹے والائیں  
اس امام کے دلائل کے مقابلہ میں پیش کر دے۔ برخلاف رسول کے  
کہ اس کے فضیل اور حکم کے بعد کسی استدلال کسی رد و قدر و جو جیج  
و قدر بدل کی گنجائش ہی نہیں رکھی۔ یہ طلب ہے جو ذکرہ حمارت  
سے ہماری کچھ میں آتا ہے اور جس صورت میں جماعتِ اسلامی والے  
خود بھی تو صحیح کرتے ہیں تو کوئی وجہ کچھ میں نہیں آتی کہ زیر دستی لئے  
آنے لئے شیواہ نہ مدد اور معنی ہنساتے جائیں۔

عوام ایساں کی تھیں کہ نہ ہم ایکسوئی مثال بینا  
کرتے ہیں۔ فرض کیجئے ہماری جہالت کے پرزاں سے ڈھانے کی لیٹائی  
درجہ کی شیون چل پڑی ہے جس میں پہنچے اس تجزیے سے ڈھان رہے  
ہیں کہ ہر دس منٹ میں ایک ہوائی جہاز تیار ہو جاتا ہے۔ اب ایک  
سالمن دن اپناتھا ہے کہ ابھی اس شیوں کے بعض پر زور ہر لمحہ تبدیلی  
مکن ہے کہ جو جا سے دس منٹ کے آٹھ منٹ میں جہاز تیار ہوئے  
لگے۔ یا یوں ہے کہ اس شیوں کے پرزاں ہیں ایسا تغیر مخالف نہیں ہے  
کہ جس سے یہ اور تیرافت را درز لیا وہ مفید ہو جاتے۔

تب کیا کوئی بھی ہوش مند اس کا یہ طلب کجھ ساختا ہے کہ  
مشیرین اسکا بیان تغیر اور امکان ترقی کا اثبات کرنیوالا سائنسدان  
ہر راہ چلتے ایرانی خود گوتے رہا ہے کہ آؤ اور جس کا جی چاہے  
اس شیوں کے پرزاں کو تو ٹھپور کر دوسرا پرزاں لگا دو۔ اگر  
ہمیں سمجھ سکتے اور یقیناً نہیں سمجھ سکتا تو ظاہر ہے کہ اس کا طلب  
صرف یہ ہو گا کہ جو لوگ سائنس کا کافی علم رکھتے ہیں اور تغیر  
اس شیوں کے کل پرزاں سے بلکہ ان کی ٹکان اور ساخت کر کچھ  
کام کرنے والے علمی و رائنسی اصول و نظریات سے اچھی طرح واقع  
ہیں انہیں یہ ہے کہ مزید اصلاح و ترقی کی خاطر اس کے پرزاں  
کو چھوڑوں اس کی ٹکان اور ساخت ترقی کرتے ہوئے اس سی تغیر  
ٹکان کو راست پیش کریں۔ تبدیلی اعلیٰ ہے الیسا میں۔

یہ ایک ہوئی مثالی میں مثال ہے اسی ہی بے شمار مثالیں عام  
نہیں ملتی ہیں۔ لیکن اس کو کیا کچھ ہے۔ اعتراض کرتے ہوئے پہنچ

لغوی شکل میں بالیقین لغت اعتراف کے قابل ہیں۔ لیکن سب ذکورہ  
ٹپسے ٹپسے محدثین اور صاحب روا المحتار نے تا خبر نہ فرمائی کہ اس  
ذخیر جو۔ تعریفی۔ نہ اندھا مقتد۔ نہ فاسق۔ نہ گراہ۔ بلکہ لفظ  
”رد“ کے معنی میں ایسا اختلاف کرتے ہوئے جس کی پشت پہنا ہی نہ  
لغت کرتا ہے نہ اصطلاح ابن بمارک کو تاویک اعتراف کو کچالیا  
ہم ہانتے ہیں کہ ابن بمارک کی مراد ”رد“ سے دہی ہو گی جو

ابن عابد یعنی طلاق کی۔ ضرور اخھوں نے سرد کا مطلب یعنی لیبا ہو گا کہ  
جو شخص امام ابو حیفہ کی ترمیید ان کی تحقیر و نذلیل کے لئے کہا اس پر  
لغت ہے۔ لیکن ظاہر عبارت اس شرعاً و محدود ”رد“ پر مشتمل  
نہیں ہے۔ بلکہ ”رد“ کا اطلاق کسی قول کو سخقول علمی طریق پر غلط  
ثابت کرنے پر بھی ہوتا ہے خواہ اس کے تجھے کسی طرح کا عنصردار  
قصص بند ہے۔

جماعتِ اسلامی اور سولانا مودودی پر اعتراف و ایجاد کے  
سلسلہ میں ظاہر عبارت نے عموماً جو طرز اختیار فرما رکھا ہے ذرا سے  
ذکورہ صورت حال کے مقام میں رکھ کر انصاف فرمائی کہ حق کس  
طرف ہے۔ وہاں تو صورت حال یہ تھی کہ اگر کسی عالمی کی کوئی عبارت  
ظاہری طور پر قابل اعتراف ہوئی تو چند شخصیات کو مخدوذ و فر  
مان کرتا دیں و صحیح کر لی گئی۔ اور یہاں صورت حال یہ ہے کہ صحیح  
عبارات تو کے طور سے نہ نہ معاون نکال کر جاؤ ہیں غلط طہری ای  
جاری ہیں اور اصرار کیا جا رہا ہے کہ عبارت نکاروں کی مراد اس  
میں وہی ہے جو حکم بتا رہے ہیں۔ یہیں تفاوت رہا ذکر کوست تکمیل۔  
دریں ظایمی کے ظاہر خوب جانتے ہیں کہ جاری درکار ہو

میں اپنے ہم سماں اسلاف کے دو ظاہر متصاد و توں کی بھی تلفیز اڑ  
کی پوری کوشش کی جاتی ہے اور بسا وقت مخفی ہوائی دلیلوں سے  
لتبیق کر کے ہم طعن ہو جاتے ہیں کہ جھگٹ اٹھے ہو گیا۔ علاوه ازیں فتن  
حدیث میں توطیق اور تاویل کا ایک استقلال شعبہ ہے۔ لگہلاتے  
ہل جماعتِ اسلامی کے معااملہ میں ان سب حقوق کو نظر انداز  
کر کے ایسے ایسے اعتراف کرتے ہیں کہ ماں معلوم ہوتا ہے انکا مقصد  
املاک و تصحیح نہیں تحقیر و نذلیل ہے۔ تقدیل و تردید یہے۔ شنجیک و  
تحقیف ہے۔

دستور کی زیر بحث عبارت اول تو حرف آخر فا اسی عقیدوں پر

اختلاف کرنے والے اور ان کی بات کو دلائی شرعی سے روکنے والی  
کو ملعون قرار دیتے ہیں۔ پھر کیا ابن بمارک کا وہ قول جسے اخھوں نے  
قول این اور اس کے طور پر میں کیا ہے اس کا حق تھا کہ اس کی تاویل  
کر کے حق بجانب یا بخلاف قرار دیا جاتے۔ تیز اگر اسے واقعی قول  
شافعی تسلیم کر لیں تب کیا اس قول کی قباحت صرف اس لئے ختم  
ہو سکتی ہے کہ یہ ایم شافعی کا ہے؟

اب ذرا اطلاع حظر فرما یعنی علمائے کرام کیا فرماتے ہیں۔  
ابن عابد میں شاید ردا المحتار میں قول ذکور کی تاویل کوست  
ہوتے فرماتے ہیں۔

ای علی من رد ماذکور من الاصحاء الشوعية محققا  
رها فان ذلك موجب للطرد في لغة عادل ولا يجوز بالطعن  
في الاستدلل لأن الاشارة لم تزل يريد بعضهم قول بعض  
وكايس بعد الطعن في الاسماء نفسه ملخصاً غاية الحريم  
فلو لم يوجب اللعن لكن ليس فيه لعن شخص معين فهو  
كالعن الاكاذبين ونحوهم من العصاة۔

(ترجمہ) یعنی قول ذکور میں لغت کا مطلب یہ ہے کہ لغت ہے اس  
شخص پر جو امام اعلم کے بیان کردہ احکام شرعی کی ترمیید ان کو تحقیر  
جان کر کے۔ اس لئے کہی وجہ البادیہ نہ کہ معرف استدلل میں  
ٹھن کریں پ۔ کیونکہ ائمہ ہمیشہ ہی ایک وہ سرسے کارکرہ نہ ہے بلکہ  
ذہن تفسیر امام میں طعن کرنے سے کیونکہ نفس امام میں طعن کرنا زیادہ  
سے زیادہ فعل حرم ہو گا جو حقیقت لعنت نہیں ہے۔ قول ذکور میں اسی  
معین شخص پر لعنت نہیں بلکہ اسی ہی لغت ہے جسیں جھوٹوں اور وقہ کے  
گناہگاروں پر بھی جاتی ہے۔

اب جھڑ خلیفہ اور نووی رحیم اللہ صلیم کاہنہا ہے کہ ایام  
شافعی نے فرمایا ہے کہ ہر وہ شخص جو نقد میں تھر جو امام ابو منیف کا عیال  
ہے۔ اور اسی قول کا ابن بمارک نے تلفیز کیا ہے۔

الضاد فرمائی ایم شافعی کا قول کیا ہے اور ابن بمارک کا  
بیان کیا۔ ایم شافعی کا قول اپنی جگہ اعتراف سے بالا تر ہے کہ  
کم اسیں شرعی قیامت تو کوئی نہیں۔ لیکن اسی قول میں ابن بمارک  
کا یہ انشاؤ ایام ابو حنیف کا رد کیے والا طعون ہے کہ حد تک گوارہ  
ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ابن بمارک کے الفاظ اپنی اصطلاحی اور

اہل تعالیٰ احمد پر رحم غفرتے۔ ہماسے علماء مخالفت کا جو طرز اہم تر  
کئے ہوتے ہیں وہ جماعتِ اسلامی کے لئے تو اس کا عذر عدید بھی تقاضا  
رسان نہیں ہے جتنا خود علماء کے اپنے وقار اور ثقافت ہوتے ہیں انہوں  
رسان ہے۔ غیر عقول اعترافات دیکھ کر ٹھہر لئے غیر جواب دار  
لوگ اکٹھتی سے بڑا ہوتے جائیں ہیں۔ اگر واقعی جماعتِ اسلامی  
اور مولانا مودودی کے عقائد میں کوئی تھبیا ہو از برخاتوں ہماسے علماء کو  
ان عقائد کے تجھیتیں اور زبر کو ثابت و واضح کرنے میں جذبات کی  
عجل ٹھوکوں ہا متلال سے کام لینا چاہئے تھا۔ ایک اچھے حکیم کا فرض ہے  
کہ رضیٰ تشریف و علاج میں پوری عقولیت برست کے ساتھ ساتھ یہ  
بھی واضح کرتا ہے کہ اس کی جنگ مرض سے ہے مرض سے نہیں۔ وہ  
مرض کا تخلیق کرنے اچھتے ہے مرض کا نہیں۔ ہماسے علماء بھی بتتے  
کہ حکیم ہیں۔ رہنمای ہیں۔ ہادی ہیں۔ لیکن افسوس کہ جماعتِ اسلامی اور  
مولانا مودودی کے امر ارض عقائد کا علاج وہ اس طور پر کر رہے ہیں  
کہ صرف مرضی بلکہ بردیکھنے والا یہ سمجھتے ہیں جو یہ ہے کہ علمائے کلام  
کو اراضی سے اتنی شستی نہیں جتھی خود مرضیوں کی ہے۔  
حکماء کی مرض دور کرنے سے زیادہ مرض  
کو تھکانے لگانے کا جذبہ رکھتے  
ہیں۔

فیصلہ

مشکل ہے جو خود علمائے کرام کا عقیدہ ہے۔ ہم ایسے ایک عالم بھی  
ہمیں جانتے ہیں آخر الزمان کے سو اسی بھی کو معیار حق مانتا ہو۔ یا  
کسی غیر تحریکی عصمت کا نائل ہو۔۔۔ نجھوں لئے کہ انبیاء و سالیں کو حق  
مانتا اور بات پے اور معیار حق مانتا اور۔  
زہم کسی میںے عالم کو جانتے ہیں جو کسی اہم یا صاحبی کے بائیے  
ہیں یعنی دل کے رکھتا ہو کہ اس کا قول آنکھیں بند کر کے صرف اس تو  
واجب التبول ہے کہ وہ اس کا قول ہے۔ بلکہ کسی اہم یا صاحبی کا  
قول اگر دین معلوم کئے بغیر بھی قبول کیا جاتا ہے تو اس لئے ہمیں کہ  
۵۰ اس کا قول ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اسے خدا اور رسول کے حکم  
کے طبق تصور کیا جاتا ہے۔ اور بنیادی خیال دہی حقانیت رسول  
کا ہوتا ہے۔

دوسرے اگر دستوری عبارت میں کوئی دو درج تخلیق کسی  
گمراہ یا غلطی پر تخلیق ہو بھی تو اضافات کا تلقین ہنا تھا کہ دستور ساز مسا  
کے دیگر اقوال کی روشنی میں فصلہ کیا جاتا کہ تخلیق و اقتداء کوئی حقیقت  
رکھتا ہے یا بعض مخالفت زدہ بات کی اختراع ہے۔ حالہ اس کے  
دستور سازوں سے براہ راست بھی ان کے الفاظ کی تشریح طلب  
کی جا سکتی تھی۔ لیکن لطف یہ ہے کہ دستور ساز خود بھی تخلیق شروع  
اور اپنایسا ہوا ہموم پیش کرتے ہیں جس بھی کوئی شرعاً نہیں  
ہوتی اور برا بر سکھی پر مکھی ماری جاتی ہے۔

ہدایت

## دُو تازہ خط۔ مکمل تیوں کی میاثک

ہدایت

کرمی اسلام علیکم!

مکرمی جاپ شرح محب زاد عذایکم! السلام علیکم!  
 واضح ہو کہ سو مرد بخت ۲۰ عدد تو لد والی اور سلامی بھی ۲۰ عدد مصحح ترکیب  
پر چہ دی پن ارسال فرماتیں تین تویل پر۔۔۔  
محروم اور۔ مخلف تعلیم۔ مغرب ۷۴۷ مالیگاؤں۔ ضلع ناسک۔  
ہم کو ماسٹر محمد خان اسکول میں۔۔۔ سے معلوم پڑا کہ سو مرد  
و اتنی بہت مخفی ہے۔۔۔  
اس لائن خط ہا اس کرتے ہی بہت جلد وی پی رو اندر کریں۔  
انشاء اللہ وی اپنی وصولی میں کوتاہی نہ ہوگی۔

ہم نے سو مرد بخت اپنے ملک یا اپنے اصلاح۔ کے طبق سوی صدی صحیح  
پایا۔۔۔ ہم ہائی فریڈر نیشنل سی سرور د جھٹ پوری دی پی رو اندر کریں۔  
آپ کا ہے بھی اصلاح ہے کہ تین شیشی ملگانے والے کو خرچ ڈاک مہنگا  
اس نے بیش شیشی ملگا ہے ہیں۔ اور کم از کم چار صد سالی بھی بھیج  
دیں گے۔ کیونکہ کمی اور کم استعمال کریں گے۔ فقط و اسلام۔  
اس پر سے رو اندر کریں گے۔۔۔ عبد العقرور جوڑی نوشہن بڑی بازار  
بینجا تھا، نام۔۔۔ دیکھو۔۔۔ ایس۔۔۔ پن۔۔۔  
اور ایسے ہی صد ہا خطوط دفتر میں دیکھے جاسکتے ہیں!

# محمد کون

جناب وحید الدین خاں، اعظم گذہ

"کون... عشرت؟"

"بھی بہاں۔"

"اوہ! یہ سکھ کون تھا؟"

"سردار جسونت سنگھ، یہ ایک ذہنی افسوس پرے ہوا حالانکے صاحب کے شے کے اکرم احمد کا دوست تھا۔ اور اکثر ان کے بیان آپ کرتا تھا، کہ جانشی ہو کر مصلال، حمدناص کے بیان پرداز کا دار، اس انہیں سمجھتے، وہ آتا تھا تو فڑکے لڑکیاں سب سے سمجھتے تھیں، اور غیر کے سب دوگوں سے بے تکفی بھیجا تھی، اسی انسنٹانسی میں علیہ مسٹر سے اس کی دستی ہو گئی اور دوغوں ایک روز غیر سے فرار ہو گئی؟"

"تو ہری عجیب تھیں۔ میرے تو پاؤں تکی کی زیتون محل آئی۔"

"یک گوزمانہ بہت خراب بنتے، اب اپنی سلسلی کی شادی جلد کر رہا لو۔"

"ماں تین بھی بھی سوچ رہی ہوں۔"

سلمی دیوبکوں کے بعد حاجی صاحب کی تیسری اولاد تھی اور اس وقت اپنے پیغمبر اعلیٰ نام کے بیان بھی تین دفعے تھی، جن کی دوسری ترجمی کی بہت بڑی دوکان ہے، ان کا خاص کاروبار یہ ہے کہ علم کشیوں کو ٹھوڑا نگل کے موقع پر استعمال کرنے کیلئے اعلیٰ تمہارے فرش تحریر کرایہ پر دستے ہیں جس تین دفعیں کافی آمد نہیں ہوتے۔

یہ خبر سننے کے بعد حاجی صاحب اور ان کی بیوی کو

میرے بیچا صوفی عبدالmalahid صاحب نہایت بزرگ آدمی تھے، ان کو اپنی بڑی کی شادی کرنی ہوئی تو انہوں نے کہا کہیں، یہی شخص کے ساتھ اس کا لکھ کر دوں گا جو انگریزی پڑھنا ہو اور روزاڑھی بھی رکھتا ہو۔ بری نلا کاشش جو تجویز کے بعد ایک ریڈیٹر؟ نجع کے لڑکے حامد علی خاں کا پڑھنے لگا جو ہم اسیں پڑھ رہے تھے اور جن سکھ ہر سے پراللہ کا نور بھی پوشش قسمتی سے موجود تھا۔ نسبت مطہری کی اور پوری، سلامی شان کے ساتھ ہا صبرہ کا لکھ حامد علی خاں کیسا تھا کر دیا گیا۔

اس دفعہ کو چھپتیں<sup>۲۵</sup> سال سے زیادہ ہو چکے ہیں حامد علی خاں صاحب ملائی ملت چھوڑ کر اب غیری رہتے ہیں جب سے وہ جو کرسکے آئے ہیں ان کی راہی بھی اور اپنی بھی اور تینی دوسریں میں هرف کرتے ہیں، جب سے وہ آئے ہیں کا دس سرمازیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے اور تینوں مسجدوں سے پنج و قصہ ازان کی آواز سماں ای دیتی ہے۔

شام کا دوست اپنے حاجی صاحب اپنی بیوی سے کچھ ہاتھ کر رہتے ہیں۔

"کچھ مسنا"

"اکیں"

"سچوں جس سس اچالی بحمد صاحب جواب ہاتھ کو رت جس پر کشیں کرے ہیں ان کی بیوی ایک سکھ کے ساتھ ہاگئی"

ابنی ماں کے ساتھ ناہماں ہیں جہاں ان کی ماں کو چھپھڑ ملا پہنچے، کسی زمانہ میں ان کے ناہماں کے لوگ بڑے زیندار تھے اور "مسیر کار" کہہ جاتے تھے، لگر قاتمہ زینداری کے بعد اب وہ چیزیں ختم ہو گئیں، جس آتی مکان ہیں ان کی ماں کو ایک حصہ ملائی دے بہت برا مکان ہے اور پہلے زمانے میں "صاحب کا بیٹگر" کہا جاتا تھا، لگر اب کسی قدر بوسیدہ عالیت ہیں ہے، سمجھی کوئی الحال بکاؤں میں یہ سبق کی ماں کے ساتھ رہنا ہوگا۔ اور مگر کہ کام کا کام بھی کرنے ہوں گے۔

حاجی صاحب یہ سکر کچھ درخواست کر دے رہے ہیں، پھر دوسرے ہیں بہت زیادہ نہیں پاہتا اگر بھی تو تھیک نہیں ہے کہ یہ اپنی لڑکی کو ایسی جگہ سیاہ دوں جہاں درپیٹ کے لیے غیر بھی نہ ہو (ذنگی بھر ساس کی خدمت کرنی پر اور کوئی پیشافزار نہ ہو) ملے نہ پہنچنے کو۔

یہ سے تجاوب دیا۔

حاجی صاحب فدا اپنے تقوے کا لحاظ کیجئے، یہ میں نے ایسا نہ ہیں کہا تھا، میرا مطلب تو صرف یہ ہے کہ بھی یہ اپنے لکھ پڑی جا کے یہاں جس قسم کی ذنگی وہ اس وقت گوار بھی ہیں وہ انھیں یوسف کے ساتھ شاید مل سکے، البتہ متواتراً قسم کی ذنگی حروف و حاصل ہو جائیگی، جیسا کہ لوگوں کی ہے۔ یہ بات اصل میں اس لئے کہہ ہا ہوں کہ یوسف کا برجان اب کچھ اسلام کی طرف ہو گیا ہے، اس لئے مجھے امید نہیں ہے کہ وہ اپنی دوسروں کے کی آمد فی کوئی ہمارے سکے سلیئے وہ طریقے اختیار کر سکیں گے جو جعل کے دنیا پرست کیا کرتے ہیں۔ اور جن بکے بغیر اس لگنے سے باحوال ہیں رُتی ناگلن ہے۔

پھر کچھ درجت ہوئی، آخریں یہ میں نے کہا کہ مجھے اس معاملے میں اصرار کرنے کا توکوئی حق ہے نہیں، مگر میں اتنا کہوں گا اگر اپنے نئے برادرت ہریڑ کے ایک نائب اسکوں میں بھی جنم گھٹھنے پڑھاتے ہیں جہاں سے پیاس روپ ملتے ہیں، اس سکے علاوہ شارٹ ہریڑ کے ایک نائب اسکوں اپنے ٹھرے سے بھیں کوئی جاندہ اور ملکہ کی ذنگی پسند نہیں ہے بلکہ شاوا قار و قی اور تریاں صادق کی ذنگی پسند ہے۔

کئی گھنٹے کے بعد میا حشر کے بعد بالآخر مجھے ملے ہوگا۔

زور میں بھیں مقام رات میں، ہر وقت اسی بھی منگل کی کسی طرح سلامی کا لکھا ج ہو جائے۔ اس منسلک میں انھوں نے جوستے کی کہا، میرے ایک ذہان ساتھی محمد یوسف ہیں جو بھی میں ملادہ ملت کرتے ہیں، صورت اور سیرت دونوں میں خوب ہیں، اب اسلامی تحریک سے ملتا ہے کہ داعی بھی بھی رکھی ہے، میں نے اپنی خطا کھا تو وہ راضی ہو گئے۔ پھر میں نے حاجی صاحب کو لکھا کہ یہ رشتہ ہے، اگر آپ جاہیں تو ان سے معلم کر سکتے ہیں، جواب میں ان کا جو خط مجھے ملا ہے تھا۔

آپ کا خط پا کر بڑی خوشی ہوتی ہیں کہ سف میاں کو جاتا ہوں۔ نہایت ہونہاں لڑکا ہے اور بنارس کے رشتہ سے میرزادو رکا غریب نہیں ہوتا ہے، سمجھی میسری میری لاکی ہے دیسی آپ کی بھی ہے، میں اس رشتہ کے طے کرنے پر ایک دن کا کہا دیتا ہوں۔ اور اپنی طرف سے منتظری کی اطلاع دے رہا ہوں اب تاریخ دغیرہ مطے کر لیجئے۔

جب یہ خط ملا تو میں نے سوچا کہ شادی کا معاملہ تری ڈمرداری کا معاملہ ہے، اگر کوئی بات ہوگی تو ذنگی بھر کیتے شکایت رکھ رہا ہے اگر یہ سوچکریں حاجی صاحب سے ملنے کے لئے ان سے مکاؤں رواؤ ہو گیا۔

رات کا عشاء کے بعد میں حاجی خاطلی خانہ صب او را ان کی بڑی بارہ خاتون جو میری چاندی ہیں ہوتی ہیں۔ ایک مکہ میں اسکے ہوئے، میں نے لفڑی شروع کی۔

اچھی سیکھ رہیاں آئے کا مقصود یہ ہے کہ ہونے والے رشتہ کے بارے میں ساری تفصیلات آپ کو بتا دوں۔ تکالاپ ہو سیسل کریں جان بوجھ کر کریں۔

سینے ایوسف صاحب بھی کی ایک تجارتی منسوم میں شینو ڈاپسٹ ہیں، جہاں سے انھیں ڈرڑھ سورپیپے ماہوار ملتے ہیں، اس سکے علاوہ شارٹ ہریڑ کے ایک نائب اسکوں میں بھی جنم گھٹھنے پڑھاتے ہیں جہاں سے پیاس روپ ملتے ہیں، اس طرح ان کی موجودہ آمد فی دوسروں پے ماہوار ہے اپنے ٹھرے سے بھیں کوئی جاندہ اور ملکہ کی ذنگی پسند ہے جو بھی ہیں، دو ٹھر دو بھی میں سے ہیں مگر ان کے بھائی وغیرہ

شادی یو سف کے ساتھ ہو گی۔ حرف تاریخ کا مسئلہ رہ جاتا ہے جو بند کو ملے کر لیا جائے گا۔

اب ذات کے پارہ نجی چکے تھے ہیں ہاہر اور بستہ بدبستہ رہا۔ درمیان میں رات کو بیان بیوی میں معلوم نہیں کیا مغلک بھری جس کے بعد صحیح کو انہوں نے انکھار کر دیا۔ انہوں نے اپنے کو لبست ابو ہٹے نہ بھی جاتے، وڑکی کے دادہ سے مشوہد کر کے آخری جواب دیا جائے گا۔  
جواب نقی میں تھا۔

اگلے دن سمجھے ایک فری ضرورت سے دہلی جانا تھا ایک ہفتہ کے بعد والپس آنا تو معلوم ہوا کہ میرے خلاف بیان ایک طوفان پا ہوا ہے، یوسف کے مخدراں کو یہ خبر روپی ہے کہ میں نے ان کے پارے ہیں کہا کہ ان کے پاس تو رسپنے کے تین مکان میں ہیں ہے۔ لہلکی کو کوشاہیں ہو گا اور اپنی ساس کے ساتھ ساری غریونڈی کی طرح رہنا ہو گا۔ ویژہ و غصیرہ۔

دوسری طرف میرے خاندان کے لوگ کہرے ہیں کہ شعف بھی کتنا بیرون ہے، کہیں شادی میں بھی اس طرح کی پاتیں کہی جاتی ہیں۔ شادی بھی کوئی روپیہ سے جس کو خوب ٹھوک بچا کر لیا جائے۔

ہاتھیں میں سن رہا ہوں اور شاید زندگی بھر مجھے سن نا پڑیں۔ لیکن میرے کچھ ہیں لہیں اٹا کر میں سے کی جرم کی ہے کہ عزت اس کا نام ہے کہ آدمی کے پاس رہنے کیلئے کافی ہو محر کے سارے کام و کراچاں دیتے ہوں۔ اور جو لوگوں کیسی بناد سننگا کے سوا کافی کام باقی درہے۔ اور بے عنقی پیدا کر آدمی سے کام رہنے کے لیے سموی مکان ہو اور محر کی عروج محر کے کچھ کام بھی کرنے پڑیں۔

اگر نہ عالمی صاحب کو مخدرا ہوئی کر یو سف کے مجرمین بر قلعہ جلا دیتے گئے ہیں اور آپ کی وڑکی کو دہان سے پردا رہنا ہو گا تو کسی کی ناک رکھنی، حالانکہ ایس کہنے کے مبنی ہے جوستے کہیں وڑکی کو ایسے مجرمین سے پہنچنے کا مشورہ دے رہا ہوں جسکے درود اذے فاختی اور حرم کاری کے لیے جو پت مکھوں خیروں ہیں

## اگر

تجھی آپ کے نزدیک مخفی تعاون اور لالائیں ہمدردی ہے تو اس کی مدد کے دھریتھے ہیں۔

(۱) زیادہ سے زیادہ خریداریں۔

(۲) ملکتہ بھلی سے کہتا ہیں ملتگان۔

ملکتہ بھلی کا اس ملنچ بھلی پر ہی صرف کیا جاتا ہے  
(ٹیپس)

# لارجوں میں سے حجہ قرآن

ترجمہ:- علامہ شفیر مولانا محمد الحسن شیخ البند رحمۃ اللہ علیہ۔  
تفسیر:- علامہ شفیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ۔  
اس ترجیح کی خصوصیت یہ ہے زبان مادرہ بھی ہے اور قطعی ترجیح کا مناسب بھی ملاحظہ کھا لیا ہے۔  
تفسیر میں علامہ شفیر احمد نے اپنے علم کا بخوبی اس خوبی سے روکھ دیا ہے کہ کم پڑھنے کے اور اہل علم برادر اس کی مسلمات و معرفت سے مستفید ہوتے ہیں۔ اخصار میں قصیل۔ کوئی میں دو یا چھانی ٹیکے اہتمام سے بانگ کا گل میں کرنی گئی ہے۔ تمام کا نام بلوک، کاغذ اعلیٰ درجہ کا سفید مخفبو ط جانا۔  
جلد خوش نامیں دار۔ چند ہی سچے موجود ہیں۔ ہر یہ باشیں روپے۔

## قرآن پر کتب کے جمیع

مترجم:- حکیم الدامتہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ  
اہل علم جانتے ہیں کہ ترجمہ موصوف کا ترجمہ مسلمات شعبہ ہے میں اپنی تلفیزیون رکھتا ہیں اندر  
ایڈیشن عمدہ دلاتی کاغذ پر جاتی نہیں اور روشن لکھائی چھائی کے ساتھ پھیا ہے۔ حاشیہ پر خود  
تفسیری نوٹ۔ ہر یہ جلد کمیج دس روپیہ آٹھ تک (محلہ اعلیٰ تیرہ روپیہ)

## فتراں معمری

ستوتھ سیڑھوت کا روشن اعراب والا۔ مجلد کمیج چار روپے للعمر  
جلی قلم نیاں اعراب۔ زیادہ صفحات والا۔ مجلد کمیج آٹھ روپے۔

## عہدِ نبوی میں نظام حکمرانی

از جناب محمد حمد اللہ صبب

عیینت غریب کتاب، اپنے موضوع کی بالکل اونچی جیزے ہے۔ فہ سچے جند  
عنوانات ملاحظہ ہوں۔ عہدِ نبوی کاظماً تعم۔ آنحضرت اور جوانی۔  
فرائی صورِ حملت۔ دنیا کا سب سیمیل تحریری دستور وغیرہ تحریری کی بنیاد  
محض حسن اعتماد و خیال اداہی نہیں۔ بلکہ ہر چیز کو ٹھوس تاثیری دلائل سے  
ثابت کیا گیا ہے۔ تقریباً پانچ سالات زبانوں کے حوالوں سے کتبہ برلن  
ہے۔ پھر ایک کتاب آپ کے دویچے علمی مطالعہ کی ایک مشہور ہے۔  
قلمبند مختار میڈیا پر جاری ہے۔

۲۷  
اشرت ایکیت وس کی تحریر گاہ میں  
اہل افظیات کی حد تک تو۔ بات پوری طرح واضح کیجا گی کہ اسلام کے  
مخالفین ایکیت ناکارہ ہے۔ لیکن بعض لوگ اصول اور افظیات کو  
چھوڑ کر صرف ایکیت بحث کرتے ہیں اور وہی پر یقیناً درج ہیں کہ ایکیت  
جنت کا اٹھ دوڑہ پڑتا ہے لئے دلیں ناکراشتر ایکی خوبیاں کو اسے ہیں  
لیے لوگوں کے لئے کتاب نہایت ہمیشہ حضوری اور فیصلہ کن صفت ہے۔ ایک  
روز کو ایکی معاشرے کی ضمیم چھوٹی حالت کو خود ایکی مصروفیں یہڑوں  
اور مشاہدین کی خوبی و تقریری کی رکھنی ہے۔ میں نہایت مکالم اور واضح طور پر  
ہمیں کیا گیا ہے۔ اس کا لاملاعہ ہمیشہ مسلمان کے لئے خصوصاً اور ہمارا شخص  
اور مفید ہے۔ قلمبند مختار میڈیا پر جاری ہے۔

حمساں نام سے تاہم ہے اس مقدار میں آنحضرت کتاب میں آنحضرت کی: اب گرایی کے نام ہی گوشوں کو صبر و ریاست اداں سے  
سر اپنے رسول میں لایا گیا ہے۔ آنحضرت کا لکھنا میں۔ سوچنا میں۔ یوں سکرنا۔ معاملات۔ اخلاق۔ عادات۔ سفر و مسافرات۔ مخدیع۔ عشر ض  
آنحضرت کا نام۔ راپا الفاظ کی صورت میں ہے۔ پڑیں لفظ سے تیرا بولا علی مودودی کا ہے۔ مائنل نگین۔ قیمت چوڑہ آئے۔ ۱۳۰۸

# مسکو و مسح نکار کا شک

۴۰

## از مسلمہ ابن العشرہ مگ

بلکہ مولانا مشتی اللہ سے جو نہ اور ایامہ بھی سبے آتا ہے، مولانا حضرت بلخ العطا کے پاس ایک بہت بہت فورانی خصم کی دارالحی رعلی ہے جو وہ غافر جمع پڑھنے کے لئے میراث کی نوچتی سے ایسے تھے۔ اسے اکاگار و درجہ و درستا پین کر آپ فوکوچو میں اور تجھی میں چھاپ دیں، اب مفترضین کی سچائی کم ہو چکی ہے گی۔

فنسٹر مایا۔ اور عکار کیا کرو گے؟۔ فتویٰ بیان کرنے کے لئے بلوگ میر جعی قو سلطنت سے اور پرانگئی ہیں۔۔۔  
یہ کہہ کر وہ پڑنے لگے۔ میں نے عرض کیا۔  
”ایک بات تو بتائیتے چھپتے ہے۔“  
”کیا؟“

میں نے خالکی جبارت پر انگلی پر لکھتے ہو گئے پوچھا۔  
”یہ خارجی معلومات کی بات کھی ہے اس کام سلطنتی کھلاجتے جائیں۔ خارجی ایک تو وہ ہوتے ہیں جن کی تیخ خواں آتی ہے۔ ایک وزیر خارجہ ہوتے ہیں جن کی جمع شاید آتی ہیں۔ ایک ایک دقت میں ایک ہی وزیر خارجہ ہوتا ہے۔ ایک خارجہ وہ کہلاتا ہے جب دارالعلوم دیوبند سے پچھے طالب علم مدد و دلیل حادیث ہتھی کے جرم میں نکال شیتے جاتے ہیں۔ ایک نارج ضست حساب کی کتابوں میں یا یادا تھے۔ آخر یہاں یہاں مفترض نے کوشاخ انج لیا ہے۔ یہ بات صاف ہو جاتے تھے جو اب الحجاج سکتھے۔  
”میر کی بتائیکا ہوں۔۔۔ فرمایا۔۔۔ تمہاری تجویز میں جو کچھ اتنے جواب دیوڑتے تھے میں آئے۔۔۔“

چلکر وہ تو پڑھتے ہے اور ایسے فاکس اسحاق ران ہے کہ کسا جواب دے۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ جس طرح ہر عالم دری تعلیمات اور

تاریخ نوشت۔ ارجمندی ۶۵۶ء۔

آن تجھ کے ایڈٹر مولانا فاطمہ عثمانی نے مجھے ایک خط دیتے ہوئے کہا۔۔۔ ”لوہنی ہا۔۔۔ یہ تمہارے مطلب کی چیز ہے۔۔۔ اگرچہ چاہیے تو جواب لکھ دو۔۔۔“

میں نے خط لیا اور پڑھا۔ لکھا تھا۔۔۔

”ایک صاحب بودیوں نہ کے قائم اور اعیان کو مدرسہ تھیں جو سے اس بات پر بہت خفاہ برے کہ عمارت میں ہو سکدی بیان کیسے کا حق نہیں ہے وہ صرف خارجی معلومات بخکھی میں۔۔۔ ہذا جواب بقدر تھے تخلی اس تعلیم کو صاف کریں گے۔۔۔“ صاحب کے پاس مسکن مل کر کی

کی سند ہے یا نہیں؟۔۔۔“

میں نے عرض کیا کہ اس کا جواب تو آپ ہی مل سب دیں۔۔۔  
آپ ہی بتائیتے ہیں کہ سند مل کرنے کی سند آپ کے پاس ہو یا نہیں  
اور ہے تو چر بازار سے لی جو ہی قو نہیں؟۔۔۔“

فنسٹر مایا۔۔۔ میں نے پاس ایک سند دارالعلوم دیوبند کی قو پڑھیں گے کہ اس سند کے مطابق نے درود حادیث سے فراغت ملز کی۔۔۔ لیکن یہیں بھیں لکھا رہے تھے مولانا کیتے کا بھیج ہو گئے ہیں۔۔۔  
میں نے کہا۔۔۔ ”یہ تو فوشاں کی معاملات ہے۔۔۔“ مغض نہ دان و مدریث کا علم سندکریان کیتے کئے کافی نہیں ہے۔۔۔ بہر کسی نہ دان فیزیکی دو چار سال تھے مدت ایک سند مقال کرنی ضروری ہے۔۔۔ اور دارالحی بھی اتنی بڑی ہوئی لازمی ہے کہ مرنے کے بعد قریبیں اتنے قلے فوشاں بخیر سوال و جواب کے ہیں مان لیں کہ شخص زبردستی ای۔۔۔ پہ سند کا انتظام آپ فہانیں۔۔۔ دارالحی کا انتظام میں کرو۔۔۔“

و اتفاقی بڑی زندگیں بلکہ کثیر ہے۔ جبکہ امک یہ داخلی عمومات نہ ہو، کوئی خلاف نتیجے کے بازس میں خداوند کا جو بھی وزیری کیا رہائے ہوگی، خداوند تو فتنہ ایجاد کیا تھا اور اسے چھا۔ خداوند فتنی طور پر کیا ہے اس کے لئے کہاں تک ہم آہنگ ہے تو فتوحے کیوں نکلے مختبر اور شفہ پر سکتا ہے۔

میں مولانا موعود عثمانی کو فلسفہ نام شورہ دین گا کہ وہ قرآن و حدیث صریح بھض خارجی چیزوں کو فی الحال طاقت میں اختلاط کر کر دیں اور بھارت کے اروماں سے تو اکردا انقلی معلومات حاصل کریں۔ تاکہ انہیں کم سے کم اتنا شورہ تو آجاتے کہ فتنی دینے سے پہلے و انہی صفات کے تصور اور مرغوب خواہیں کو دیکھ لیا کریں مقرریں و حدیث اپنی جسگئ اُسی سی الیکس نئے پند وستان کی ترقی اور تحریر بھی تو اُس سے اس کی قاطرگی اپنی بھجہ عدت۔ در حق میں فتنی ہمیں ایسا چاہئے جو خدا کی حکایت اور اسلام کی برتری کا یہ چار کرہیں جو کوئی نکو میکنلت سماں تے واجہے میں ترقی اُستہ الائین و مختاران خدا کی حکایت اور اسلام کی برتری کو برا اشارہ۔ یہیں کو پڑھ جائیں کوئی ایسا فتوحے نہیں دینا چاہئے جس سے یہ پتہ پہنچو اسی مسجد اور خانقاہ کے باہر بھی کوئی چیز ہے۔ یہاں اپنا کا ترجیح ہے کہ صہبِ کرم چاہئے جس کی تلقین قرآن نے بار بار کی ہے۔ یہاں

ستیزگرہ کا مطلب استعانت میں اُن کے سرچکھے ہیں۔ یہاں جاد کا مفہوم ہے معاہدہ طاقتوں سے لا کر کا نکلیں کو ووٹ دلانا۔ پہلی بھی وہ سے مراد ہے پڑھکندا۔ اونکا فون میں بھی ہے۔ میں بدلیں ہیں کہتا۔ لا خفڑا بھیجئے۔ بھارت میں خدا نے منکر بھی ہیں۔ کاٹکریں کے خالقین بھی ہیں مسلمانوں کے بھی ہیں۔ اسلام اور اس کے دہناؤں کی تسلیل پر ہے عام کرنے والے بھی ہیں۔ لیکن ان سے ترقی کرنے والے تعمیری بھارت کو کوئی نظر نہیں۔ ان سے کوئی بھی پوچھتا کہ تمہارے مذہبیں کے دامت ہیں۔ اس کے پڑھات جماعت اسلامی ظالہ اپنی نام نہ امن پسندیوں و مقولیوں اور شرخوں کے باوجود صرف۔ اس سے خطرناک ہیں کہ وہ نہ بھر تھی کی روحت دیتے ہیں۔ مذہب کو سبکدوخانہ کے باہر بھیتی ہیں اور ایک طرف اُن مذہبیں کی کریں خطوط میں ڈالتے ہیں اُن پر اندھے خفیل فرمان بھلے ہے۔ دوسری طرف پند وستان کے کوششی مذاق کو بھاڑتے ہیں۔ چنانچہ بھیج دلوں بھاری

کہ ہمارا ایک نہیں میں میں اُنی ٹھنہ ہر ہو بھی کافی بھی ہیں جو ملکہ۔۔۔۔۔ مولانا عاصم عثمانی صاحب دشمن سنت آنہ میں علم دین پڑھ کر اونکا فتح کی کے۔۔۔۔۔ مولانا عاصم عثمانی کی بھی اس زمانے میں مفتی اور اسی شیخ کے سبق پسی شیخ طقطیو ہے کہ ان ملکے کیم ستد اجازت نامہ حصل کیا جاتے ہیں کے نام بیسوی صد بھی کیا اقتدار۔۔۔۔۔ لیکن سارے دشمنوں کا ٹھیکہ الٹ ہوا ہے۔ دوسری طرف بھی دار عین خلائق پا جا سر دیتی ہی۔۔۔۔۔ یا گاندھی یا سپ بھی جو ملکے کو فتح کرے۔۔۔۔۔ شرط طلب کے مبارکب دار نام ہے۔۔۔۔۔ مولانا عاصم عثمانی فرمانضالہ اور قرآن علی ٹھنہ علامہ زین حضرت مولانا عاصم عثمانی مظلہ احوالی فرزند نبیرہ ہے۔ اور یہی نہیں تھا۔۔۔۔۔ تھا اور انہوں نے غیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ پھر کھو اشتھر ط۔۔۔۔۔ اور اس سے اُنہیں شرکا ہے کہ جملہ سچ ملکہ۔۔۔۔۔ اس کے پڑھنے ملکہ۔۔۔۔۔ اسی پڑھنے کے سے بھریں پختہ نسب پر ناکام بھٹکنے دلت ساخت اسکے۔۔۔۔۔ میں کے ملک دیم۔۔۔۔۔ مولانا دو سعیدر کے وفا اور ہیں۔۔۔۔۔ اسی ٹھنہ ہر وہ خصوصی ملکہ۔۔۔۔۔ افغانی نے اُنہیں پاہتھنے پڑھنے کے سے بھی شہنشہ عہد اُن بزرگوں کی۔۔۔۔۔ شاعر اور خوشنودی و فہمیں اقتا اور وایسٹ ونچل کی بخوبی لگتی ہی بھتی ہے مقدم گھنے ہے کا اور یہ سکنے میں وہی راستے کے گھوہ اُن خداوندانی ثابت کی ہے۔

ان تمام امور اٹھا کو پورے اسی مفہومی میں جلد کا مطلب کم ہے کہ پند وستان میں تو یہ ہے کہ ایسا شخص ذمہ دار و فاجسہ زندگی معتزلی فارجی مراہے دین تو خیر ہے یہی جیل اور بھی بھی کا ستردار بھی ہے۔ تب میں ہمیں جانتا کو مولانا عاصم صاحب کے مسئلہ یہاں کہیں کہیں ملے۔ کہ کہتے ہوں۔ اُن کی دلاری بھی کوئی تقدیم نہ مفتر عطا کی ہے۔ جبزادہ عالمے کا بھی ایھیں شوق ہیں۔ کا تذہبی بھی یاد پیٹی تو بھی نہیں اور ڈھنٹ۔ نام بھی اتنا سا ہے کہ میں یا اور نہم۔ اطاعت تقیید کی تقیید بھی نہیں۔ لکھ کر ٹھٹھے علماء کی پستوانی میں جماعت اسلامی اور مورودی کو گالیس دیں۔ وہ علمی معرفہ اور فنا خلوات پند وہ بھی اُن سے کہاں نہیں جو یہ تابت کرے۔ اُرسی حق ایھیں کے پاس ہے اور نہیں نہیں۔

ان تمام صورتوں کی موجودگی میں بھلا بخیری مبتدا بیان کرنے کا یہ چیز ہے۔ اور بھض فارجی معلومات کی برا بار پر فتویٰ دینا تو

جلتے ہیں اپنے گوں ہے۔ اس لئے ان مسلمان اس نکاح سے ایک ذمہ دھنیتی اور دب جیتی رہتے تھوڑا قوم میں جنہیں اگرچہ ملک کا کافر نہیں کستور ہماری کاروباری کا درجہ دیتا ہے۔ لیکن دستور کو بنانے اور پہنچانے والوں کے قلوب بر ابری تو کیا اچھوت اور شور کا درجہ بھی نہیں دھرتا چاہے۔ ان کے پندار قوت اور طرفراقتدار کو سخت ٹھیک ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ سوچ کر شریک مسلمان پیدا ہو۔ پہلی کاشوری اب بھی اس قابل ہیں کہ ہم کے عطا کردہ کسی رخصم پر یاد رکھنا چاہیے کہ اسکیں کوئی شور پا سکیں اس کے برخلاف ہماری عقائد و مذاکر کے اعتبار سے خواہ کتنی بھی مختلف ہوں یعنی وہ مسلمان یا عیسائی ہیں ہیں۔ اور مسلمان یا عیسائی نہ ہونا۔ یعنی ایک انتہی سے نہ ہونا اس ملک میں اصلی بھارتی ہونے کے لئے بالکل کافی ہے۔ افہم اصلی بھارتی خواہ کچھ کئے جاتیں ان کی وفاداری اور ایسا نادری خطرے میں نہیں پڑتی۔ نہ ان کے شور و ہنگامے سے ریگ اقتدار پر کوئی لشکر لگتا ہے۔ فانہم و مددیتو۔

### ۳۔ ارجمندی ملٹھے۔ ایک بھروسہ۔

”محترم تحریرت مامن پاک انسان ہم ہمواری سے ایسا نہیں اور نہ اپنی کی بھائی اور اپنی بھائی سے غافل کیشی سے سستھی تیر اگشنا فافت۔“

و دوسری بخوبی۔

”ستھن گورنمنٹ و حضرات کاغذ کا ہم کو اچھی نہیں سن وغیرہ اگر رقص اور شعر کا ایک رکھارہ۔ اجتماع ہمارا ہر قریباً دو سو خواتین شرکت ہوں۔ جب علمی تدوین کی عمل کش فضا میں اپنے طبق کے رکنیں دوپتے ہوئے گئے تو وہ قدرتی تحریر کا سامنہ ہندی گی۔“

لکھا ہر اس طبق کی تحریر رجسٹریشن میں ملک اور اسلامیہ پاکستان کے دامن پر بد ناگداخ ہیں۔ لیکن ان اتفاقوں کو ہمیں مسلم کر زبردست شرایقی شاواخت اور اختر شرایقی طور پر ملکیت کہہتے ہیں۔

خدا کے نام پر ہو جو گفتہ وہ ہمیں قوارب

خدا کے نام پر جیسا کہ کتابہ کروں گا

پاکستان کے پاک باش میں ہماری اور ہم ہمواری سب سی

فوقہ شناس ہزاریک جس حکومت نے انتہائی تباہی کے پیش نظر انصیح ٹیکی چلا کھلائی۔ اور ائمہ جی بھارتی سو شدید بندے کو تباہی پیش آپ کو ترقی یا افسوس بھارتی سو شدید بندے کو تباہی پیش۔ اور پادیاری کرام کی روپیش جس اکبری تہسب کی طرف لوگوں کوئے جاری ہے اس سے روکتے ہیں۔ لستاخ ہمیں کے۔ گرمیں کہتا ہوں مولانا ماموٹھیان کوکہ اچاڑا خواہ تو اہم مخفوب ملک ہم کی طرف داری میں اٹھائے گرام کے خاتمہ مقدس کو تکھیر پیشیت سے دے کے کی جراحت بند اپنے کرتے ہیں۔ اور ہمیں سوچی کر اس طرح ان سے فوپے دینے کا حق بھی ہمیں جانتے گا اور خدا جانتے گریں کی پڑا بھیں کھان پڑے گی۔

### ۴۔ ارجمندی ملٹھے۔ راجہ پر بھروسے نے یقین دلایا اپنے لی

کیشیں کی سفارش اس پر حکومت کے مصروف سنتے ہیں۔

کوئی اخراج، نہ بھوگا۔

بُشَّرَ سعادتِ مُهَمَّرِ جناب۔

لیکن یقین کچھے کہ اگر اپ کو اخراج ہوتا ہے بھی ہماری حکومت دیکھی جاؤ ہے اس پر بھروسے نہیں۔ اس نے اخراج کی صورت میں وہ ملٹھے سے اگر کوئی اور موجودہ حکومت میں۔ جو کہ اپنے بڑیں ایکتھے بھی ہے کو خوشامد اور اطاعت میں سما چاہہ ہیں وہ حکومت کیلئے زندہ چھپا کر جو کار بھر لے گی۔

### ۵۔ ارجمندی ملٹھے۔ فیر پہ۔

چندی کیشیں کے اعلان پر دیا اور ہم کی طرف سے

سیاہ مصروفوں سے یہ زور اخراج کیا گی۔

اگر یقین ہوئے ہے ملٹھے مسلمانوں نے بھی یکتا کی ظاہرہ کیا تھا۔ اور یہ مظاہرہ و مذہب اور مفہاد اس میں حکومت کے کسی میکھلا اور ملک سے اخراج کھانیں اس کے جواب میں مسلمانوں کو کیا کہہ دیکھا گی۔ ملک اور دین دشمن۔ فرقہ پرست۔ باستانی۔ اس کے برخلاف ہماری حکومت کی محظوظ سرکاری زبان ہندی کو خلاف پڑا۔ پر اسی حکومت کی بھروسہ نے ملکیت اور اسلامیہ پر اسی ایڈیشن ایڈیشن میں فرمادی۔ ملٹھے میں فرمادی۔ ملٹھے میں ایڈیشن کا ایڈیشن ایڈیشن میں فرمادی۔ ملٹھے میں فرمادی۔

جن ہیں مجاز ہیے زیر دست فکاروں کو زندہ رہنے اور پیشے کا موقع  
نہیں ملت۔

کوئی بولا۔۔۔ مجاز ہیے آفی دا صلاحی شاہرا کا غربت کی  
موت مر جانا سرایہ داری کی تیاہ کاریوں کا ایک تازہ ثبوت ہوتا  
ہے ان فرمودا اس طالیہ کو اگر کوئی ایسا شخص منع جائز مر جوم  
کی پیشہ اس کا خوبی اور خوستی سے واقع تر ہوتا ایک رعنی  
کے حالت جانتا ہو تو یقیناً اسے خال ہو گا کیا تو جان کا بعض درست  
دشمنوں سے کسی احتمام کی خاطر اپس زیر دستی ٹڑنا اُدھی کسے کسی  
مکمل چھٹ پر نشیوں سے جلوکر چھوڑ دیا۔ اور وہ سردی میں ٹھہر  
کر رہے۔۔۔

یادہ کی دل کے مزدور تھے اور دل مالک نے اپھیں اتنی کم  
مزدوری دی کہ وہ اس سے بیٹھ کی اگلے بیجا سکے۔

یادہ عام برائیوں اور بد اخلاقیوں کے خلاف زیر دست  
تبليغ کرنے والے ایک دست مرہنگا تھے۔ جن کی رہنمائی سے  
تنگ اگر قوم نے اپھیں مارڈ الاء۔ وغیرہ وغیرہ۔

یکن حقیقت کیا ہے۔ اس کی تفصیل میں جاؤں تو مر جوم کے  
حیثیت مددوں کا دل ٹوٹ جلتے گا اور ملادل توڑنا انہیں دل  
جوڑنا پسند نہ تھے۔ اس لئے نہایت ادب سے عرض کرتا ہے کہ  
اسی ہم سب مل کر ایک دل اسیلی میریش کریں کہ جب کوئی زیر دست  
شاہرا بیوٹ ہو اکرے تو حکومت کو اور ملک کے سرایہ داروں کو  
چاہئے کہ شریب کے لکڑا رہتا ہوں کے فول اور فوٹوں کی لڑائی  
اس کے ٹھر جو استہ رہا کریں تاکہ تمہری گلاس شراہزادیوں میں  
شراب پیش پر مجور نہ ہونا تاکہ اسے بوقت ضرورت بازاریوں  
کی طرف رجوع ہونا پڑے۔ تاکہ اسے کچھ کر کے حاصلے کا غم نہ  
ہو۔ بلکہ ہر ٹکر سے بے نیاز ہو کر وہ شعر کہ اور شراب پتے شراب  
پتے اور شعر کہے۔

اپ جو فرماتے ہیں کہ مجاز مر اپھیں بلکہ قتل ہو ابھی تو بیشک  
بالکل طیک ہے۔ مجاز کے اُن شرایہ دوستوں کو جھنوں سے اسے  
مکمل چھٹ پر سردی میں چھوڑ دیا کم سے کم اتنا تو سوچنا چاہئے تھا  
کہ بس اسی رہنمہ اور بھی خواہ ملک و قوم اور بغفار اگر سردی  
میں ٹھہر کر گیا۔ تو ہمایت دا صلاحی کا نام یو اکوئی دنیا میں نہ ہو گا۔

قطعہ نظر ہے کہ تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے لئے ایک نیا  
ملک بن کر انہوں نے اتنا بڑا کام پر ثواب انجام دے لیا ہے کہ اب  
سو سالاں تک وہ کچھ کئے جاتیں ثواب کا پتہ بھاری ہی رہ گا جیا جانی  
اور پھر ذاتی تو سمولی جیزی ہے، تھار ازنا سود خواری اور شراب نوشی  
تک وہ اس نیک نیتی کے ساتھ کرتے ہیں کہ اسلام کو دنیا کے حصہ  
مالک رجت پسند کر جائیں۔

اوہ سیز قواتیں پاکستان۔۔۔ بیانات پاک تو اپھیں خدا خدا کو کے  
کھل کھلے کا موقع ملے۔۔۔ کل کلاں کو اگر دستور اسلامی کی آڑیں فی  
حکومت آگئی تو سخاریاں چھٹ کر جائیں گی۔۔۔ اپنداڑ  
با بر بیش کوش کہ موقع فیض است!

اوپر کی دلنوں خبریں بظاہر تو ایک دوسرے سے غیر متعلق  
ادب بے ربط نظر آتی ہیں۔ میکن حقیقت میں وہ قطعی حرفا و اور ایک  
ہی مسلسلہ الذہب کی دو کڑیاں ہیں۔۔۔ پاکستان کی تیار کریمیوں ہائے  
کام اُردن ترقی پسند اسلام کہتا ہے کہ دنیا دی میں و عشرت اور  
ماڈی راحت دا سودگی ہی سب کچھ ہے اسی زیرین اصول کے  
مرثیے سے جعل سازی قبین، تھار جنپی آوارگی اور تمام ترقی پسند یو  
کے سوتے چھوٹتے ہیں۔۔۔ پاکستانی داشتمندوں کا خیال ہے کہ  
جب ایک کافر کو اسلام بنانا تواب کا کام ہے تو کیوں نہ ہم تمام  
برائیوں کو اسلام بن کر خوب خوب ثواب اور حاصل کریں۔

**۱۳ جنوری ۱۹۴۶ء:**۔۔۔ پہنودستان کے شہر پشاوری شاعر جبار  
الحمدی کی عمرت ناک موت پر پہنودستان کے ترقی پسند غفرات  
نے جو جیاں آرائی کی ہے وہ اس قابل ہے کہ مونے کے حروف  
سے لکھ کر بھاگت ھر کے دروازے پر لٹکا دی جائے۔

گھنی نے کہا۔۔۔ مجاز اصل میں ترے نہیں اپھیں قتل کیا  
گیا۔ ان کے قاتل دہ دوست میں جو اپھیں مکمل چھٹ پر سردی میں  
شخمرے کے لئے چھوڑ گئے۔۔۔

گھنی نے فرمایا۔۔۔ آج ہمارا ایک عظیم فن کا رایک بظیر  
رہنما نات را اور قلام سماج کا شکار ہو گیا۔۔۔ اس کے سینہ میں رہنمائی  
کا غم اور انسانیت کے شکار کی عظیم طریق تھی۔۔۔  
گھنی نے ارشاد کیا۔۔۔ اب ان حالات کو یہ ناہی پڑیا۔

یعنی حاصل ہوں تو وہ ہو سکتا ہے کہ آپ اسے قاتل نہ فرمادیں لیکن جس صورت میں کہ ایک شخص قاتل نہیں تو اور آپ بھی اس کے قاتل ہونے کا کوئی ارادتی ثبوت نہیں رکھتے۔ لہر خوب جلتے ہیں کہ وہ قاتل نہیں ہے پھر بھی اسے قاتل سمجھتے ہیں اور اسی  
بازار کے ہیں تو وہ چالا کرتے اور نادانی نہیں تھی صوب افریقیہ پر وہ اور  
شہر اگری ہو گئی۔ جہالت اتنا بڑا جرم نہیں جتنا بڑا جرم ہے۔ عربی  
مردم دبی ہیں جنہوں نے علم اور فرم سماں تھیں کے ساتھ ایک جم کی  
جیت سے اگر نہیں جنگ لڑی اور بھائیے ملکے دینہ بند کا عالی در  
یہ کہ تھیم ملک کی باذ میانی مسلم یا یگ کی دی ہوئی جسمانیوں پر  
شکستوں کی کراہیں اب تک ان کے ہوشوں پر لہنہ ہی ہیں۔ اور یہی  
تھے جنہوں نے راؤں کی نیندیں اور دن کا چین حرام کی کہ تھیم یا  
کے خلاف کا نگہیں کا ساتھ دیا۔ یہی تھے جنہوں نے شرمندی کی  
عملی سیر کا نکٹر نکالا۔ یہی تھے جنہوں نے یہیں کو قبضے کے نزدیک  
جہنم بھیجا۔ انہیں فاسق و فاجر طور پرایا۔ انہیں زندگی کہا۔

لیکن آج کے بھارت میں کسی کو ذمیں و مردود ہیر ان کا سب کو  
مزٹر طریقہ چونکہ یہی ہے کہ اسے پاکستان بدلنے والوں میں شاہزادیا جاتے  
اوہ فرد پرست کہدا ہے اسے اس نے سچیں ہیں میں سے لوگاندہ جہالت  
تھیں اور اور مشرادت اور اندراہ تھیں، یہی کو رہے ہیں۔ ایک لوگ  
صرف اتنی باحتسے طلاق ہیں ہیں کہ ملاتے دینہ بند کا نگہیں کے ساتھ  
اوہ تھیہ و قویت کے طبلو اور اولادی حکومت کے قیادہ خان ہیں  
بلکہ وہ چاہیے ہیں کہ یہ ملکہ ملکہ اس بات کا اعلان کریں کہ اسلام  
تم دوسرے ڈاہیستے برقرار ہیں ہے۔ بلکہ سب ڈاہیستے ہیں  
اور ہر ایک کے ذمہ دھات ہو جاتے گی۔ اس خواہ کو بعض ملکوں نے  
ذمہ بھپھ پورا بھی کر دیا۔ اگر وہ اسے کافی نہیں سمجھتا۔ ان کا مطلب تو یہ  
ہے کہ اسلام کو بالکل طلاق رکھ کر خالص بھاری قویت میں جذب  
ہو جاؤ اور بھاری قویت اسے ان کی مردندیوں سے مسلم کا ہام  
لیٹھے اور اس کے بعض بیانی احکامات پر مجھے سہنے کو وہ ذر قوہ پری کہتے  
ہیں۔ اور اسی نئے طلاقے دینہ بند کا نگہیں میں کے دو دوست یہ چاہے  
کہے ہیں فیساز منداہ بھیتے کرتے رہیں اور اولادی سو شش سماج کی  
تعمیر کے سلسلہ میں خواہ اپنے ہی ایک مذہب دینہ بھاری حق کو کافروں نہیں  
فرار دے کر سوئی صدی بھاری ہوئے کا ثبوت ہیش کہتے ہیں لیکن

بلکہ اس تو کوئی گاہک شہر کی قوت کو بھی خود بچھل آئی جاہدیتی تھی کہیں  
جہاز سے فٹاکاٹ کے ساتھ وہ سلوک بذرکوں کی جود و صورت کے ساتھ  
کرتی ہوں۔ آپ شیخ ہی کہتے ہیں کہ یہ سماج اور جو جو دہ حالات بڑی  
ہی ظاظہ ہیں۔ ان کا ملائم ہے ناجاہدیت۔  
کہتے ہیں اور اسی میں کہا جاتا ہے کہ جانے اپنے دل دھجر  
کا ٹوٹ کر کے قوم کو ایک انسان ایک سماج کی سہی جنت کا سبق دیا۔  
اوہ سچھلہ شہر میں شہاب الدین اور صیہر اور جگل کا بہنلے پھر  
بھی یہ سمجھتے ہیں اس کا امام اور سبھے جس نکلا کہ جس از کوئے کی بورت  
مرہانے دیا اور اتنا بھی تو نہ کیا کہ بورت کے بعد ان کی لاشیں کوئی  
بیکار گھوڑا کر لیتا۔ تقدیر اپنی کار۔

۱۰۰

۱۳۱ امر حکومی شہر۔ ٹی ہوسن دینور پیر ایڈر کا فخری کے ساتھ  
حدود جہاں کہیں اسیں کے اچھے تاریخی صفتیں تھیں۔ ہم ایک تو یہ ف  
ایک دوپیش فرمائی ہے اور ہندوستان ٹانگتے اندر اور تھوڑوں اس کی  
تائید و توثیق فرمائی ہے۔ کہتے ہیں۔

مغل کی خلافت کے رہنما اور امام محمد بن مرجم قطبی کی  
فرقہ بہت اوری تھے۔

پھر کہتے ہیں۔  
”من اداروں یا جماجموں نے تھیم یا یک کی کوئی  
کی ملکتے دوپیش کا ہم ان تمامی کی بورت میں سے  
اول ایسیست۔

آپ کیسی تھیں ایک ایکاں ہے۔ تو اکٹھات افغانی میانی  
پولیس سے جس عرض کروں گا اسکے اور تاریخ پر ایسی تو اس وقت  
کہ سکتے تھے جب بیان کردہ ہفتان کا کرنی تھوڑا ابہت وحش و بھی ہوتا  
بیشتر اسی کے پہاڑ اور پھر پر کی تھی تر نہادنا ایک دینہ تو اور کیا ہو؟  
بعض کیسے فرما صفت کی اس ایج و کوہ جہالت دنادلی قرار دیتے ہیں  
لیکن اسیہا قرار میں کوئی کرم فرما دیں کی جہالت اور نادانی قصار  
دیتا ہیں۔ سیر کلک کرم قرار ایسی ہے کہتے ہیں کہ صفت نے جہالت د  
نادانی کے باعث ایسا کہدی ہے تو یہ خداوندی کی جہالت دنادلی ہے۔  
کوئی خسر لا جاتی انہوں اور اس کے قاتل ہوئے کیجھر

بچپن میں جیسے لوگ لئے کافی نہیں بھیس ڈیو اس سے زیادہ چاہتے  
ہیں اور چاہتے ہیں گے جب تک کہ اسلام کے نام پر اسلام کو  
ظاہری غلطیت دے کر خالص بھارتی نہیں جائیں۔ اس کی وجہ میں  
ایک تاریخی تباہی خلود خاطر خدا نہیں۔

یہ ہے تپہ کی بات۔ ایک کسی نہیں جس کے ہاتھ میں قانون  
اور فوج اور پوسٹ کی طاقت ہے جب اس طبق کی گھری باتیں ہے  
تو کچھ لیجھے ان کا کہیں مطلب ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں اخباری خاتم وہ کی زبان پر یہ سوانحی  
آگیا کہ کیا اتفاقی ریاست کے اندر غیر وفادار لوگوں کی بھی کچھ تعدد  
 موجود ہے۔ نیز حکومت کے فوجیں سماں توں کو یہ بے وقاری گذری  
اشتہار کی اس اشاعت سے پہلے بھی موجود تھی یا اب بعد ہیں  
پہیہ اہوئی؟

سوال تو اپنی جگہ صاف بتاہی رہتا ہے کہ اخباری علمی وہ  
کے نزدیک سماں توں کا احتجاج غداری کے دراءف ہے یعنی جاہب  
ذیہ نہیں بھی اس کے بواہ پر یہ نہیں فرمایا اسلام اور ایسا ہی  
بلکہ بھی گول ہوں یہ بات کہہ دی جس سے اندرونہ ہوتا ہے کہ خود  
ان کے نزدیک سماں توں کی وفاداری مٹکوں ہے۔

بچا سے یعنی ہیں ہیں نے تو رہا کہ ماہی کے ہی پاریں گل افسان  
کی تھی۔ لیکن جو اس کو پورا نہ کر سماں ہے حال یہ گھنکوں فرانچے ہیں  
اوی کہتا ہی تھی ہو لیکن حال ہم ممالک اس سے زیادہ تھیں ہوتے  
ہے کہ سماں کا آج کا طور طریقی اور ریکارڈ بھی الگ اس کی بنا داری  
اور مطہری کا کافی ثبوت نہیں ہے تا ایک ہی راست اشاعت  
وفاداری کا باقی رہ جاتا ہے اور وہ ہے شدہ ہر ہزار کا شدہ ہر ہزار  
کا کیسہ تو طریقہ وہ ہے جسے سماں بھی نہیں کرنے ہے۔ دوسرا بیان ہے  
ہم دب ترقی یا انتہاد فتنہ ایسیں ہیں۔ اس میں لاٹھی بھی نہیں تو تھی  
اور سانپ بھی راستہ ایسیں اسماں طنز تکہیں ذرا تو جیسا اور  
تینیں کہ تھیں اسی میں اسماں طنز تکہیں ذرا تو جیسا اور

بچپن میں جیسے لوگ لئے کافی نہیں بھیس ڈیو اس سے زیادہ چاہتے  
ہیں اور چاہتے ہیں گے جب تک کہ اسلام کے نام پر اسلام کو  
ظاہری غلطیت دے کر خالص بھارتی نہیں جائیں۔ اس کی وجہ میں  
ایک تاریخی تباہی خلود خاطر خدا نہیں۔

ایک تاریخی تباہی کے ذریعہ خصل البشر علی اللہ علیہ وسلم  
کی توہین کے سلسلہ میں ملک اوس نے جو راستہ تھا کیا تو اس پر یوں  
کے وزیر اعظمی جانب سپریز نہ کر جسے چند جگہ ہے۔

”ہو ملکت، کہ ظاہر گئے، الجلی نہیں کوئی  
نشاد نہ ہو۔“ یعنی ہم خود اس کیمی کے خلاہ ہر دو کو جائز  
اور ضروری سمجھتے تاہم ہوں۔

”ہو سنکلہ ہے“ قابل غرض ہے۔ یعنی توہین، سول پر انسان کا  
احصل ویسے تو یقیناً نہادیت، کا نہوت ہے۔ میں اسکا نی جسد  
ملک لست غیر فراسد بھجا ہوا ملک ہے۔ اور خیر فاسد بھجنے پر بخوبی جائے  
تو پانچیں ہے۔ کیونکہ اس کی بخوبی، اور وہ جو از جارے وہ از  
اعلیٰ نہیں بھے سکے فہم دا حصہ، اس کی، اس نے اسکے پر علیٰ جی داد بخوبی  
کہے۔ بخوبی دنار قوم ای شد، گے بخوبی دنار قوم ہے پھر اسی مالم  
اضھار اور اس کو ہی تو خداوند بخوبی، فرشتے ہیں کہ اسہاب ایسی ہے اور  
بیتی سر ہو تھی بھی جائز اور ضروری تھے ہی اسیں ا  
آگے ارشاد ہے۔

”اس سلسلے میں عاملہ ہوتا ہی جو جو مولیٰ سنتا جس کے  
خلاف اس قدر عظیم سلطان میں کامیں ہیں اسکا ایک  
پیشہ ٹھہرے فریق کو کسی طرح اس سب ایسیں۔“ یعنی  
جو کچھ صدھر لئے، مانگی، بخاتے۔ لیکن کی بتائیں کیا اپنے

واعظی از درست علم و خبر نہیں دکھل لے کے عالم ایسے سماں توں کے لئے  
سموںی سامان عاملہ بھیتے ہیں، اور ایسے ایکجھے ہیں تو پانچیں کہتے لامگی  
۔۔۔ فی غلط بھجھے ہیں سماں اگر داعنی سماں ہوں تو ہر دوست کوں  
کے مقابلے میں ایسیں اپنائیں جائیں اسی دوست کو کیا ہے ساری دنیا اور اسکی  
ماری منای میں جو احمد، محب و رحمتے ہے۔

بات ایسی غلط ہے، تو کیون، آئندہ نہاد،۔۔۔  
”جو ہر دوست کا ہے بھت۔۔۔“ اس کا ختم مکر، پیغام  
ہیں اور یقین، تا ایسی،۔۔۔ پس،۔۔۔ جو یقین ایسی

سے سئے روؤں کے سبقاں، ہنپا اور پری جہاں کے غول کے خواجہ  
قہن ہوں گے اور پھر کو آزاد، بیگی کو حقیقی چاہیہ رہاں تھاں کے اور  
حقیقی چاہیے جو دھراوں سے دل جاتے ہے۔ اگر یہاں مقبرہ سے پورہ داری  
سے کام لے لے رہا ہیں تو وہ نکل کر جو بیٹے پورہ دل کو رکھوں ہے  
لیکن اس۔ لیکن جوں کو تو پر بھی اس تھی کہ اُنہیں پھر بھی کبھی تو پورہ  
تھے کام۔ مگر یہاں اتنی بھروسہ نہیں۔ یوں کہ جوں تھے کام اسے ہند  
اپنا سیرت نہ کر۔ معاشری پر دگر اسی وقت، تھا ہر کیا جائے جب بیٹا نے  
اقتدار اکتوبر ہیں آبادتے۔ اور یہاں سے اقتدار کو ہانگمیں سے اتنا  
شدید شق ہوا ہے کہ کم سے کم سے میں کی زندگی میں تو اس کی شدتیں  
کی اُنے کام کان نظر ہیں آتے۔

پس لے جو سکھی دستور اُنہے پورہ گرام کا لطف اٹھاتے  
اسلام اللہ جم اگلے ہم۔ اُنہیں کے بشرطیکہ کتابیتیں برداشتیں گئے۔

اگر اس کا کاشت سہارا نبود۔ کہ سڑک پر بدل دیا جاتے تو گاڑی بیٹی  
کی بیجاتے مراد آباد پنج جائے گی۔

پس سلمان الگ اپنے ذہن کا کاشاڑا بدل لیں تو سرپا  
سلمان رہتے ہوتے بھی اتنا سمجھ متریں پر پنج جائیں گے جو ہے  
کاگزیں اخیں ہیجنیاں پالپت کرتی ہے۔

آپ یہاں کا گلگریں کے روانہ اصول و نظریات اور  
غیر فرقہ اور انہیں احمد و داعیات کا ذکر کریں گے تو حلا عرض کرے گا  
کہ اخیں تھیں کہ کے بغل میں رکھ لیجھے۔ آج گلگار کا سب سے بڑا اثر طے  
اوپریں منافت ہے۔ ایسی منافت جس پر عمدگی کے ساتھ مکمل  
کی گئی ہے۔ وہ دس تک صد ہی بوداڑی کا ڈھنڈ ور پیش کیا ہے۔

اور امریکہ والے امن کے نام پر دیگر ہم بانستے ہیں جس کے جواب میں  
وہ سوس والے امن ہی کے لئے ہانڈر دینیں تیار کرنے ہیں۔ تو کا گلگر  
یعنی اسلام اور اصول و نظریات اینی ہی سسٹم میں تو سلسلہ کے قابل  
ہیں۔ یہاں لے کی گئے کہ یہ کاڑی جس لائی ہے جل، رہی ہے وہ  
کاشی اور ہردوں اور ما سکونی اُنہیں ہے گئی شیتیں ہیں جاتی۔

۵۰۴) ۵۵۶) ۵۵۷) ۵۵۸) ۵۵۹) ۵۶۰) ۵۶۱) ۵۶۲) ۵۶۳) ۵۶۴) ۵۶۵) ۵۶۶) ۵۶۷)

۵۱) حنوری شاعر ہے۔ پہنچ دوں کی مقدس کا جوں رہا۔  
اور جو ابھارت کا عربی زبان میں ترجمہ کیا ہے اسی مقصود  
لیکن کا عربی ترجمہ پہلے ہی کرنے ناچھ کوئی کیا جا چکا۔  
ایک دوسرے طبقے دوست کا خیال ہے کہ جا کے دزیر عظیم خوارہ  
کو اس بھرپور دفعہ ہو گا۔ یوں گھوڑہ نہیں کیا جائے اسی مقصود  
سے اسی فرم کی وجہ مانع ترقیات یا کی طرف رکورڈ کیا جائے ہے۔  
یہیں میں اپنے مصوبہ درست تھوڑے کاروں گاہ کا آن کا خیال ہو یعنی  
غصہ ہے۔ پہنچت ہوا ہر دن کافی غفل مدد ہیں اور پہنچنے جانتا ہے کہ  
غصہ کر دیں کے ترجیح اُریے اور چھپتے سچھے ہیں ہوتا۔ اس لئے کہ  
کہت ہوں میں کچھی مکھی کھا جو جب تک جو انسان کی عملی زندگی ہیں میں  
ٹالنے پڑتے ہے۔ جانپور رہا ان اور ہمابھارت وغیرہ تو پھر اسی کہتا ہیں  
ہیں جوں جوں نہیں کو ایسا بھرپور دفعہ ہو جاتے کہ طور پر ہمیشہ کیا گیا۔  
نوجوہ قرآن جس میں مذہب کو ہم کیوں کیوں سورہ زندگی بتایا گی ہے اس کی  
اشاعت بھی ان ملکوں میں خوب خوب ہو رہی ہے جن کے مکران جنہ  
بھاگی علماء، ذریکر، اور قرآن کے احکام بیوام تھے۔ ٹھیڈ میں  
کہت ہیں۔ ملکوں جنتے ہیں کہ جزا قرآن اور نبیت ایں اور رہائشیں کی  
القاب، خیں لے سلتے جوہ نہ اس کے احکام پر میں نہ ہو۔ اور ملے  
باڑیں نہیں کئے مانشے اور اسی ایں دیوبنی ایسی تو تھیں کافر نہ

جتنا ٹھوں معاشری پر دگرام جن سنگھ کے پاس ہے

اتنا کسی اور سیاسی پارٹی کے پاس نہیں پورا سکتا۔

اس کے بعد کون کافر ہے جو جن سنگھ کو دوست کر جائے گا۔ معاشریات یعنی آج کی دنیا کا سب سے  
دلاستے سے باز رہ سکے گا۔ معاشریات یعنی آج کی دنیا کا سب سے  
اہم قصیہ ہے اور جس نے اس قصیہ کو سچھا دیا کچھ سب سے بڑا نہیں مار  
خاں ہے۔ لیکن تقریب سنتے والے غالباً لا اکٹا اسیکر کی خرابی یا کاونڈ  
کر کیں کی وجہ سے ابھی اس تند بذب میں تھے کہ فاضل مقرر ہے  
ٹھوں کیا ہے یاٹھ۔ فاضل مقرر نے فرمایا۔

”مُرِيم کی کو اپنا ٹھوں پر دگرام نہیں تاکہ میں مجھے  
بچا کے رامعین کا دل دھل سے ہو گیا۔ وہ متظر تھے کہ  
اب چاہے میانے ایک عظیم الشان پر دگرام کا، فتنہ و ایسا ہے  
جس میں معاشریات۔ یعنی پریٹ اور پیٹھ دلوں کی بھوک دُور کیتے

اصل ہے کہ عالم مقام صدر جمیوریہ کا پاکستان و عقبہ ہے۔

”خدا مگر رسانی کے مختلف مانتے ہیں۔ ایک شخص اپنے

پسندیدہ راستہ پر چل کر خدا تک پہنچ سکتا ہے۔“

ظاہر ہیں تو ہر ذہب کو مکمل آزادی دیتا ہے میکن بحقیقت

اس سکھیت ہیں ایک فاعل شرط جوئی ہے ہے جسے چالئے زبان

سے نظاہر کیا جاتے مگر عمل سے ظاہر ہوئی ہے اور وہ یہ کہ ذہب

کو الفرادی زندگی اور نیادوت و ریاضت نکل جو دو طبقاتے۔

اس سے آئے اچھے تو زندگیں اور حکومت و اقتصاد کے محل بکھوف

اسے ایک قدم درجئے دیا جاتے۔ جو نکاراں کی اعلیٰ علم رسمی خلاف

ہے وہ حکمرانوں کو بھی انسان ہیں جھقا اور باز پرس کے قابل ٹھہراتے

اس کے نزدیک حکمرانوں کو بھی اخلاقی و آنائی قدوں کا حامل ہونا

چاہئے اور اتفاق سے جماعت اسلامی والوں نے بھی اعلیٰ تعلیم ہیش

کرنے کی حرارت کر رکھی ہے۔ لہذا ان کے لئے لوگوں کیسے زیادہ

صحیح ہو گا۔

”الحمد لله رب العالمین کی اعلیٰ تعلیم پیش کرو داصلی نہیں، تو

حصیر مکمل آزادی ہے!“ (طاویلہ بحث باقی)

کوہی گھنی ہیں کہ ان ہیں سے ایک دو بھی حصولِ تقدیم کو بہت کافی ہیں

تب ہائے پنڈت جی باوجود اپنی آزادی کی سے ذہبی کتب

کے ترجموں سے کبیدہ خاطر ہوئے واسطے نہیں بلکہ وہ بہت خوش ہوئے

کہ آپ لوگ ایڈیشن پرایڈین چھاپے جاتے اور ترجموں پر تمہارے

کے نامے بس آنکھیں رہے کہ بات ہے ایکوٹ اور الفرادی زندگی

سے آئے نزدیکے اور ذہب کے قدام سکریٹری ایٹھے دوڑ رہیں۔

”.....“ ارجوی لٹھرے۔ جناب ڈاکٹر احمد پر شادی عصایتوں کے

ایک اجتماع میں فرمایا۔

”اگر شریان حضرت علی کی صحیح تعلیمات پیش کریں تو

اپنی پوری آزادی حاصل ہے۔“

صدر جمیوریہ کا ارشاد مکنہ کی حد تک توہیت مٹھا ہے۔ مگر

سوچنے کے بعد یہ سوال دل ہیں الجھن ڈالتا ہے کہ نیصل کون کرے کا اک

مشتروں کی پیش کردہ فلم واقعی حضرت علی کی تعلیم کے مطابق ہے یہ پھر

اگر اس فیصلہ کا حق بھاری حکومت کو یادی ہماؤں کو دینا ہے تو

اس سے کہیں پہنچ رہے کہ ساری عیسائی مشتروں کو دیش نکالا دیندیعیہ

کیونکسی کے ذہب کی شی پلید کرنے سے ہتر بے کے اسے دست اندر

کر دیا جاتے۔ اور اگر یہ حق خود عیسائی بزرگوں کے لئے تسلیم ہو تو حضور

کا ”اگر مگر“ تراہاٹلے کا رہے۔ کیونکہ مشتروں کے عیسائی رہنماء

ہر حال بھی کہتے ہیں کہ وہ حضرت علی کی صحیح تعلیمات پیش کر رہے ہیں۔

اور یہی بنتے رہی۔

وہ سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ صدر جمیوریہ کی برائی

نظری کیا صرف عیسائیوں کے باشے ہے یہ اسلام بھی اس سے

فیضیاب ہو سکتے ہیں؟ یادی انظر میں اس کا جواب بخوبی دے گا

کہ کیوں نہیں؟ دستوریں سب نئے آزادی ہے اور اسلام تو برابر

لپٹے ذہب کا پرچار کریں گے۔ لیکن یہ جواب اگر اتفاقی درست

اور ایماندار انسنے تو اس لئے اس جماعت اسلامی کو جواہر اعلیٰ

پیش کرنے کے سوا اوری جرم نہیں کرتی۔ صدر جمیوریہ کے زیر صاحب

فرقہ پرست اور شکوہ اور خطراک کہا اور بحاجا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے

مناذ اور کان کو عدالت کی نیزیاں الصاف میں لوگوں کی بخواہی

ملھائی جاتی ہے۔ کیوں سی آئی ڈی اس کے بھیج پہنچی ہے؟

## بخاری شریف اردو مکمل

چنانکہ ہم نہیں ہم ہے ابھی المکتب بعد کتاب اللہ و قرآن کے

بعد سب سے زیادہ ڈیجیٹ کتاب، بخاری شریف کا اتنا مکمل اردو ترجمہ

آج تک شائع نہیں ہوا۔ یہ بھی اور نہایت مبارک کوشش ہے جو

”صحیح المطالع کو اچھی نہ کرے۔“ ابھاری کی جمع کو ۲۵۷۴

حدیثوں کا سلیمان اور قابی اعتماد ترجیب پاکیزہ طباعت و تماہیت

لچھے ذہب کا ذہب کا ذہب کا ذہب جویں دیوبند سے حاصل کر سکتے ہیں۔ تین

حصبوں پر مشتمل ہر جملی جویں قیمت حروف چوہیں پیٹے ہو۔ مجدد عرب

دریں جلد متأمیل نہیں۔ مجدد کپڑوں تین جلدیں تین روپے بحقیقت

اللہ تک بھی طلب کر سکتے ہیں۔ اس صورت ہیں فی جنہے نور و پی

قیمت ہوگی دو جلد سچے اپارہن پیٹے

مکتبہ تعلیم دیوبند (باقی)

# تین پندریں چیزیں

از ابو منظور شیخ احمد (ناند شریڈن)

والناس یہاں  
نمایکن کو کھانا کھلانا۔ سلام علیک کی اشاعت کرنا یعنی  
بکثرت مسلمانوں کو سلام کرنا اور اساتذہ بیان  
جیب لگ سو رہے ہوں۔

حضرت الحج کرم الشدید حضرت فرمایا، میرے دل میں بھی  
تین چیزوں کی محبت والی تھی تھی ہے۔  
الضریب بالقیض و الاصل و المضیف والعقوبة  
بالقیض۔

یعنی کفار کے نام تھے جیسا کہ کرنا، مہمان کے شامہ بھائی  
وزاری کرنا اور اگر بھی کے موقع میں دردستے رکھنا۔  
ضماں کرام یہ باتیں کر رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام  
تشریف لائے اور انھوں نے فرمایا یہ رسول اللہ احمد کو بھی  
تین چیزوں محبوب ہیں۔

اصل و الاحامت و شیخ السیالۃ و حجت الدلائل  
اماamt کا ادا کرنا، احتمام و مثالیت کی تبیخ کرنا اور دلائل  
کے جھٹکت کرنا۔

پھر حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی تین چیزوں کی  
محبوب ہیں۔

لسان ذاکر قلب شاکر و بیدن علی البلاعہ صابر  
دہ زبان جو بروقت ذکر کرتی رہے، وہ قلب جو بحال  
پس شکر رہے اور وہ خشم جو بھر تم کے مذاہب پر صبر کرے۔  
حضرت امام الرحمۃ رحمۃ اللہ علیہ کو جب یہ رد ایتھر ہوئی  
تو اپنے فرمایا یعنی تین چیزوں محبوب ہیں۔

مشهور حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا  
حسبت الی من دریا کے مثلث النساء و الطیب و قدرة  
میں فی السلوک۔

عظیب سے کہاں تھا رہی دنیا میں سے بیرے قلب میں  
تین چیزوں کی محبت والی تھی ہے، ایک قوت، و دوسرے خوشبو  
تیسرا نہ عاز غاز کے پاسے میں بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
خصوصیت کے ساتھ فرمایا کہ میری انکھوں کی انسٹرکشن  
ہے۔

جب سر کا گرنے، فرمایا الصدقۃ اکبر عرضی اللہ تعالیٰ  
ونہیں عرض کیا یا رسول اللہ اسمیح بھی تین چیزوں محبوب ہیں  
المظر المیث و الجلوس بین میڈیٹ و الملاقی مالی  
علیکم۔

یعنی اپ کی طرف و بکھدا، اپ کی خدمت میں ہو رہا تھا  
حاضر رہنا اور اپنا مال اپ کی خود رہات پر خسرہ کرنا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی تین  
میسر رہ جو بھائیں  
الاهم بـ المعرفـ وـ الـ نـیـ اـنـ المـ نـکـرـ وـ قولـ الحقـ

دانـ کـانـ مـلـاـ  
یعنی لوگوں کو نیک بات کا حکم کرنا، بری ہاؤں ہو رکنا  
اوہ سمجھی بات کہ اخواہ کڑوی ہی کھوں ہو ہو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہے سن کر فرمایا مجھے کیوں تین  
چیزوں محبوب ہیں۔

اطعام الطعام و انتشار الشکام و الشلوق بالکیم

بہاں اگر وہ تبا کو اپنی طرف نسبت دے جو بھی وہ بجا تی اور معرف دینا ہے اسی فرمادیا جاتا ہے کی کافی تھا لیکن دینا کو غلطیں کی طرف نسبت درکار نہ تبا اور اس کی تمام اشیاء کے سے کامل ہے نیازی وہ راست قلاہر فرمادی اور اس طرف بھی اشارہ کر دیا کہ یہ تمہاری وقایتی جیزیر کی ایک ایک جیزیر کم خان جیزیر کے ہو جائے تو اس کی کوئی جیزیر نہیں ہاں صرف تین جیزیر ہیں جو بھی ہیں اور ان سے بھی محنت کا لگاؤ قدمیاً اور ادا نہ کریں ہے بلکہ خود اس طبقاً پیاس سے یہی سے یہی سے رہیں ان جیزیر کی محنت نال دی سے۔

ان تین جیزیر ہیں ایک لا نسماں ہے، اساد (جنت) جمع کا صیغہ شاید اپنے اس سیئے استعمال فرمایا جو کہ اچکے ہاں ایک سے زائد جو دیں تھیں۔

ظاہر ہے کہ عورت مرد کی وجہ تکین ہنا کر پیدا کی جائی ہے جس کی صراحت قرآن کریم میں ایک سے زیادہ مقام پر موجود ہے اور اگر عورت نیک ہو تو وہ رحمانی و حساقی دلوں چیلیت سے تکین کا عمدہ ترین ذریعہ ہے، چنانچہ ایک حدیث میں دنیا کی بہترین مخلع اولاد اعلان کردیکے عورت دلوں کی وجہ ہے۔

دوسری عجیب چیز الطیب دلنشیجی ہے الیوب جانتے ہیں کہ خوشبو و ملاغت سکیتی موجہ فرحت و سکون ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کا استعمال ہوت رہا کہ کیا کرتے تھے اور خود آپ کے ہاں ادواری مطہرات و شوتوتیار کیا کرتے تھیں۔

تیسرا چیز الصلاۃ سے ہے مگر اس کی جیوبیت کو اپنے خصوص الفاظ میں یوں ظاہر کیا ہے کہ قسمۃ صینی فی الصلاۃ ذیسی ائمہ کی تحدیک نہ میں ہے، اسدار اور الطیب کے مقابل میں الصلاۃ کو قرۃ اسین قرار دیتے ہیں کی وہی ہے کہ نماز غادت ہے اور اصل مقصود کو ہادت ہیں ہے، اور یہ خوشبو اور عورت کی جیوبیت تودہ جن ایسے ہے کہ خود مارکے کیتے موجہ فرحت و سکون ہے، اور نیک عورت قلب کے لیے عجیب تکین اور اس طبع دلوں غادت غدا وندی میں محسن دندو گاہیں، چونکہ نہ افضل العبادات نہیں بلکہ حصہ نے

تحصیل العلوم فی طول الالیاتی و ترک التواضع والتعالی وقلب من امور الدنیا خالی۔

لیکن ماں میں علم حاصل کرنا، ایسی لور فنکی ماں کو ترک کر دینا اور اس اقبضہ ہو دنیا کے بھیروں سے خالی ہوں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نظر رایا، سے یہی لور جیزیر جیوب ہیں۔

جادوں رسول نے ردِ ضمہ و مکار مذہ تربیت نے وحیرہ و تنظیم اہل بیتہ و حسیرہ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفڑہ اطہر کی جادوی آپ، کی تربیت شریف اور آپ کے فیروز کی حاضری اور آپ کے اہل بیت کی فرث و مقتولت کرنا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا مجھے جی تین جیزیر محبوب ہیں، عشرۃ المذاہن بالتلطف و ترک الشماخوی الی الخلق فلامقتدا بوضری المتصوف۔

یعنی لوگوں کے ستم تھری کا بر تاذکرنا، لکھ کی باتوں کو ترک کر دینا اور تصوف و احسان کے طریقہ پر ہلنا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمایا مجھے جی تین جیزیر محبوب ہیں۔

متابعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الخبرات والعتبات بخطیب الاورس حاصل سلیمان دب فی سنتہ دادا سا۔

یعنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال عادمال کی پروی کرنا آپ کے دعائی اخوات سے برکات حاصل کرنا، آپ کی سنت اور آپ کے طریقہ پر ہلنا۔

(فَالْمُؤْمِنُاتُ أَذْهَلَنَّ لَذِي مُتَّلِبِي)

**تشریفات** حدیث ثوبی کی ہمارت میں سب سے پہلا نفاذیت الی ایسے جس کا ترجیح میرے دل میں محبت نالدی تھی، محبول کا صیڈ استعمال قرآن میں ہلن اشارہ ہے کہ جسے اس میں کوئی دخل نہیں ہے بلکہ جس کے قبضہ میں قلب ہے اسی سے ان جیزیر کو عجیب بنادیا ہے دوسرا نظر ہے من دنیا کہ یعنی تمہاری دنیا سے

پسند فرمایا تھا ان کو جانتے سے ادازہ ہوتا ہے کہ آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے کس درجہ عرضت اور کا ذکر تھا، یہی ندامت و جان شماری تھی جس سے آپ کو حضرت کا یاد عناء بناء یا تھا اور محبت و رفاقت کے ایسے بلند مقام پر ہوتی تھی اور ایسا کہ خود حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ کا ذکر خیر بڑی العذالت فرمایا ہے:-

**أَلَا تَشْكُرُونَهُ فَقَدْ نَصَرَ اللَّهُ أَذْخَرَهُ الَّذِي بَرَى  
كُفَّارُهُ لَا فِي إِثْنَيْنِ إِذْ هُوَ فِي الْقَارِبِ إِذْ يَقُولُ لِعَاصِمِهِ لَا كُفَّارُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مُحْكَمٌ**

الرَّقْمُ مُحَمَّدُ کی اعادہ کرو تو اس سے کیا جائیے

خواستہ ان کی روتوں ناڈک مو قریر بھی

کیا ہے جب انسین کا فرسٹ سے اپنا

لبی سے بکال دیا تھا اور وہ مرف

ایک رفیق کے ہمراہ رہ گئے تھے

اس وقت وہ دلوں غاریں

تھے اور ملٹا پنے ساتھیوں سے

کہہ ہے تھے کہ میں ڈبو جوک

اللہ ہمارے ساتھی ہے۔

یہ وقت تھا جب حضور کے

قل کا منصور پہلی بڑی کھانا تھا اور آپ

باذن انہی مدتیں اکابر کے ہمراہ مکمل

خاص طور پر لطف اندوز ہوئی ایسا

باذن انہی مدتیں اکابر کے ہمراہ مکمل

سے مکمل ہوتے تھے، شہب کی تاریخوں میں جب

یہ روشن حضرت میں کھڑے ہوئے تو حضرت ابو جہر فرنہ حضور کو

سچے کندھ پر اٹھا لیا اور خود بخوس کے میں ملا شروع کیا تاکہ کفار

صح کو حضور کے نقش قدم پر تعاقب نکریں اور خود ان کا اپنا نقش

قدم بھاگا نہیں، آپ کی دو ہنگی تھی کہ حضرت سے رحمی اللہ تعالیٰ

آپ سے اکثر کہا کرتے تھے کہ ابو جہر بربری تمام یہ کیاں نیلواد اپنی

ایک یونکی بھے دید۔

بھر جب فارغ اور بکیجھے ہوئے تو اس میں داخل ہونے سے پہلے

آپ نے حضور سے عرض کیا کہ اب بہتر کرمان باب اٹا لے جائیں

و خلیل برداشت کریں، میرزا افسوس کے ابو قاسم کے ہاتھوں طرف سے

بھتی اکھوں کی ٹھنڈک سماں میں نشہ ارادی ہے۔

بھہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نمازیں کوئی دیکھنے کی

چیز تو ہے نہیں پھر نماز کو اکھوں کی ٹھنڈک کہنے کے کیا ہی؟

حدیث جیسے اس سوال کا بہترین جواب ہے، اس حدیث

میں حضرت جبریل کے سوال پر سرکار نے "الحسان" کی تعریف

فرمائی ہے آپ کے الفاظ ہیں کہ اتنے تعبد اللہ کا نہ کانہ

تعبد دان لد تکن ترا ہے فاتحہ یہاں پر ایسے احسان ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی یادیت اس طرح کی جائے گی اس کو دھرم بے

او را کر تو اس کو زیبی دیکھے تب بھی وہ بھکو دیکھتا ہی سہے، ظاہر

ہے کہ اگر کسی کو نمازیں و درجہ حاصل ہو جائیں

کہ اس کا معبدو اس کے سامنے ہے شاہ ولی اللہ علیہ شہادت کتاب

## حَجَّةُ اللَّهِ الْبَاهِيَةُ

س

سلیس اور در ترجیح

از علاس بوجہ علیق حقانی، جسے از محمد اسالم الحنفی ایسی صورت

طیہ کم کو جب کوئی پڑھتا فی

دوش سلوپی کیسا تھے سن چھا بھے، کھانی، پھانی، کافد سبھے حواری

لاری ہوئی تھی قوام فدائیار

و دھقون ہوئیں مکن۔ مکن مکمل کی قیمت میں روشنی پر

پیٹے مکڑے ہو جاتے تھے

(اس سے مکن کی قیمت اخخار ہے تو پہلے پیٹھیا اسے

ناؤں ناڑ کا دہ کیف جس سے اکھیں

منیجہ ملکتہ تھیں دیوبند دہلہ،

خاں طور پر لطف اندوز ہوئی ایسا

منیجہ ملکتہ تھیں دیوبند دہلہ،

پر لیٹا کی کو در کرے جو خارجی اسماں کی بنا پر

بیش آگئی ہے اور چونکہ عبادت کا نقطہ اکھوں کے

ساتھی ہے اس نے اسکا لواب بیان کرتے ہوئے قرآن میں

ارشاد ہوئی ہے۔ فیلا حلم فلسفہ ما الخفی اہم من فرہ

اچیں، یعنی کسی شخص کو یہ نہیں مسلم کر اس کی اکھوں کو خوش

کرنے اور سہن دار کرنے کیلئے کیا کیا سامان مہیا کیا گیا ہے۔

مطلوب یہ ہے کہ جو لوگ ہماری عبادت اس طرح کرتے ہیں

تو یاد ہے ہر کو دیکھ رہے ہیں، یہم ان کو ابھر بھی ایسا دیں گے

جس سے اگئی اکھوں میں اسال بھجا جائیں گے۔

مترقب اکابر رحمی اللہ تعالیٰ نہیں تھیں ہیزز و گوازی نہیں

مترقب اکابر رحمی اللہ تعالیٰ نہیں تھیں ہیزز و گوازی نہیں

صرف راست کے اہمیتی حصہ سی قدر نے امام فرمائی تھی، پھر  
تمام لائات میاز اور کتابی بین شوں نہیں تھے، بلسا اوقات دو کھوئیں  
سارا قرآن مشاریقِ حرم کر دیتے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ سے نوچ کوہ فرمایا اسکے آپ کے  
دھماک میں ٹھوٹیست کافر بوجہ عامل تھے؛ آپ کی غشیرتی کا جو  
تقریب اُنقل تھے، جہاں فزاری بھی آپ کا نایاب رصف تھے  
گری اور پھر عرب کی گزی میں روز و رنگ کو پسند کرنا اس بات پر  
ڈال دلت کرتا تھے کہ آپ فرماتے دیدھر صابر و ٹھانہ اس ان گھوڑے  
حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی پروردیدیہ چیزوں  
میں اظہار عالم کو سے مقدم کیا ہے اور فتاہ بر سے کہ کو  
جیب وہ خود ایک بہت بڑی رحمت کے اینیں یہی کوہہ اسے  
کیوں نہ پسند فرمائیں۔

یہ امانت ایک ایسی بھتی کی طرف متعلق ہوئی تھی اس پتے  
تو اپنے غصروں اور دشمنوں تک کی رہا۔ میں "این" کہاں لی  
رسویں این نے یہ امانت اپنے بیرونی وون کی طرف متعلق فرمائی  
اور ایمان و امانت کو یہ مرشد فرمادیا، یہاں تو آپ کا ارشاد  
ہے کہ:-

کلام ملن لے امانت ملے (جس میں امانت ہے اس  
اس میں ایمان ہے) اس میں امانت ملے (جس میں امانت ہے اس میں  
امانت ہے)۔

حسین میں کی وہ سری پست نیزہ جیزی تعلیمِ اسلام سے  
جو نکرے جیز خود اُن کے منصب سے بھی خلقِ رحمتی ہے اس لیے  
حسین لا رام اس جیز سے محبت ہوئی جا سہیئے، مگر ان کی منصالۃ  
یعنی بیعام رسانی کا تعلق خدا اور موسیٰ رسول اللہ علیہ السلام کے  
وہ عیان تک اس دعویٰ اور جنہوں اور کی رسالت کا فذالت اس  
کے بعد ہے اس لیے بیعام رسانی کے متعلق اپنے دشمنوں سے  
خدا کا تنبیہی خطاب دیکھئے، ارشاد ہوتا ہے:-

یا ایعا ارس رسول ملئ عالم اذل المیث من سر بیٹ  
خان لہ لفعلن فدا لاغفت، رسالۃ.

و اسکے خیر اُو کچھ تمہارے رب کی طرف سے پیر بائز  
کیا گیا ہے وہ دو گوں تک پہنچا دو، اگر تم نے ایسا کیا تو اس کی  
بیکھری کا حق ادا کیا۔

دان کی، تمام سوراخوں کو مند کی بہن بیٹ کو بھی سوہنے خون کو  
اسی پتھر کی پڑیں اپنی کوئی اگرست کرنا چاہیجی اور سوراخ باقی رہے تھے  
تھیں پتھر دو تو اس پہنچا اسی رکھ دیتے اور پھر جو دو گواہ ایڑی، خوفزدہ  
الله اکثر یہ سلسلے اور حضرت الائکر کے دو گوارہ سرہنگرا امام  
شرایا۔

اس دو ران میں کمی زبردستیہ والوں نے حضرت ابوکعبیہ کے  
بیہر کو گاث دیا جس سے آپ کا سخت تکلیف ہوئی مگر خذل کے  
اگر میں خصلت پرستے کے خلاف سے اپنے لئے پیر کو رکن میں  
نہ دی، جب آپ کے امور خود کے بیہر اور پتے آجھنور والے  
ایڈر دیا فنت حال کی۔ آپ نے حال عرض کیا، سرکار نے اپنا  
لئا برابر دین اس خیل پر تکادیا، میں سے ایسی تکلیف درد پہنچی  
بھی رفات حقی جس سے آپ کو بعد اسقاں بھی حضور کا تقریب  
حاصل رہا اور آپ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارکہ کے  
بہلوں ۲۱ ہیچ دفن کیا گیا کہ آپ کا سر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے شانکے برابر تھا اور آپ کے لفاق مال کا یہ حال تھا کہ  
خود اکھرست صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "ہمارے ساتھ جسے  
بھی سلوک کیا ہے اس کا بدلہ دیدیا، لیکن ابوکعبیہ کے سلاں  
کا ہم سے بدلہ نہ ہو سکا، قیامت کے وہ خود خدمتے تعالیٰ  
میری طرف سے ان کے سلوک کا بدلہ دے گا" حقیقت  
میں جو کوئی کسے مال میں اتنا فائدہ نہ پہنچایا ہے اسے ابوکعبیہ کے  
مال نہ ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جو کچھ فرمایا ہے  
اس کو سمجھنے کیلئے خود آپ کے وہ سالہ درجہ افت و حکومت کا  
مطابعہ کافی ہے، آپ نے اسلامی حکومت و حکومت کا ایسا  
بہترین نکوہ پیش فرمایا ہے کہ اس دوسری تاریخ کی ایک ایک  
نظر امری المعرفت اپنی عن المکار و حق پرستی و راستت گوئی کے  
ذرے سے متور ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو کچھ فرمایا ہو وہ اس کی  
زندگی اس کی آئیست وار تھی، اسی کی بودھ سخا، حق دین، فقر و سکھی  
و امام تھی، جیش مدد و کھانا اور دوں کو حملات کے ادویہ و مسکر کے افسوسوں  
کے تین سے روپی نکھانے، روات کی میازوں کا یہ حال بھاکر

اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یہود مدد و امن اعلیٰ صفت ہے جو کو  
درستہ تک پسند کرنے ہیں۔

حضرت جبریلؑ نے اللہ تعالیٰ کی تین سبوبیتیں جیزوں کی  
جو بسردی ہے اس میں یہ جیز فسان ڈاکتی ہے جسی  
ذکر کرنے والی زبان انقران ہے، عایجا اللہ تعالیٰ نے ذکر کرنے  
کا حکم دیا ہے، مثلاً فرمایا ہے:-

يَا اَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ اَمْنُوا اَذْكُرْ لِلَّهِ مَا فِي الْعُنُوفِ

وَمَا لَأُولُو الْلَّهِ كَاتِبُوكُمْ ذَكْرَ كَيْلَوْنَ

اکٹ اور جگہ پر ہے:-

وَإِذَا حَمِلَ الْمُرْسَلُونَ اَذْكُرْ لِلَّهِ مَا لَفَعُولُونَ

واللہ کا بکثرت ذکر کرتے ہو شاید کہم فلاخ پاؤ

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

فَإِذَا كُرْتُ فِي اَذْكُرْ كَرْكَحَ

وَتَمِيرَذَ كَرْدَ مِيْنَ مُقْبِنَ يَاوَ كَرْدَنَ گَا

پھر اس ارشاد کی وضاحت قدسی موجود ہے

کہ حضرت حق نے فرمایا:-

اُن ذکر تینی فی القیامت ذکر تلخ فی نفسی

و ان ذکر تینی فی مکام ذکر تلخ فی ملائک خیر منهج

و اگر تو جھکو اپنے دل میں یاد کرے گا تو اس کی تکون

اپنے جی میں یاد کروں گا، اور اگر تو جھکو کسی جماعت میں یاد کروں

یاد کرے گا تو میں جھکو اسی جماعت میں یاد کروں گا اور تیرا ذکر

ایسی جماعت کے رو رکروں گا جو اس جماعت سے تہریک کو

جس میں تو نے جھکو یا دیکھا، مطلب یہ ہے کہ جو نہ ہیں

خیزی فلکر یا دیکھ کر تابے ہوں جیسی اس کے ساتھ اجر و ثواب کا

معاشر خیزی طور پر کیا کریتے ہیں اور جو سدھہ اس انسان کی جماعت

میں ہے ماڑا ذکر کیا کرتا ہے ہم اس کا تذکرہ ملائک کی جماعت میں

کیا کریتے ہیں اور وہ ملائک کی جماعت انسان کی جماعت افضل ہے

و دمری جزئی ٹلب ہاکھر یعنی شکر گزار ذل، شکر کے

اصل معنی اقتراض نہتے احسان مندی کے ہیں، لیکن یہ اسی

صورت میں ہے جیکہ شکر بندھے کی طرف سے اللہ کی جماعت

ہو رہے جب الشکر طرف متے بندھے کی جانب پر تو اسکے معنی

بھروسہ ذمہ اپنے کے بعد کب کی امانت کی طرف

لائق ہوتی ہے، ارشاد ہے:-

وَكَلَّا لِي أَنْ يَعْلَمَنَا كَمَا أَنْتَ وَسَطَاطِنَكَ لِوَاسْطَافِنَا

فَلِي الْمُتَّاهِنِ وَكَيْوَنَ الْمُرْسَلِنَ عَلَيْكُمْ شَهَادَةٌ

وَادِرَ اسْمِ طَرْجِ هَمٍ لِيَهُمْ إِنْكَارٌ وَسَطَطِنَا يَا هُنَّ

ثَالِكُمْ دِيَنَكَ لَوْكُو بِرْ كُوادِهِ سَوْلَ تَبَرُّ كُوادِهِ هَبَرُ

اس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس امانت کے لئے خدا تعالیٰ، راست رذی، حملات اور حق

پرستی کی دعوہ شہادت بنے اسی طرح اس امانت کو ہم تمام خدا

کے لیے زندہ شہادت بننا چاہیے، نیز جس طرح خدا کی

ہدایت پیچاہنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا تعالیٰ

بڑی محنت کیجی ہو اگر وہ اس میں خدا تعالیٰ بھی کرتے تو

خدا کے پاں باعوذ ہاتے اسی طرح دنیا کے عالم انسانوں

تک اس پداشت کے پہنچانے کی نہایت محنت خدا تعالیٰ

امانت مسلمہ پر فائدہ ہوتی ہے، اگرچہ امانت خدا کی بدلات میں

ذاقی اس بات کی شہادت مدوے سے کہ تیری پداشت

جو تیرے رسول کے ذریعہ صحیح پرے ہندوں تک

پہنچا دینے میں کوئی کوتاہی نہیں کی گئی تو یہ پیشہ ملی طبع

پڑھی جائے گی۔

حضرت جبریلؑ کی تسلیم پسندیدہ جیز جلیل اکین

ہے، اغصونؑ کے ارشادات کا شیخ گرنے سے حلیم ہوتا ہے

کہ آپسے اہلی کی صحبت و معیت سے بیزاری و کنارہ کی

کی تعلیم دی ہے مثلاً فرمایا ہے:-

عَالِمَةُ اَيُّا نَ وَهْلَهُ اَسْنَهَ اَكَا هَنْتَ.

ذاسے عائشہؑ اہلیت کے ساتھ اٹھنے میٹھنے سے بچو

بہ طلاق اسی سلسلے اور زہنی سہن کی ترقیب دلائی جو یہاں تک

کر سکیں کی عالمت میں زندہ رہتے، اسی حالت میں فرستے اور

سماکین کے زمزہ میں قیامت کے روز اٹھنے کی دعاں کی فرمائی

ہے، اگرچہ حضرت جبریلؑ انسانی صحبت و میت کی ضرورت

ہے مخفی پر جو حرب المساکین کو پسندیدہ قرار دیکھا اپنے

اس سے معلوم ہوا کہ ہن ربان سے کلمات شکر ادا کرنا کافی نہیں ہے بلکہ سب سے پہلے قلب کو شکر کے جذبات سے مغمور ہونا چاہیے، پھر اسیں جذبات کا الہام اگر ربان تو کیا جائے تو وہ سچا اہم مناسب ہے۔ ملا دادِ ان میں سے کہی انسان کو احسانِ مدنی خدمات کی بندستے اس کی نہاد میں بجا لائیں اللہ کے دل کے احتراف اور ملن کے ثابت سے مکروہ بھروسی رسمیت پڑا تو جس کا نام "شکر" ہے اور جس کے پردے میں اللہ تعالیٰ ہی شکر کرتا ہے۔

خدال تعالیٰ کی پسندیدہ جیزروں میں تیسری چیز بسیار  
علی الہ بخوصا بایر ہے لئنی المابدن حج بلا اسما زما لیش میں صبر  
کرتا ہے،

اللہ تعالیٰ اسی باروں پر خود تنگی کی، امرِ حق عالم کا لیف  
حوادث و مصائب کی مختلف طکلوں میں آدائش نازل کیا کرتا ہے  
اور ایک بندہ مومن کے سامنے خود رہی ہے کہ ان تمام حالات  
میں اپنے بدن کو مادر شکر یا انتک کو کوئی مکرہ خدایت  
اس کے سخن سے نہ لٹکتے ہے۔

انیار کے حالات میں اُن تباہے کہ حضرت ابو یوب علیہ السلام  
کو ایک سخت چلدری بیماری ہو گئی تھی اور ان کا جسم سرسے پاؤں تک  
پھولوں سے بھر گیا تھا، اسی حالت میں انہوں نے کوئی شکر کو  
یا شکریات کا کلمہ ربان سے نہیں نکالا، جب دعا بھی کی تو یہ کہا  
سرپ اتنی مستحبۃ الضرر و انتہا حتماً الماحین۔

خدا یا مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو احمد الامین سے،  
اس دعا کے خصر الفاظ میں اپ اسماً صابر و قادر  
مکھانی دیتے ہیں، چنانچہ اللہ فرمائے ان کی وفا قبل کر کے ان کی  
لکھیت ذر کر دیتا ہے اور انہیں ان الفاظ میں لواتا ہے  
اُن وحد نام حاصب اُن غضا العبد اُن اُن اقباہ  
درم نے اسے مارپا یا بہترین بندہ تھا، پسکہ وہ بت  
رجوع کریں لا امما

ایک بزرگ علیہ لا حاشد فرماتے ہیں:-

یعنی اپنے ایک جذبی کو دیکھا تو ہذا مکار ہوتے ہے اور حا  
او، اپا بیع ہو گیا تھا، پسکہ قلب کی صفت بیان کی گئی ہے کو

احترافِ نعمت نہیں بلکہ احترافِ خدمت، احسانِ مدنی نہیں  
بلکہ مددِ مدنی کے ہو ستے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت  
شکر کی فرمائی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
قدر داں ہے، اس کے ہاں ناقدِ دشنه اسی نہیں ہے، حتیٰ  
اُنہوں نیز خدمات کی بندستے اس کی نہاد میں بجا لائیں اللہ کے  
ہاں ان کی قدر دکھاتے ہے، کسی کی خدماتِ عملِ دانہام سے خروج  
نہیں رہتیں بلکہ وہ نہایت نیا اٹھی کے ساتھ ہر شمشش کا اس کی  
خدمت سے لیا وادہ ملدا رہتا ہے اور جو کچھ کیا ہے اس کی قدر  
اس کے مرقبہ سے نہ ہو کر تو اسے ہو گئے اللہ تعالیٰ خود فدا کرے  
اس سے لیے دہ، اپنے بندوں کے اندھر کر کی صفت دیکھتا  
ہے اسکے قرآن میں ہے اُن دو

وَأَنْشَكَرْهُ فِي الْمَلَائِكَةِ كَتَمِّاً لَهُ تَعْذِيْدَ دُوْنَ  
تَعْظِيْمِ الْأَكْرَمِ فَلَمَّا كَرِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
إِيمَانَهُ كَرِمَهُ تَعْظِيْمَهُ مِنْ أَرْشَادِهِ عَلَيْهِ  
بِهِمْ تَعْلَقَ الْأَرْزَاقُ لَهُمْ

ایک اور جگہ ارشاد ہے:-  
مَا يَعْلَمُ اللَّهُ بِعْدَهُ بَعْدَهُ أَنْشَكَرْهُ تَعْظِيْمَ  
وَالْأَنْتَهِيَّنَ عِذَابَهُ بِعْدَهُ كَرِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَرِمَهُ تَعْظِيْمَهُ  
أَوْ إِيمَانَهُ لَأَدَمَ

اس سے بھی بیان اور شکر کے ہاں اسی تعلق پر روشنی ہے تھی  
ہے، بلکہ یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ زوالِ عذاب کا اصل سبب  
یہ چون شکر گزاری ہے وہ داکرِ حکمِ اللہ کرتے ہوں تو خدا اس کو خدا  
کوئی عذاب نہیں، شکر اور تا شکری مکار نسلی کو دا طبع کرتے  
ہوئے ایک اور مقام پر روا کر لیا گیا ہے کہ:-  
لَكِنْ هَكَرْهُ تَمْلَأُ الْأَرْضَ دَنْكَهُ وَلَكِنْ بَقْرَهُ مُشْفَ

اَنْ قَدَّاً لِيَ الْمُشَدِّدُ میں:-  
دَأْكَرْمَ شکر کر دو میں تھیں لوادہ دوں یا اور اگر نا شکری  
گر تو وادہ کوہ میرا اُندا جب بہت سخت ہے:-

پھر شکر کی صفت کا الہام اسی لفظ سے ہوتا ہے جو اس  
نے اپنی پسندیدہ جیزروں کے ذریں استعمال فرمایا ہے۔  
یعنی قلب شاکر شکر یا شاکر قلب کی صفت بیان کی گئی ہے

اپ نے جواب دیا کہ اگر میں بھونا ہوں تو مہدہ خدا کا کسی طرح اہل  
خوبی اور سکتا کیوں نہ جھونا اور اس احتیاط میں سکتا، اس پر غلط

نے اپ کو قید کر دیا اور اپ تا جھات قید خواہی میں رہتے،  
اپ کے علم و فضل کی وجہ سے خدا اپ کے بہت سے اساتذہ

و مدرسوں کو اپ سے استفادہ کرنے کی ترغیب ملا تے لیکن  
خود اپ اپنے استاد حضرت مقام کا اس درجہ احترام کیسے کر کے

بیٹھتی ان کے مکان کی طرف اپ نے پاؤں میں جھین پھینکا  
کہ میرا دار بھی استاد کی سی اور بھی میرا شمار نہیں

امروز دنیا سے اپنے کا قلب بستر ج فلی عطا اسکا اندازہ  
اس طرح ہو سکتے ہے کہ اپ کی جاگرت نہایت وسیع تھی اور انہوں

کا لین و میں تھوا، میکن دنیوی جاہ و عزت کو انتہائی حفظ کرتے اور  
اہل دنیا سے ہمیشہ محترم رہتے۔

ایک مرتبہ کو اپ کے گورنمنٹ اپ سے بہاجت کہا  
کہ اپ کی کوئی بھی میسکر پاں قدم بخوبی فرمائیں تو میرا حسان ہو گا

اپ نے جواب دیا کہ میں تم سے بخوبی کر کیا کہ دن کا، تمہارے  
پاس جو زرد مال سے بخوبی کوئی عرض اسکی وجہ سے نہیں، اور میرے  
پاس جو دلت سے بخوبی علم وہ ہر لمحے اور ذرا کمکی میں وہ  
حفوظ ہے۔

ایک مرتبہ اپ نے کسی نہیں کی تعلیم عرض اسکی وجہ سے  
دیا سمت کی وجہ سے کی تو اس کے لئے اسے بخوبی میں اپنی میسیوں  
مرتبہ ستر آن بجید قسم کیا۔

حضرت امام ماکث نے جو کچھ فرمایا، اپ کی زندگی بالکل  
اسی کے مطابق تھی، اپنے زندگی بصرہ بنہ منورہ میں حضورؐ کے حوار  
مبارک میں رہے اور بیتکری مدد یار ہو گیر فرودت کے مدینہ  
سے باہر قدم نہ کھانا، ایک مرتبہ ہارون الرشید سے اپ سے  
درخواست کی کہ فخر خلافت میں قدم بخوبی فرمائیں شزادوں کو اسلام

حدیث پڑھائیں، اپ نے جواب دیا کہ پیاسا کنوں کے پاس  
خود جایا کرنا سہی، کوئی پیاس سے کسکے پاس نہیں جاتا، لگو جیسیں

علم کی طلب ہے تو شہزادوں کو خود میرے حلقہ میں رہ سیں  
اسے کا حکم دو، علاوہ اوری علم تمہارے ہی گھر سے ملا رہے اگر

تم اس کی عزت د کر دے گے تو وہ کیوں نہ خود عزت پا سکتا ہے۔

خون آکو دہ کزو یا تھا اسی حالت میں میں نے اس کے ہوت  
بیٹھنے کیکو اور قریب ہما کر کان لگائے تو وہ کہہ رہا تھا، اسیکر  
مولانا تو خوب جانتا ہے کہ اگر تو میرا کو شہزادیوں سے کافی  
وہ مسحور ہی نہیں ہوں کوئوں سے چیز سے تو بھی تیری محبت ای  
بر عینی، پس تو میرے ساتھ جو چاہے کرے۔

حضرت امام ابو حیان فرمائے ہے جن چیزوں کو اپنی بندی  
چیزوں قرار دیا ہے خون کی زندگی اس کی شاہزادیوں سے  
تحصیل الحکم کا یہ حال تھا کہ آپ کے ساتھ کی تھوڑا سکردن سے  
تھا وہ بے اور انہیں فام خلائق کی فرود توں سے تخلیا ہے  
تھا چل کر حلم فقہ کو ترجیح دی اور اس فن کے امام اعظم ہو گئے  
لیکن علم ادب، علم تفسیر، علم حدیث، علم کلام اور حدیثہ تمام  
علوم میں اپ کو کمال تحریک حاصل تھا، بیہاں تک کہ اپ کے  
اساتذہ بھی اپ کا اس فتداد اور احترام کرنے تھے کہ وہو کو  
تجھب ہوتا تھا، ملک اکثر تو اپ کے بیٹے تھیں اور انہیں بھوتے  
اہل اپ کو اپنے برادر بھاگتے۔

ملا وہ اور میں وہ مدرس کو اپ سے استفادہ کر سکی  
ترغیب ملستہ، اپنے خود فرمایا ہے کہ میں نے ایک  
ناتھا اپ میں دیکھا کہ میں حضرت مسیح فردوں اعلیٰ اللہ علیہ وسلم  
کی حمد بارک سے اپ کی بڈیاں سیست، بھاٹھیں اور بعض کو  
بعض سے جو کار کے اپنے پاس اٹھا کر تجاہا تاہوں، میں اسکی  
دہشت سے چاہی پڑا اور سخت پر لیٹاں ہوا کہ خدا جانتے  
اس خواب کی تعبیر کیا ہو، میں نے اس کا ذکر ابن سیرین  
صحابی سے کیا تو انہوں نے فرمایا اس میں مکہ رہتی کو کوئی  
بات نہیں، یہ تو خوش شبیری ہے کہ مسیح فردوں اللہ علیہ وسلم کے  
علم اور اپ کی سختی سے حفظ مولیٰ میں اس درجہ کوئی خیز  
کو حدیث صحیح کو حدیث معمم سے جدا کر سکو۔

حضرت امام ابو حیان فرمائے کہ ترکی تھا علم وال تعالیٰ دینی برائی  
اہل فخر کی باقیں کو ترک کر دینا، کا اندازہ صرف اس ایک  
مشہور و اندھے ہو سکا ہے کہ ملیحہ میسر رہے اپنے کے بیٹے  
خدا کا ہمہ دہ خوبی کیا تو اپ نے اعلاء کیا اور فرمایا کہ میں اسکا  
اہل ہوں، غلیظ نے خبیث اس ہو کر کہا کہ اپ جھوٹے ہوں

کراس کے مالک تھے وہ بھی کن لوگوں میں تکمیل کرنے کی وجہ  
بھی ہے، عرض کیا گیا کہ اس سے کہو تو اسے "مال بیز کار  
اور دلیشوس میں تکمیل کیا جائے"۔

اپنے فرمایا تب تو اس کا لینا پڑے پسجا تھیں  
کوئی نہیں پر بیز کار دستی خوبی ہوں۔

یک اور اتفاق ہے کہ ایک مردہ اپنے صفا سے کوئی معلم  
آئے تو اپ کے پاس دش بزرگ دینا رہتا تھا، لوگوں نے شورہ  
ویا کہ اپ اس روپ پر ہے کہی جاتا تھا وہ خسرو پریس، یکو اپنے  
شہر ہیں داخل ہونے سے پہلے ایک مدد قیام کیا اور زیر زمین پر  
ان دشیوں کا چیر بگادیا، پھر جو شخص اس اپ اسے شفی بھر کر  
دیتے وہاں تک کہٹھر کی تباہ کے وقت مکا کچھواقی دریا  
کا ہر سے کر پیدا وہ تصور فہیں ہے جو حاضر ان تھیں  
سے مختلف کوئی چیز ہے، مگر بعد میں کہاں لوگوں میں ایسے  
عقیدہ ان اور طریقوں پر اس لفظ کا استعمال کیا گیا کہ تصور

اسلام دھاہرست کا ایک مخوب تکریب گیا۔

حضرت امام احمد بن حنبل اکرم کے اخبار و اثاثتے  
ایجی فتحی داشتگی کا جو اظہار فرمایا ہے اسی کا تبیر تھا کہ اپنے  
ایسی صدیں اتنی حدیثیں جس کی تھیں جن کو اس وقت تک کسی  
سے صحیح تھیں کہا جائے۔

ایپ نے علم حدیث میں وہ کمال پیدا کیا تھا کہ اس اثاثتے  
کہہاست تھے، چنانچہ اس تک اہل حدیث ملدا، اب کی فقرہ کو  
دوسری فتوحوں کے مقابلہ میں قرآن و حدیث کے بہت  
مزیداً تحریر پہنچاتے ہیں۔

## الوارثیوں

ترجمہ

## ضیاء القلوب

حضرت حاجی امداد اللہ عزیز اللہ علیہ، ذکر و شفیع، اور دلیل بھر طرفت  
پر ایک شہور کی تباہ اپنے اپنی تھیں وقت ۱۷۰۰ء۔

## مکتبہ تحقیقی دیوبندی

پاہلے خلیفہ کو حکم دیا تھا کہ شہزادے مدینہ متورہ حاضر  
جنوں اور امام صاحبہ کی خدمت میں بکھر سے حکم کریں، حضرت  
امام کے اٹھیں میں بکھر سے حکم کریں میں سوارہ ہو کر کہ خلیفہ  
نے خاصے پر اپنی بارہ دکر کرتے تھے، فرماتے تھے تھیں زین  
میں بھی کریم صیست اللہ علیہ وسلم کا حسیم جبار کو فن ہے، پھر حشام  
آپ ہے کہیں اس کو جانلوں سے کہوں ہے وہ دو دو دوں

حدیبیہ پر اپنی بارہ دکر کرتے تھے، حضرت آپ نے کام عمرہ بینہ تھوڑے کے  
اندر تھا سے حاجت ہیں کی، بوقت خود روت شہر سے باہر  
بہت ودھ مل جائتے، آپ نے دینہ ہی میں انتقال پسرا یا اور  
جنت البیعیں و فن ہے۔

حضرت امام شافعی کی تین محبوب حضرت میں سے پہلی  
حضرت میں کیسا تھا فری کا ہر تاذ" یہ وہ اصل حقوق اصحاب کا  
لازما ہے، دوسری حضرت "حکیف کی باقب کو جو کہو تو" ہے  
یہ اس سے مزدودی ہے کہ تکلف کی باقب سے ادھی جناوی و ندی  
گوارنے کا فادی بھاگتا ہے اور اہمیت آئندہ اس کا افسوس دی  
کرواد اور دار کا بوجہ بر قاب ہو جاتا ہے، تیسرا چھرے  
"تصوف کے طریق یہ چینا" اس ارشاد سے یہ بات واضح ہوئی  
ہے کہ لفاظ "تصوف" اس نہ مسمی میں مردی یوچکا تھا اور میر  
اسی چیز کا دوسرانام تھا جسے قرآن و حدیث کی اصطلاح میں "حیثی  
اخلاق"، "زکریہ و غیرہ کہا گیا ہے، ورنہ اگر تھوف کسی غیر انسانی  
یا اتم اصلی چیز کا نام ہوتا تو امام شافعی یہی عالم سے یہ مکن تھا  
کہ اس کا نام لکھاں طریق کی اصطیاد کو دیتی محبوب حضرت قرار دیتے  
لیکن افسوس ہے کہ احمد کے زمانے میں عجیب چیزیں محبوب طریقوں  
او عقیدوں پر تصور کا اطلاق کیا گی یہاں تک کہ تصور بد نام  
ہو کر رہ گی۔

حضرت امام شافعی رہ کی دنگی میں اتنا اطلاق تھا  
کی ہمہ تھی مثالیں ہیں، مثلاً: ایک مرتبہ کسی نے کام خلک کے  
چاواروں میں تقسیم کرنے کے لئے کچھ دیر ہے، امام صاحب  
بھی چاں سوچ دیتے، جب آپس کو دیا جائیں تھا تو آپ نے پوچھا

# اسلامی حکومت کے والیان اور امراء

امیر مولانا ابو محمد امام الدین امیرگری

اور آخرت کی بازی پر اس سے ڈرنے والے بھتے ہیں۔ اس کے مددو  
اختیار میں ہے لگ بدل و انصاف کا انتظام پر تابع۔ دراصل و  
النصاف کی کوئی قیمت مقرر نہیں ہوتی۔ کاشت کے توں فیصلہ ہوتا ہے  
اور شخص کو اس کا حق مل جاتا ہے۔ ایک اتنی اور دریورہ گر کو بھی اور  
ایک کرڈ ٹپی اور الیوان نہیں کو بھی۔

غیر اسلامی حکومت کیسی ہی بلند اخلاق ہو اور اس کے آئینے  
تو ائین کئے ہی پاکیزہ ہوں وہ بہر حال انسان آئین و قوانین ہوتے  
ہیں، ان کی پشت پر صرف قوم و دولت کا تقدیم و احترام ہوتا ہے۔  
اسلامی حکومت کے آئین و قوانین خدا اور رسول کے آئین و قوانین  
ہوتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان کے احترام و تقدیم کی گرد کوچھی نہیں  
آئین و قوانین پسند پہنچ سکتے۔

وہ تاریخیں جیسے ہے مدد و انصاف کو بڑی ہی اہمیت دی ہے  
ایک نہایت جامیں آیت ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْمُنَاهَدَةِ وَمَا يَنْهَا كُرْبَلَاءُ  
وَالْجَنَاحَيْنِ وَإِيمَانَهُمْ بِإِشْكَاعِ  
ذِي الْقُلُوبِ وَمِنْهُمْ عَنْ  
الْفَحْشَاءِ وَمَا تَنْهَا كُرْبَلَاءُ  
سَاقَهُمْ سُلْكَ وَأَشْبَهُ  
لَعْنَلَمَرْتَدَ تَرْدَ وَرَدَ -  
بیجانی کی باقیوں کی ہر طرح کی جگہ ایک  
دیکھ سودہ نہیں (۱۲) سے اور ہر طرح کی برا بیجوں سے اور نلموں  
زیادتی کے کاموں سے وہ تحسین صحت  
کرتے ہیں تاکہ جو اور نصیحت پکڑے۔

عداوت اور شہنشی کا مذہب تباہت تقدم انسانوں کو بھی جلوہ  
حق و انصاف سے دور ہبادیا کرتا ہے۔ اس لئے خدا جو نظرت انسان

**عدل و انصاف** کوئی حکومت ہو اور کسی بھی ہو، غیر وہ کی ہو  
یا انہوں کی اگر اس کی عدالت و انصاف کی  
میزان درست نہیں ہے تو اس کے عدالت و انصاف کی پاکیزہ اور بلند  
ہوں اور اس کی عدالت و انصاف کے فلسفہ میں مشرق و غرب معمور  
کیوں نہ ہوں، اس کے مدد و انصاف و اقتدار میں بستے والے  
انسانوں کو سچا من والطہران بھی ستر نہیں آ سکتا اور نہ وہ حقیقی  
سترات و شادمانی سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔

وہ تاریخیں زندگی کے جو نظام رائج ہیں ان میں ہم اعادت انصاف  
کی بھی خراب ہے۔ عدالت و انصاف میں بھی مقبرہ شہی کی پریوں  
کے ذریعہ خرید و فروخت ہوتی ہے۔ اور جو شیٰ ابانار کی جسیں بن جلتے  
اوہ جس کی خرید و فروخت ہوئے۔ خاہر ہے کہ وہ اسی کوں سکتی  
ہے جس کی حیب میں رقم زیادہ ہو۔ اگر دولت من اور نادار کا مقابلہ  
ہو تو دولت من دن詫لتم و غاصب ہی کیوں نہ ہو حق اور انصاف وہی  
پاتے گا۔ اور نادار مظلوم و خہور ہونے کے باوجود حق و انصاف سے  
خود رہ جاتے گا۔

اچ کل عدل و انصاف کی منزل بنا کر پہنچنے کے لئے تکمیر مدد  
مل کر نے پڑتے ہیں۔ عدالت کی گواں قدیمیں، ولیوں، دریوریوں  
کے نذر ائمہ علما کے متعلقہ کارکنوں کے چڑھائے۔ ان کے  
حلوہ رسوخ اور اثر اور سعی و سفارش کے مرال ہیں۔ ایک مغلس  
اور نادار انسان انصاف میں کرنے کے لئے لائز ہے کہ اس سے  
لا سکتا ہے۔ اور ایک کسی پر اسے جیشیت اور حیثیت اور حیاتی سے  
سے رسوخ دائر کی جیسا کہ پاسکتا ہے وہ اگر حکومت نام کی نہیں البتہ  
اسلامی ہوتی ہے تو اس کے والیان و امراء اور سربراہ کا دلائی ماذاری

بغير سکین (شکوہ) رجھر پھری کے نجع کر دیا گیا۔

یہ ارشاد تو مام حاکموں اور جوں کے ستعن ہے۔ عدل و  
الصاف سے کام لینے والے حاکم عدالت کی نسبت یہ حدیث اسی پر  
عن مائتہ رضی اللہ عنہما عن حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر یا یقیناً  
قال یا تین علی القاضی خانی کہون الصاف کرنیوال قاضی کو بھی ایسی  
العدال یوم الیقامة قیمتی پیش کریں ایک بھرگی کوہہ عنا  
اتصال متفقین بین اثنین کریکا کاشا روئے ایک بھرگی کو جعلی  
فی شمرة نظر۔ (شکوہ) میر بھی رجھر گو درمیان فیصلہ کیا ہے  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت جب اللہ  
رضی اللہ عنہ بڑے جبلیں الفدر بھابی تھے، زید و قوی طاعنت و  
عیادت اور علم و فضل میں ممتاز ترین صحابی میں شمار ہوتے تھے۔ اگر وہ  
حکومت کے کسی عہدے اور منصب پر نامور کئے جلتے تو وہ اسی کیلئے  
بر طرح اپنے تھے۔ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اڑات کا  
کا آپ پر بر اثر تھا کہ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اصرار  
پر بھی بھی کے عہدے کا قبول نہ فرمایا۔ چنانچہ عبد اللہ بن وہبؓ حضرت  
عمر بن عبد العزیز کی جانب سے فلسطین کے قاضی تھے بیان کرتے ہیں  
کہ ایک بار حضرت عثمان نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے فرمایا کہ تم  
لوگوں کے مقدرات فیصل کر دیا کرو۔ انھوں نے عرض کیا امیر المؤمنین  
کیا آپ مجھے اس ذمہ داری سے معاف نہ فرمائیں گے؟

حضرت عثمانؓ نے کہا تھیں اس نصب سے نفرت کیوں  
ہے؟ تمہارے والد مجرم تو مقدمات کے فیصلے کیا کر رہے تھے؟

حضرت عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا کہ میں نے حضرت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مٹا ہے کہ بخنس قاضی ہو اور وہ  
الصاف کے ساتھ بھی فیصلہ کرے جب بھی وہ اس لائق ہو کہ اس  
کی نیکیاں اور بدیاں اسراہ سرا بر جو جائیں۔

حضرت عثمانؓ نے پھر سناؤ خاموش ہو گئے اور پھر تھیں کبھی  
اس نصب کے بھرگی نہیں کیا۔ (ترنی)

وزیر کی روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضرت  
عثمانؓ کو جو جواب دیا وہ یہ ہے:-

لے امیر المؤمنین اپنی دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ

کا مالق اور مرشد نہیں ہے بلکہ اسے فرمائیں کہ متین فرمائے۔

یا آئیں الیکیں کو تو اقامتیں لے جائیں اور اسے اسے الصاف کے  
وقوع شدید اثر پر نصیحت و لذت کریں تو وہ اسی کی طبقہ درج کیوں  
شناخت و قوم علیاً الکائن تو اما ایسا بھی بہر کسی لگوں کی طبقہ تھیں میں  
لاغی تو افسوس حکومت للحقیقی پر تکمیل احمد رضا کے واسطے اساقہ الصاف  
کی المعمور اللہ عالم اس اللہ عظیمیہ تک دکر دہر عالمیں اخراج کر دیجی تو  
تمملوں دیپ سورہ مائدہ (۷۲) سو لگی بھی باشکن اور اللہ کی نازاری  
کے شماج میں ڈڑھ تو پھر کرتے ہو رہے ایک خدا رکھنے والا ہے۔

ہمیں سلسلہ ہے کہ دنیا کی کوئی ایسی حکومت نہیں جس کے مستور میں  
عدل و الصاف نے شلن شاندار دفعات کا اندرجہ ذیل یا ایک  
نماقابل انکار حیثیت ہے کہ اسلامی حکومت کے سوا دنیا کی کسی حکومت  
کے پاس لیہے اصول و قوائز موجود نہیں ہیں جن کی پشت پر خدا کا  
عقیدہ، اس کا خوف اور اس کی تگری اور باز پر اس کا انذریہ موجود  
ہو۔ پھر اسلامی حکومت کے سربراہ اکار اور دلیان دل امراء عدل و الصاف  
کی اہمیت سے کیوں نکر فاعل ہو سکتے ہیں؟ اور ان سے زیر اقتدار کسی کی  
قی غنی کیسے ہو سکتی ہے؟ خدا وہ کتنا ہی غریب اور ہے اشکھیں نہیں،  
جو شخص لوگوں کے معاملات کا ذمہ دار ہو دیا جس کے قبضے میں عدل و  
الصاف کا اختیار ہو اس کے ذوق اتنے ابھی ہیں ان کے ستعن حضرت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خصوصی پیغمبر اذان ازیں منبتہ  
پڑایا ہے۔

مامن حاکم بھی کہ میں الناس کوئی بھی حاکم و لوگوں کے درمیان بھی  
اک اجاء یوم الیقامة دملک کرتا ہے قیامت دن ہنرور اس میں  
اخذ یقناً، ثم یور فرم راسہ میں لایا جائے کہ ایک فرشتہ اسی کی  
الی السعی و فلان قال القہ القاه پشت سرکشی ہوتے ہو گا پھر وہ اس کا  
فیامہ ہوا تا اس بیعنی خریضا۔ سر اسان بیطوف خایہ کا توانگی اللہ  
شکوہ جلدی کا اس بھوکدی تو وہ فرشتہ تعالیٰ فرمائی کہ اسکو عبد اللہ بن عمر  
لے جائیں میں اس میں کی سافت کی ہوں  
میر جو دنکش کا۔

عن ابی حیرۃ قال قال رسول حضرت الہیریہ سے روایت ہے کہ  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا

کرنے کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ۔

حضرت عرب شے فرمایا۔ یہ کیوں؟ تمہارے والد تو فحص کیا

کرتے تھے؟

حضرت عبد اللہ بن عمر بولے: میرے والد کی بات اسے

تمی اگر انھیں اس کام میں بھوتی دشواری پیش آئی تھی تو وہ حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیا کرتے تھے اور حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دشواری کا سامنا ہوتا تو آپ حضرت

جبریل سے پوچھ لیتے، لیکن جس کس سے پوچھتے جاؤں گا، میں نے

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منساب ہے کہ جس نے خدا کی پناہ طلب

کی اُس نے بڑی بزرگستی کی پناہ مانگی۔ نیز بھی منساب ہے کہ جو شخص

اللہ کی پناہ طلب کرے اسے پناہ دو۔ اس نے میں اس کو خدا

کی پناہ مانگا ہوں کہ آپ مجھے تاخی بنائیں۔

چنانچہ حضرت عثمان نے ان کو چھوڑ دیا اور کہا: دیکھ کر سے

اس نکھل کا تذکرہ نہ کرنا۔ (مشکو)

غائبًا حضرت عثمان کو یہ اندیشہ تھا کہ ان کا عندر سرکرد و سر

لوگ بھی اس منصب کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے آمادہ نہ ہو گے۔

لوگوں کے سعادت و مقدمات کا نیمیل کرنا سماشرت و قدن کی

ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے عمل و انصاف سے کام لینے والے قاضیوں اور جوں کے

فہاری درجات بھی بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر و

بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم ان المقطفين انصاف کر نیوںے راجرا و حکام کا قیامت

عندهم علی بن ابی جہر کے رفیق نویسے ہوں۔ پیر اللہ تعالیٰ کے

من فور عنہمیں ای طور دائیں جانب بیٹھ جوں گے۔ حالانکہ اللہ

وکلتا ایسا دیہ یہ ہے کہ دو لوگیں ہاتھ دائیں ہیں۔ یہ وہ لوگ

الذین یعدون فی ہیں جو اپنے دائرۃ اقتدار کے اندر اپنے

حکم و اصلیہ ہم ماروا فیصلے ہیں اور اپنے اہل و عیال کے معلمے

(رواة سلم) میں انصاف سے کام لیتے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق

خلفاء راشدین کی حدالت پریسی رضی اللہ عنہ منصب تھے

پر امور پہنچتے تو عمل و انصاف کے متعلق اللہ رسول کی تفصیل و  
ہدایت آپ کے پیش نظر تھی اس لئے آپ نے مسلمانوں کے بھی میں  
جو پہلی خطبہ دیا اس میں اپنی حکومت کی پالیسی بیان کرتے ہوئے  
اعلان فرمایا:-

الضعیف ضعیف قوی تمہارے اندر جسمے اثر ہے وہ بھیرنے دیک  
عندی حقی اسریع غلیہ بالا شرپے ہیاں تک کہ میں اس کا چنان ہوا  
حقہ الشاعر اللہ القوی حق اس کو دا پس دلا دوں اور تمہارے اندر  
فیکم ضعیف عندي حق جو با اثر ہے وہ میرے نزدیک ہے اثر ہے۔  
حتیٰ اخذ الحق منہ یہاں تک کہ میں اس سے اس حق کو دھول  
انشد اللہ (ابن بشیر جلد) کر لوس جو اس نے غصب کر کھلے۔

حضرت عمر بن عبد الرحمن خلیفہ ہوئے تو آپ نے بھی اپنے خطبے

میں اسی پالیسی کا افادہ کیا۔

وَاللَّهُمَا فَيْكُمَا قویٌ خدا فی قسم اسریعی حکومت میں یہاں تک  
عندی من الضعیف سے زیادہ با اثر کوئی نہیں ہے جیسے تمہیں  
حتیٰ اخذ الـحق اس کو اس کا حق نہ دلیوادوں اور ایک  
و لا اضعف عندي بالا شرپے زیادہ با اثر کوئی نہیں ہے۔  
من القوی حقی اخذ جتنا کہ میں اس سے حق دھول نہ کروں۔

الحق منه راسلامی بریستھی

حضرت عمر بن عبد الرحمن اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا۔

وَلَسْتُ أَدْعُ أَحَدًا أَنْظِلَمْ میر کی شخص کو اس کا موقع شدید گا کوہ  
احد او میعادی عليه کمی کا حق مانے یا کسی پر زیادتی کیسے۔ جو  
حتیٰ اضمحل علیکو الـحقین شخص ایسا کرے کہ اس کا ایک گال میں  
ولاضع قدی علی خدی زین پر رکھوں گا اور اس کے درستے  
الآخر جتی یہ دعن۔ گال پر اپنا پاؤں رکھوں گا یہاں تک کہ وہ  
للحق (الفائق حصہ ۲۳) حق کے آگے جگ جائے۔

ارباب اقتدار و اخیار اپنی حکومت کی پالیسی کا اعلان د  
اکھر تو موجودہ زمانے میں بھی تہاہیت شاذ اقبال افاظ میں کہتے ہیں  
مگر افاظ اور حقیقت میں چند اس مطابقت نہیں ہوتی۔ اس کے  
بعکس و اتعاب و حقائق کی شہادت موجود ہے کہ اسلامی حکومت کی  
سربراہ کار اور دالیان و امراء جو کچھ کہتے تھے اس سے کہیں زیادہ  
عمل کا اہتمام کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر کا ہمہ غلط اسلامی حکومت

الخوب نے حضرت شریع کی یہ ذات اور قانونی نکتہ بھی دیجکہ ان کو کوڈ کا قاضی مقرر کیا۔

حضرت گر رضی اللہ عنہ تا پیشون اور عدالت کے حامکوں کی تجواد اس زمانے کے اعتبار سے اس قدر کافی مقرر کی تھے کہ ان کو روشن اور ناجائز قسم کی ضرورت نہ ہو۔ چنانچہ حضرت مسلم بن عبیدہ اور قاضی شریع کی تجواد پاچ یا پنچو درہم یا ہزار بھی۔ آپ نے فناطین بنا یا حصائی شخص دولت مند اور صورت نہ ہوا سے منصب ہذا پر مقرر نہ کیا جاتے۔ اس طبقیت کی تباہ اس تصویر پر بھی کہ دولت مند روشن کی طرف را شب نہ ہو گا اور حرز آدمی فیصلہ کرنے میں کسی کے رعبت زدیں کا اثر قبول نہ کرے گا۔ اسی کے ساتھ تا پیشون کو تجاوت اور کارہ بار کی اجازت نہ تھی۔ یہ وہ اصول ہیں جو ہندب اور سمندن حکومتوں نے خلافت فارہق کے صدر ہا سال بعد اقتدار کئے۔

حقیقی عدل والہماں اس وقت تک ملک نہیں جب تک اس برادر غریب، بڑے اور چھوٹے خواص اور عوام میں کامل صادرات ملحوظ نہ ہے۔ چنانچہ اس حکومت کے امتحان کے لئے حضرت گر رضی اللہ عنہ خود بارہ فریق مقدمہ میں کر عدالت ہیں گتے۔

ایک بار ان ہیں اور حضرت ابن حبیب رضی اللہ عنہ میں پھر زراعت تھی حضرت ابن حبیب نے حضرت زید بن ثابت پر فتنہ علیہ کی عدالت ہیں دعویٰ کیا، حضرت گر رضی اللہ عنہ اعلیٰ کی جیشت کو حاضر عدالت ہوتے۔ حضرت زید نے ان کے ساتھ ایسا زیستی سلوک کیا تو ان کو کخت تنبیہ کی۔

حضرت گر رضی اللہ عنہ نے ایسے قاعده مقرر کر دیتے تھے کہ ایک غریب سے غریب اور کسی زحمت کے بغیر نہیں اسی سے انصاف حاصل کر سکے اور اسے عدالت تک اپنے ہیں کسی تحریم کی دشواری نہیں نہ ہو۔ اس غرض سے الخوب نے مستقل طور پر علیحدہ عدالتیں تعمیر نہیں کرائیں۔ مساجد بھی سے عدالت کا کام یا جاماً تھا۔ اس لئے کہ مسجدیں ہر شخص آسانی سے پہنچ جایا کرتا تھا۔

عدالت میں مقدمہ میں کرنے سے یا کہ فیصلہ مل کرنے تک کسی قسم کا صرف برداشت نہیں کرنا پڑتا تھا۔ غریب سے غریب شخص قاضی کے پاس پہنچ کر مقدمہ داخل کر دیتا اور اسی سے آسانی سے فیصلہ مل جاتا۔ قاضیوں کو ہدایت تھی کہ کوئی غریب اور بے عتد در شخص

کا انتدابی زمان تھا۔ ابھی عدالت کا باقاعدہ صیغہ تاکہ نہیں ہوا۔

تمہارا لوگ حضرت ابو بکر کے پاس مقدمات لائے اور آپ نے فیصلہ کیا کرتے تھے۔ آپ کی عدالت میں جب کوئی مقدمہ میں ہوتا تو پہلے قانون شریعت میں اس کا حکم کاش کرے اور کوئی حکم مل جانا تو اس کو مطابق فیصلہ کر دیتے۔ اور اگر فرمہ آن شریعت میں کوئی حکم نہ ملتا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وہ ایات کی طرف رجوع کرے۔ اگر ان میں کوئی حکم مل جانا تو اس کے مطابق فیصلہ کرے۔ اور اگر اس طرح کاربر اسرائیل نہ ہوتی تو ایسی حکم صحاہ کی میانے مخالف میں کرے۔ اور کسی صحابی کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد یا عمل حکم ہوتا تو خدا کاش کر دا کیسے کہ حضرت کے صحابیں اپنے لوگ موجود ہیں جو حضور کی حکم وہ ایسی کو یاد رکھتے ہیں اور اسی کے مطابق فیصلہ کر دیتے۔ اور اگر آن حضرت کے ارشاد و عمل ہیں اس مطابق کے مطابق کوئی حکم نہ ملتا تو ایسی علم اور اکابر صحابہ کو جمع کر کے ان سے شورہ کرے اور ان کی سلسلے کے مطابق فیصلہ کر دیتا تھا۔

اسلامی حکومت کے خدوخال کمل طور پر حضرت گر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں تباہی ہوتے ہیں چنانچہ آپ کی خلافت میں انسان کے حکومت کے زیادتی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت گر رضی اللہ عنہ زیادتی سے زیادہ اہل تراسد اور عدالت اور فیصلہ کے منصب پر ماہور کیا کرتے تھے اور اکثر فرستے پہلے ان کی مستعد و مصالحت کا امتحان لیا کرتے تھے۔ آپ کے قاضیوں میں ایک شہرو ممتاز قاضی حضرت شیخ بن کاشہ و حضرت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدیری کا وہ افسوس ہے کہ ایک بار حضرت گر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے اس شرط پر ایک گھوڑا خریدا کر پسند کیا تو رکھ لیں گے ورنہ اپس کروں گے۔ اور امتحان کے لئے ایک سور کو دیا گئے اسواری میں چوٹ کھا کر داعی دا ہو گیا۔ حضرت عزیز نے اسکی واپسی کرنا چاہا۔ گھوڑے کے مالک نے انکار کیا۔ اس پر نزدیع ہوتی اور فیصلے کے لئے حضرت شریع تالث تقریب کرتے گئے۔ الخوب نے فیصلہ کیا کہ اگر سور کی گھوڑے کے مالک سے اجازت لے کر کی جی تھی تو گھوڑوں میں کیا جا سکتا ہے اور اگر اجازت نہیں لی جئی تھی تو اپس نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت عزیز کے نزدیک بھی صحیح صورت بھی تھی۔ چنانچہ

حضرت عموں العالمین جو حضرت کے گورنر تھے پسکر رکھنے والے کہا۔ امیر المؤمنین افرغ کیجئے کہ ایک شخص کہیں کا گورنر ہے وہ کسی کو تادیباً بارتا ہے تو کیا آپ اس سے بھی بد دلوں میں گئے؟

حضرت عمر نے فرمایا۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں اس سے ضرور بدل دلوں کا۔ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اپنی ذات کو بھی بیٹے کے لئے لوگوں کے سامنے پیش کر دیا کہتے تھے۔ خبردار مسلمانوں کو مار دیا چاہیں کہ ان کو ذمیں کس کے رکھو۔

آپ کے جو فرمایا کہ مسلمانوں کو مار دیا چاہیں تو اسکا یہ طلب نہیں ہے کہ ابتداء معرف مسلمانوں کی بیعتن صاف۔ تسبیح تو عام تھی، لیکن آپ نے مسلمانوں کا لفظ اس لئے استعمال فرمایا کہ اس مجھ میں صرف مسلمان ہی تھے۔

اسی قسم کا ایک اور بیان ہے جس سے علوم ہوتے ہیں کہ یہ تاکیہ صرف زبان نہ ہے بلکہ اسی کے محدود نہ تھی۔ بلکہ اسی کے مطابق عمل بھی ہوتا تھا لچاہے حضرت عطا اڑا کتے ہیں کہ حضرت سیف الدین کے مختصر کتاب میں اسی کا اعلان کیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے تمام عاملوں کے پاس فرمائی جا کر وہ مجھ کے موقع پر ان کے پاس عاصم ہوں۔ چنانچہ سب نے اس

حکم کی تسلیم کی جب سب لوگ مجھ ہو چکے تو حضرت عمر مجھ میں اپنی شکایت پیش کرے۔ چنانچہ حضرت عموں اور تمہارے اولاد کو نقشان لے پیاں، الگ انہی سے کسی شخص نے تم میں سے کسی شخص کے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے تو وہ اسکے اور بیان کرنے۔ اس روز استئنے بڑے مجمع میں سے صرف ایک شخص اٹھا اور بولا۔ ”امیر المؤمنین! آپ کے عالی سے بچھو سو کوٹری مالک ہیں۔“ حضرت عمر نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم بھی اس کو متوا

فریق مقدومین کر آئتے تو اس سے ترمی اور کشادہ رونی کا برتاؤ کیا جاتے تاکہ وہ اپنادعویٰ پیش کرنے میں کسی قسم کا رعیت و دادب محسوس نہ کرے۔

**حقوق انصاف کا تحفظ** اس تصور و آئین میں رعلیا کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں۔ اور وہ ایسے بھی قائم رہتی ہیں لیکن حکومت کے نظام و عمل ان اپنے حلقوہ اقتدار میں لوگوں کی سماں زیادتیاں اور بے الصاقیاں کر سکتے رہتے ہیں۔ لیکن لوگوں کو نہتہ نہیں ہوئی کہ وہ ارباب حکومت و اقتدار کے خلاف کہیں بھی فرمادیکر جائیں یا عدالت کا دروازہ کھلکھلا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہوام کے حقوق انصاف کے حقوق کی مختلف صورتیں اختیار کر دی ہیں۔ ان میں سے ایک حکومت یہ تھی کہ آن سکتے امراء و عملاء تھے ان کو حکم تھا کہ ہر سال ربح کے متعذر پر مختار میں حاضر ہو کر اس کو قرع پر اسلامی حکومت کے ہر حصے کے لوگ ہو جو درہ رہتے ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود کھڑے ہو کر یہ اعلان کرتے کہ جس شخص کو کسی گورنر یا حاکم شہر سے کوئی شکایت ہو تو اس کے ساتھ بھی کوئی زیادتی یا بے الصاقی ہوئی ہو۔ وہ

مکتبہ تخلی دیوبند (ریویو) میں اپنی شکایت پیش کرے۔ چنانچہ حضرت عموں میں سے کوئی شخص کو کسی گورنر یا حاکم شہر سے کوئی شکایت ہو تو اس کے ساتھ قیمت مجلد عمر مکتبہ تخلی دیوبند (ریویو) سے کوئی شکایت ہو تو اس کے ساتھ بھی کوئی زیادتی یا بے الصاقی ہوئی ہو۔ وہ

تو لوگوں! میں اپنے عاملوں کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا کر وہ تمہارے ٹھانچے اور یا تمہارا امال جھیں لیں بلکہ میں انکو اس نے بھیجا ہوں کہ وہ تھیں تمہارے دین اور تمہارے نبی کاظمؐ کا طریقہ سکھائیں۔ اگر کسی کے ساتھ اس قسم کا کوئی معاہدہ ہو تو وہ میرے ساتھ پیش کرے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہو میں زیادتی کرنے والے سے اس کو بدال دلکر رہوں گا۔

## سیرت پاک

### قیمت مجلد عمر

### مکتبہ تخلی دیوبند (ریویو)

لیکن اس کے بیان آج بھی دو قسم کی حدالیں ہیں۔ ایک فرانس کے عوام کے لئے اور دوسرا ای ارباب اقتدار اور عمال حکومت کے لئے، تمدش بھی حال دوسرے مکون کا ہے۔ لیکن اسلامی قانون الصافات رائجی اور رعایا کے درمیان کوئی فرق بواہیں رکھتا۔ اس کے بیان جو قانون الصافات ایک مزدور اور کسان بلکہ ایک گلٹے گوچو بازار کے لئے ہے وہی خلیفہ وقت اور اس کے عمال و امراء کے لئے ہے۔ جس مددالت میں وہ شخص جاتا ہے جو محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتا ہے۔ اسی عدالتیں وقت کے خلیفہ اور اس کے گورنرزوں کو بھی جانا پڑتا ہے۔ پھر عدالت کو اندر بھی رائجی درعاں اور حاکم و ملکوں کو درمیان کوئی امتیازی سلوک روانہیں رکھا جاتا۔ دونوں کے ساتھ کیساں سلوک پڑتا ہے حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ بری شخصیت کے انسان تھوڑے جن پس سالار این اسلام نے شام سے رومنی سلطنت کی صدیوں کی خلیفہ کا جائزہ نکال دیا ان میں حضرت عمر بن العاص بھی تھے جس زمانہ میں بیت المقدس شیخ چوہا مجاہد فلسطین کو پس سالار بھی تھے۔ فتح مصر اخیر کے عزم و جو صلی کی مرہون منت تھی۔

اس زمانے کا ایک داعم طاطری یعنی جب حضرت عمر بن العاص کے گورنر تھے۔ واقع بھی کسی اور کا نہیں حضرت عمر بن العاص کے بیٹے محمد اور خود حضرت عمر بن العاص سے تعلق رکھتا ہے۔ محمد نے ایک مصری کو کوئی سے بیٹا اپنیستہ ہوتے کہا۔ تو مجھے نہیں جاتا، میں ایک بڑے باپ کا بیٹا ہوں۔

حضرت عمر بن العاص نے اس مصری کو گرفتار کر کے حالات میں ڈال دیا کہ وہ جا کر حضرت عمر نے شکایت نہ کرے۔ کچھ دنوں کے بعد مصری آزاد ہوا تو سیدنا حاضر تھی کہ خدمت میں بیچاہد حضرت عمری حضرت عمر بن العاص اور ان کے بیٹے کو مدینہ طلب فرایا۔ وہ مادر ہبست تھرست عرض نے مصری کو بیٹا اور اس کے باتوں کو کڑا سکر فریا۔ اسی کوئی سے اس بڑے باپ کے بیٹے کی خبر ہے۔

مصری نے بڑتے لخت تھج کو بھجوایا کر دیا۔ اس دوران میں حضرت عمر اپر فرستہ ہے۔ ہاں امارس بڑے باپ کے بیٹے کو تھے جسے مصری اپنا انتظام چکا اور کوئا حضرت عمر کو داپس کرنے لگا تو اپنے فرمایا۔ ایک آدمی عمر بن العاص کے سر پر بھی

کوڑے سے بارنا چاہتے ہو؟ اگر چاہتے ہو تو اٹھو اور اس سے اپنا جلد لو۔ ستر یعنی بن العاص اٹھے اور یہ لے۔

لے امیر المؤمنین! اگر آپ نے اپنے عاملوں کے خلاف یہ راہ حکوموں دی تو ان پر یہ حیرت ہوتی گرائی گئی۔ اور یہ ایک طریقہ بن جاتے گا جس پر آپ کے بعد والے بھی جیلیں گے۔

حضرت عمر بن فرمایا۔ تیکیاں اس سے اس کا بدلہ نہ لولو۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ خود اپنے کو بہتے کے لئے پیش کر دیا کرتے تھے۔ پھر بھی سے خالی بہو کو فرمایا۔ اٹھ اور اپنا بدلہ لے۔

عمر بن العاص بدلے۔ اچھا تو آپ بھی اس بات کی امداد نیچے کر ہم بھی کو جس طرح ہو سکے راضی کریں۔ حضرت عمر بن فرمایا۔ ہاں اس کا حکم کو اختیار ہے۔

چانچو اخنوں نے بھی کوئی کوڑے دو دیوار کے حساب سے دو تکوہنہ رکھ کر راضی کر لیا۔ الفاروق حمدہم ملک اسلامی بریاست حملہ اس واقعی میں یہ بات قابلِ حافظہ ہے کہ اسے عظیم اشان مجع میں جس ہر صورۃ مملکت کے انسان موجود تھے صرف ایک غصہ کی اپنے حال سے شکایت تھی اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اسلامی حکومت میں ہدایت و الصافات کس تقدیر مام ہوتا ہے۔ اور ظلم و جو کس طرح مددوں ہو جاتا ہے۔

اس موقع پر تصور صحیح نہ ہو گا کہ شکایتیں اور لوگوں کی بھی ری ہوں گی مگر حکام کے خوف سے انہاں شکایت کی بہت نہ ہوتی ہو گی احضرت عمر کی موجودگی میں خصوصاً ان کے طرز عمل کو دیکھتے ہوئے کسی کو حکام سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔

النصاف میں مساوات موجودہ ذکر کو تبہوریت اور مساوات کا کر انسان انسان سب برابر ہیں اور سب کو برابر حقوق حاصل ہیں دنیا کا کوئی جنہاً بُلک ایسا نہیں جس کا دعویٰ ہے نہ ہو، لیکن کیا یقینت ہے؟ کیا جو عدالتی قانون کسی ملک کے ہام باشندوں کے لئے ہے وہی اس ملک کے بادشاہ اصدیٰ یا مقنڈیر اعلیٰ کے لئے بھی ہے؟ کیا کوئی نہیں اور وہ نہیں کو خصوصی ایمان حاصل نہیں ہے؟ فرانس کو تبہوریت و مساوات کا اولین علم برد ارکہا جاتا ہے۔

حضرت علیہ السلام فرمایا۔ تم قرآن شریف کا مطلب سمجھنے بخوبی کر سکتے ہو۔ اگر تھیں داعی خدا کا خوف ہوتا تو قطبی حرام جسے پڑھ سکتے ہیں۔

اس زمانہ میں حضرت قدس سرہ میا رہے۔ اس نے حضرت علیہ السلام نے لوگوں سے مشورہ لیا اور صحت کا انتظار کیا جائے یا فرمی سزا دی جائے؟

لوگوں نے اسے دی کہ صحت ہونے تک سزا متومنی رکھی جائے اس نے حضرت عمرؓ کو دوں تک تو خاموش رہے۔ لیکن آپ کو تاخیر گوارا نہ تھی۔ صحابہ سے دوبارہ مشورہ کیا اور لوگوں نے پھر فرمی تھی دسی تو فرمایا۔ مجھ کو یہ زیادہ پسند ہے کہ وہ کوڑوں کے ساتھ میں خدا سے ملیں۔ پس اس کے کمین خدا سے ملوں اور ان کا باسری گردناہ پر۔

بڑھنے والی باری کی حالت میں ان پر مدد جاری کر دی تھی۔ اسلامی حکومت کے مقدار میں داکا برس کے حالات سے جہاں ہمیں یہ حکومت ہوتا ہے کہ وہ حق والوں کے معلمانے میں کتنے مستعد اور سرکاری ہے۔ وہیں ہم پر یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ یہ بچھے ایمان بالتدابر آنحضرت کے موافق ہے۔ عقیدہ کا اثر تھا۔

حضرت عمرؓ کے صاحب زادے حضرت عبد الرحمنؓ نے ایک بڑا مصروف شراب پیا۔ جو شراب ایسا تو خود حضرت عمرؓ میں مفترہ ہے۔ اس معاشر میں کیا اس واقع کی واقعی شہادت موجود نہ تھی۔ البتہ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضرت قدامہ کریمؓ کی حالت میں نئے کروڑ دیکھا تھا۔ حضرت علیؓ نے تحقیقات شروع کی تو حضرت ابو ہریرہؓ فرانپا مشاہدہ بیان کیا۔ اور حضرت علیؓ کا اک آپ ہر یہ تحقیق تدارس کی بیوی سے کر سکتے ہیں۔

حضرت علیؓ کی بیوی سے دریافت کیا تو انہوں نے ایک معاف نہ کیے گا۔ اور وہ آخرت کی رسوانی سے بچنے سکیں گے۔ اس نے انہوں نے اصرار کے ساتھ کہا کہ ان کو سزادی جلتے ورنہ وہ مدینہ واپس جائیں گے تو اپنے والدہ اجرستہ شکایت کریں گے۔ ان کے اس اصرار پر حضرت عمرؓ میں اس نے لپٹے مکان کے صحن میں ان پر مدد جاری کی اور انہوں نے خود مکان کے ایک گوشے میں جا کر اپنا سر بولڑایا۔ لیکن حضرت عمرؓ کی التذکرہ کو اس واقع کی طلاق ہو گئی۔ چنانچہ آپ نے والی صدر کو عتاب آئیز انداز میں پر خوط کیا۔

”لے اپنی عاص ! مجھ کو تمہاری جسارت اور عزمی کی

رسید کر لیوں مگر انھیں کے بوتے آن کے بیٹے نہ تھے کوئے مانے کی جرأت کی تھی۔

حضرت علیؓ نے کہا۔ ”امیر المؤمنین امیر ساتھ جس نے زیادتی کی تھی جسے اس سے بدلا دیا گیا۔ اب کسی اور سے بدلا دینا ہمیشہ چاہتا“ حضرت علیؓ فرمایا۔ یہ تھے اختصار ہے اگر قوان کو مارتا تو انہیں ان کے اور تیر سے درمیان دخل نہ دیتا۔ میہانک کہ تو خود انھیں چھوڑ دیتا۔

اس کے بعد مگر وہن عاص کی طرف تہاہت غصبائی انداز میں دیکھ کر اوسے تحریر اتم نے لوگوں کو فلام کب سے بنالیا؟ انکی ماڈن نے تو آن کو آزاد جانا تھا۔

حضرت علیؓ اضافہ کے معلمانے میں یگانے اور بیگانے سر کوئی نہ ترق رہا انھیں نہ تھکتے۔ حضرت قدامہ بن مظعونؓ نے اس نے عز حضرت عمرؓ کے ہنوزی تھے۔ صحابہ کرام میں ان بزرگوں کو غاصب ایسا زوال ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر کاپ جنگ بذریعہ شریک ہوتے تھے۔ حضرت قدامہ اسی عتناز جگہ میں تھے حضرت عمرؓ کی خلافت میں وہ بھروسے کو گور نہ تھے۔ انہوں نے ایک بڑا شراب پی ایک شتر کو پر جلی گیا اس نے حضرت عمرؓ کی بت میں معاملہ پیش کیا۔ اس واقع کی واقعی شہادت موجود نہ تھی۔ البتہ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضرت قدامہ کریمؓ کی حالت میں نئے کروڑ دیکھا تھا۔ حضرت علیؓ نے تحقیقات شروع کی تو حضرت ابو ہریرہؓ فرانپا مشاہدہ بیان کیا۔ اور حضرت علیؓ کا اک آپ ہر یہ تحقیق تدارس کی بیوی سے کر سکتے ہیں۔

حضرت علیؓ کی بیوی سے دریافت کیا تو انہوں نے ایک بڑا شراب کی طرح شوهر کی شراب (نشی) کی شہادت نے دی۔ اب بھرم ثابت تھا اس نے حضرت عمرؓ نے سزا کا فیصلہ کیا۔ حضرت قدامہ اپنی سزا کے خلاف قرآن شریف کی یہ آیت پیش کی۔

لیس هلا اندیں امنوا جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کئے و عملہ الصالحة جناح انہوں نے درست میں قبل جو کچھ کھایا یا نیما لکھوم اذاما النقل اس پر کوئی گنتہ نہیں ہے جب کہ انہوں نے امنوا و عملوا الصالحة تقویے کی اور ایمان لاتے اور نیک

(پت ماندہ) کام کئے۔

حوم جو مچھاتا ہے اور انہماں حد تک لپٹنے کو سزا سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن صحیح اسلامی معاشرے کا ایک حوم خود اپنے کو سزا کے لئے پیش کرتا ہے اور اس کے ماتحت عایت کیجا تی ہے تو وہ حاکم کو دھمکی دیتا ہے کہ مجھے سزا دو، ورنہ درباری غلافت میں پہنچ کر تمہاری شکایت کروں گا اور حکومت کا سربراہ کا رختر کو بھی برداشت نہیں کرتا کہ اس کے بیٹھے کو سزا تو دی جلتے مگر برسوں میں بلکہ بخشیدہ طور پر دی جائے۔

پہنچ اسلامی حکومت میں صحیح طور پر اسلامی قوانین پر عمل کردہ ہوتا ہے پرنسپل معاشرے میں ممکنی اسجا تی اور عدل وال صفات کی روح جاری و ساری ہو جاتی ہے۔ اور فتویں معاملہ خواہ کی پسند نہیں کرتا کہ حق کے خلاف اس کے ساتھ کوئی رعایت کی جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جو عقائد و بزرگی تھی وہ مخلص بیان نہیں ایک بار آپ کے اور ایک ذمی کے در بیان نزاع واقع ہو گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مقدار سیزہ ہوا اپنے حضرت علی کا نام لے کر مخاطب کرنے کے بجائے اُنی نیت کے ساتھ کہا۔

"ابو الحسن! آپ اپنے فریق کے برادر بھیتے۔" پہنچ حضرت علی کے چہرے پر ایک خاص گیفت طاری ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے بھاگان کی یہ بدایت حضرت علی کو اگوار گزدی۔ انھوں نے فرمایا۔ شاید آپ کو سہری یہ بدایت بُری معلوم ہوئی۔ حالانکہ اسلام کی قانونی اور عدالتی صادوات کا تقاضہ بھی ہے کہ آپ اپنے فریق کے برادر بھیتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ تجھے بھیتے کیتا گا اور نہیں گزدی کہ آپ نے مجھے فریق تالی کے برادر بھیتے کی بدایت فرمائی، بلکہ بھیتے بات بُری گئی کہ آپ نے مجھے کو کیفیت کے ساتھ خطاب فرمایا۔ اور اس طرح یہ رے فریق کے مقابلے میں میری عرفت افزائی کی۔ میرے نزدیک یہ رے فریق کے ساتھ یہ ایک صریح نا انصافی ہے۔" دلائل اور یاست حصرت

بالکل ایسا ہی واقعہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپ میں اور حضرت ابی بن کعب میں پھر زراعت تھی۔ حضرت ابی بن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عدالت میں ہوئی کیا۔

پڑھتے ہے۔ میرے نزدیک تم مصر کی اگر تری سے معزول کر دیتے جائے کے لائق ہو۔ تم عبد الرحمن پر لپٹنے مکان کے صحن میں حسین عماری کی اور وہاں کے اندر ہی اس کا سر زونڈا۔ حالانکہ تمہیں صحیح طرح معلوم ہے کہ اس طرح کی رعایت ہیرے طریقے کا مل خلاف ہے۔ عبد الرحمن تمہاری رعایا کا ایک فر تھا تھیں لازم تھا کہ جس طرح تم دوسروں کے ساتھ معاملہ کر ستے ہو اس کی طرح اس کے ساتھ بھی کرتے۔ لیکن تمہے اس کے ساتھ جو معاملہ کیا اس خسار کی نامہ پر کیا کردہ ایسا مومنین کا بیٹا ہے۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ حق کے معلمانے میں یہی کسی کے ساتھ رعایت نہیں کیا کرتا۔ اس وجہ سے تم کو پہلی بیت کی جاتی ہے لہری اخط پاستے ہی عبد الرحمن کو میرے پاس روانہ کر دے تاکہ میں اس کو اُس کے کوئی کامزہ پکھاؤں۔"

حضرت عمر فاروقؓ کی تحریر کے مطابق حضرت عمر بن عاصی عبد الرحمن کو حضرت علیؓ کی خدمت میں روانہ کر دیا اور ساتھ یہ اپنی غلطی کا اقرار کیا کہ مجھ سے بڑی خطا ہوئی جو ہمیں عبد الرحمن کو اپنے مکان کے اندر رکھ جا رہی کی۔ ایک بیان کے مطابق حضرت عمر ختنہ لپٹنے صاحب زادے کو علام کے سمع میں دوبارہ حمد جاری کی۔

دوسرے بیان یہ ہے کہ چونکہ مدرسین ان پر حمد جاری ہو چکی تھی۔ اس سے یہاں باپ کی حیثیت سے تدبیس کے طور پر کچھ سزا شے کر تھوڑا دیا۔

حضرت عمر اپنے اہل و عیال کو برابر تاکید فرمائے رہتے تھے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص یہ سے کاموں میں بنتلا پایا گی جو سن کے متعلق میں نے مانعت کر دی ہے تو یاد کھوئی۔ اسے اور وہ کی نسبت دو گئی سزا دوں گا۔ اس تنبیہ کی بنا پر کچھ عجب بھی نہیں کہ حضرت عمر نے ہمارا ایک فرمان دیا ہے کہ دوبارہ سزا دی ہو۔

کیا اسلامی حکومت اور اسلامی معاشرے کے علاوہ بھی حق پرستی اور انصاف پسندی کے لیے پاکیزہ مرقد ریکھ جائیتے ہیں

کوئی اتفاق ہی نہیں ہوتی۔ حضرت مسیح بن یوسف رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی ہر جگہ اپنے گا دلوں فیصلے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چاہرے ہیں۔ حضرت عمر علیہ السلام کے تزویج کے قریب تزویج کے قریب یہودی حق بجا تھا۔ اس لئے آپ نے اسی کی طبقاً بن نیصلہ کرو دیا۔ اس پر یہودی نے کہا۔ خدا کی قسم! آپ نے بالکل سچ فیصلہ کیا۔

حضرت عمر علیہ الرحمۃ الیخی حدادت کے مطابق ازرا و خوش طبعی یہودی کو ایک ترڑہ مارا اور پوچھا۔ تم کویر بات کیسے معلوم ہوئی؟ جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اس کے دلیل ہیں۔ اس کا ایسا بیان فرشتہ تقرر کر دیا جاتا ہے۔ یہ دلوں فرشتے اس کے دلیل ہے۔ اس کو درست سمجھتے ہیں۔ اور وہ حاکم جب تک اس پر رہتا رہے تو اس کا بطلے میں اس کی مدد کرنے سہتے ہیں۔ اور جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ دلوں فرشتے بھی لے کر چھوڑ کر اور پڑھ جاتے ہیں۔ (شکر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو خلافت میں ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم کو قتل کر دیا۔ مقدمہ حضرت عمر کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فیصلہ کیا کہ کائل کو مصقول کے داروں کے خواستہ کر دیا جائے اور وہ اسے قتل کر دیں۔ مصقول کے بھائی نے حضرت علیؑ کی خدمت میں صاف ہوا کر کہا کہ تم نے محروم کو معاف کر دیا۔

حضرت علیؑ نے فرمایا۔ کیوں؟ تھیں کسی قسم کی دھمکی تو نہیں دی گئی ہے۔

اس نے کہا۔ نہیں۔ مجرم کے قتل کر دینے سے ہر بھائی دوبارہ زندہ تو پہ نہیں سکتا۔ اور اس نے مجھے معاوضہ بھی دی دیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ تم جاؤ، لیکن جو غیر مسلم جس اور رعایا ہیں اور جن کی حفاظت کی ذمت داری ہم نے قبول کی جتنا ہوں کہ وہ سے ان کا خون ہلاکت خون کے برابر اور ان کا کامہ جب ہمارا ذہب ہے کہ برابر ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ خلفاء نبوی مسیح ایک ایسے خلیفہ گذشتے ہیں جو خود بھی اپنے اخلاق و اعمال کے اعتبار سے فلکانے راشدین کا نمونہ تھے اور ان کی حکومت بھی خلافت راشدہ کا نمونہ تھی۔ ان کے دورِ حکومت میں ایک بار حیر کے ایک

حضرت عمر علیہ الرحمۃ و قلت سچے، پھر بھی مدعا علیہ کی جیشیت بخوبی میں حاضر ہو ناپڑا۔ حضرت زید نے بخال قطعم حضرت عمر کے بھجو کے لئے جگہ خالی کر دی۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ یہ تہار اہلہ طلبہ ہے۔ یہ کہ کہ حضرت ابی کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت ابی کے پاس اپنے دعویٰ کا کوئی ثبوت نہ تھا۔ اور حضرت عمر کو ان کے دعوے سے میلان کار تھا۔ حضرت ابی نے اسلامی قانون کے مطابق حضرت عمر نے تم لیتی چاہی۔ لیکن حضرت زید کو یہ بات خلیفہ کی شان کے ساتھی معلوم ہوئی۔ الحموں نے حضرت ابی سے درخواست کی کہ وہ حضرت عمر کو قسم سے معاف کریں۔ حضرت عمر اس جانب داری برداشت ہر ہم بھارت اور حضرت کو خالہب کی کفر فرمایا۔ جب تک تمہارے نزدیک ایک عام اکوئی اور مگر دلوں برابر نہ ہوں۔ تم منصبِ قضاہ کا اہل قرار نہیں دیتے جا سکتے؟ (والفاروق حصہ دو مصیت)

یہاں قدم الدلت تھی، جہاں نہ صدالت ہوتی اور نہ کوئی حاکم صدالت ہوتا اور ہاں حضرت عمر خود اپنے خلافت مدعی اور اپنے اور پر قاضی ہوئے چنانچہ ایک دفعہ آپ خلافت کے کاموں میں مشغول تھے۔ اسی صدالت میں ایک شخص نے آکر کہا۔ امیر المؤمنین! فلاں شخص نے بھجو پر ظلم کیا ہے۔

حضرت عمر نے اس کے سرپر ایک کوڑا ادا اور کہا۔ جب میں مقدموں کی کیفیت کو نہ کر دیتا ہوں تو تم لوگ آئے نہیں اور جب میں مسلمانوں کے دوسروے کاموں میں صروف ہوتا ہوں تو فرمایا دیکھ آتے ہو۔

وہ شخمر آندرہ خاطر ہو کر واپس چلا تو آپ نے اسے بلا کر اپنا کوڑا اس کے سامنے ڈال دیا۔ اور فرمایا۔ یہ رے جو تھیں کہ ڈرا مارا ہے یہ کوڑا اٹھا کر اور مجھ سے اس کا بدال لیو۔ اس تھی نے کہا کہ مجھے بدال لینے کی ضرورت نہیں۔ میں خدا کے اور آپ کے کام سے معاف کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ نہیں، یا تو خدا کے کام سے معاف کردیا میر سلطان۔

اس نے کہا۔ صرف خدا کے کام سے۔ مسلم اور غیر مسلم میں عدالت ایسا انسان کے دریافت نہیں کیا جائے۔ اسی انسان کے دریافت

کے نیچے ان کے اون او صاف کے آئینہ مدار ہیں۔

اگر ان کا لٹکا بھی قانون کی تدبیس آجاتا تھا تو ایک بھی پروانہ نہ کہتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے ایک طرف کے نیک طریقی جنم کی ملزم بھائی گیا۔ قاضی شریع نے اس کے پیشے میں لڑکے کو قیسہ کر دیا۔ ایک مرتبہ ان کے ارد گلے نے ایک شخص کو کوئی دس سو مارا۔ انہوں نے محدود بے اس کو کوٹھے لگوائے۔

ایک مرتبہ ان کے ایک ہم خاندان نے ایک شخص پر بچپنے تار و اطمین کیا۔ قاضی شریع نے اس کو ایک متون سے جلد ہبھایا۔ جب وہ فیصلہ کر کے اٹھے تو اس شخص نے پھر کہنا چاہا۔ قاضی شریع نے کہا۔ چھے سے کچھ بچنے سننے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو کام کریں۔

میں نے نہیں قیسہ کیا ہے۔ بلکہ حق نے قید کیا ہے۔

اس حدیث کو الفاظ احادیث اسلامی کا کوئی فخر ہوں نہ رہے۔ نہیں ہے۔ قاضی شریع کی عدالت کے لیے واقعات بھی ہیں جملی مشاہدہ مکمل سے مل سکتی ہیں۔ ان کے ایک لشکر کے اور چند درمرے اشخاص کے درمیان کسی حق کے پالے میں جھکڑا اتنا لٹکنے ان سے واقعات بتا کر پوچھا کہ اگر میرا حق ثابت ہو اور صحت میں کامیابی کی اُمید ہو تو میں دوعلے کر دوں اور نہ فاعلوں سر ہوں۔ ۶۔

قاضی شریع نے مقدمہ کی وجہت پر خور کر کے دھوکی کر کیا کاشمیہ دیا۔ لیکن جب مقدمہ پیش ہوا تو انہوں نے لٹکنے کے خلاف فیصل کر دیا۔ لٹکنے کے نتیجے تو لڑکے نہ کہا۔ اگر میر نے اپ کو پہلے مشورہ نہ دیا تو ہوتا تو مجھ کو آپ سے کوئی شکایت نہ ہوتی۔ لیکن مشورہ نیچے کے بعد آپ سننے لگئے ذہل کیا۔

قاضی شریع نے خواب دیا۔ جان پدر اتنے کہ ان لوگوں کے جیسے روئے زمین بھر کے آدمیوں سے زیادہ غریب ہے۔ لیکن خدا جسم سے بھی زیادہ غریب ہے جب کہ نہ بھر سے خودہ کیا تو مقدمہ دیکھنے کے بعد مجھے تیرے خالصین کا حق نظر آیا۔ لگوں میں اس وقت تھے اس کو ظاہر کر دیتا تو قوانین سے صحیح کر لیتا۔ اور ان لوگوں کا حق ضائع ہو جاتا۔

شریعت کی رو سے ایک ورینے کے مقصدے جس دوسرے شد عربی کی شہزادہ ناقابلی قبول نہیں ہے۔ مگر قاضی شریع برہناتے اختیارات باپنے کے حق میں بیٹھے کے حق میں پسکی

سلمان نے ایک غیر مسلم رہا یا کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر بن جبل العزیز نے وہاں کے گورنر کو کھاکہ قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حقے کر دیا جائے وہ چاہیں تو اسے قتل کر دوں اور چاہیں تو معاف کر دیں۔ چنانچہ قاتل مقتول کے غیر مسلم وارثوں کے پسروں کو کر دیا گیا۔ اور اخنوں اس کو قتل کر دیا۔ (تابعین۔ تذکرہ حضرت عمر بن جبل العزیز)

بھی واحد ہو جاتی ہے کہ اسلامی حکومت اپنی حرم اور غیر مسلم عالمیں کسی حرم کا فرق دیتا ہے جائز نہیں رکھتی۔ بلکہ وہ اپنے مددوں میلت میں بنتے والے تمام انسانوں کو خواہ وہ کسی سماں اور نہ ہے تعلق رکھتے ہوں ایک نظر سے بھیتی ہے۔

**ایک اسلامی حج کا اسوہ** [حضرت قاضی شریع بن حارث رحمۃ اللہ علیہ] اسلامی حکومت کے ایک نہایت ممتاز اور نامور قاضی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہدوہ ملافت میں قضاہت کے منصب پر مقرر ہوئے اور سماجیہ میں تک اس منصب پر ناتراز ہے۔ اس طویل عمر میں اسلامی حکومت کو پہلے بٹھے الفلاح باہت دوادھ سے دوچار ہوتا پڑا۔ لیکن ہر قدر میں ان کا اعتماد اور احترم برستار رہا۔

انہوں نے سو سال سے زیادہ کی عمر ہاتھی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہوں سماں کی وجہت سے۔ سگان کو چھوڑ دی زیارت و محبت کا شرف حامل نہ ہو سکا۔ اس نے ان کا شمار صحابہ ہونے کی بجائے تابعین میں ہوتا ہے۔ نہایت ذہین اور سماں فہم و اتفاق ہوتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو داشت وصیرت اور حاملہ بھی ہیں غریب ہوئی استعداد و صلاحیت کے مالک تھے۔

حضرت قاضی شریع کو اقصیٰ العرب میں کاریتے تھے۔ یعنی عرب کا سب سے بڑا قاضی اور ادنی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت شریع کی اس فہم دا سعددادی کی بناء پر ان کو کوڑا قاضی مقرر فرمایا۔

ایک خدا نرس دیانتدار اور انصاف پرست قاضی اور شریعت کے ضروری اوصاف ہیں کہ وہ انصاف کے مارکیں بھی بڑی سے بڑی تھیں سے سر ہوں وہ متأثر نہ ہو۔ اور کوئی قرابت جمعت اسے کسی حرم کی رو رعایت پر آمادہ نہ کر سکے۔ قاضی شریع

ان سے کہتے کہ جس نئم کو طلب نہیں کیا ہے اس لئے تم جانا چاہو تو  
جاسکتے ہو۔ میں تمہاری شہادت کی بنیاد پر فیصلہ کروں گا۔ اس تو  
خدائیکہ ہیاں مجھے کوئی موافقہ نہ ہوگا۔ مگر تم کو خدا کے موافقے  
سے ڈننا چاہتے ہے۔ اگر تو نبی کے باوجود کوئا وہ دینا تو آپ کو ایسی کے  
مطابق فیصلہ کر دیتے۔ مگر حق سے کہیں یہ کہ صرف نزدیک تم ہی ہو  
نہیں ہو۔ میکن ہیں جوت کی گواہی کے طبق فیصلہ کرنے پر مجھوں  
لیکن یہ بات سمجھنی چاہتے ہے کہ خدا کے حکم کی رو سے چیز تباہ کرنے  
حرام ہے اسے سر زندگی مل جائیں گے۔

آپ اسلامی عدالت کے معاملات و مقدمات کی جس تصور  
کو دیکھتے اس میں خوف خدا اور موافقہ آخرت کے خدو خال دش  
اوہ خایاں نظر آئیں گے۔ اور کسی تصور پر آپ کو جانبِ اُردی اور  
نبی اضافی کی پرچاہیں بھی دکھانی نہ ہے گی۔

## خصائصِ مجموعی

محترمہ کی شہرہ کتاب "ترمیٰ" کے صحفہ ۱۳ ترمذی کی  
بہترین کتاب "شامل ترمذی" کا اور در ترجیح اور شرح جمیں مولیٰ  
کی شکن و صورت، سیرت و عادات، الہام و علمام اور زندگی کی  
چھوٹی سے چھوٹی باتیں اور کیفیاتِ نہایت صحیح اور مستند طریق  
سے مذکور ہیں۔ اخلاقی حصہ اور عاداتِ شریف کے شیوه ہوں کہ  
تحفظ خاص ہے۔ ترجیح کیا تھا احادیث میں اعماقِ شامل کتاب ہیں  
لکھائی چھپائی ہوئی روش، کافذ معیاری۔ ہر جلد آٹھ روپے

## مازیانے

ایک محمدی عربی کتاب کا ابودرجمہ جو بہرین نصیحتوں پر آئی ہو  
مشابوں اور عبرت اگرچہ کتابوں پر مشتمل ہے اور جس کے پڑھنے  
سے اخلاقی و روحانی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ترجیح کے ساتھ  
اصل بھی اور کتابت و طباعتِ تحریٰ معیاری ہے۔

تمیتِ مجلد تین روپے

مکتبہ محتلی دیوبند (بڑا پا)

شہادتِ اشہب کے حق میں بھی کی افادہ بڑی کے حق میں شوہر کی  
شہادتِ والدکے حق میں فلام کی اور فلام کے حق میں والدکی  
شہادت قبل نہیں کر سکتے تھے۔ اپنے اصول پر وہ نہایت سختی  
سے عمل کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
زورہ کہیں گر پڑی جو ایک ذمی کوں بھی۔ حضرت علی شریعے قاضی شیخ  
کی عدالت میں پڑھ دی پر درجوی کیا۔ درود فخریں عدالت میں  
حاضر ہوتے۔ حضرت علی شریعے اپنادعویٰ پیش کیا۔ قاضی شریع نے  
ذمی سے کہا۔ "تعجب اس دعوے کے باعث میں کیا کہنا ہے جو  
زمی نے کہا۔" زورہ بھری ہے۔ اور اس کا بحوث یہ ہے  
کہ سیرے قصہ ہیں ہے۔

قاضی شریع نے حضرت علی شریعے کی شہادت طلب  
کی، حضرت علی شریعے فلام فخریا اپنے صاحبِ ذات، حضرت  
حسن رضی اللہ عنہ کو شہادت میں بھی کیا۔ قاضی شریع نے کہا تھا  
آپ کے فلام کی شہادت تو قبول کروں گا۔ مگر آپ کے بیٹے کی  
شہادت قبول نہیں کر سکتا۔

حضرت علی شریعے فرمایا۔ "کیوں؟" کیا آپ نے ارشاد فرمی  
الحسن و الحسین سید الشباب اهل الجنة نہیں شاہزادہ؟"  
قاضی شریع نے کہا۔ "جسے حضرت کے متھے سے انکار  
نہیں، میکن مرا اصول رہے کہ مس باب کے حق میں بھی کی گواہی  
قبول نہیں کرتا۔"

اس طرح قاضی شریع نے حضرت علی کا دعویٰ خاتم کر دیا۔  
قاضی شریع کے الفاظ اور حضرت علی کی حق پسندی کا  
ذمی پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے اقرار کر لیا کہ واقعی زورہ آپ ہی  
کی ہے۔ مسلمانوں کا ہیں سچا ہے مسلمانوں کا قاضی امیر المؤمنین کے  
خلاف فیصلہ کرتا ہے۔ اور وہ سرچھکا کو فیصلے کو سلیم کر لیتا ہے۔ مسکوں  
دیتا ہوں کوئی خدا کے سچے رسول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ذمی کے مسلمان مہاجنے کی بڑی  
خوشی ہوئی اور آپ نے زورہ بھی دی۔

قاضی شریع حق والصفات کے محلے میں اختیاط کے کوئی  
پہلو کو نظر اندازنا کرتے تھے۔ کبھی مقامے میں بحوث کے گواہ مشکوک  
علوم ہوتے۔ مگر ان کی گرفت کی کوئی صحت موجود نہ ہوتی تو وہ

# آنکھیہ حیرت

از حیرت شملوی

سونا الگ ہے، صاف الگ ہے  
کون کہاں تک دا قف ہو گا  
ظاہر کے آہنگ سے یوں بی  
ظاہرین دنوں ہی لیکن ....  
عقل و خرد کی جوانی سے  
ستی صہیائے لندن سے  
دنوں ایک نہیں ہو سکتے  
جہل ہے اک دنیا پر طاری  
حال تو اب تھا ہی اس پر  
حسن ہی کیا کچھ کھان کا  
یہ بھی ہے اک وقت کو ہم سے  
ہر دن کے انجام سے حیرت  
ہر دن کا اعلان از الگ ہے

اپنا صراحتاً الگ ہے  
صریح ہے کماز الگ ہے  
باطن کی آوازاً الگ ہے ...  
کرس سے شہزاد الگ ہے  
دھباد اپنی پرداز الگ ہے  
کیف ہے شیراز الگ ہے  
بگرا لگ اب از الگ ہے  
عناب صرف دا ز الگ ہے  
فتون کا درہا ز الگ ہے  
جس پران کوتا ز الگ ہے  
ایک ناک دساز الگ ہے

# ساقی

۱۳۔ آقہ المیجادی

مسلسل آگ بڑھتی چاہی ہو گی جہاں ساقی  
دہاں آخر کو سنٹھے گا بخات دکا دہاں ساقی  
شراب عیش و عشرت ہت۔ یہی ہے باقہ انہیں  
جن ہیں کون ہے پھوں سکھ کا تر جاں ساقی  
ستم بیجا دھاتھوں ہیں زمام میکدہ پھر پھی  
لی دیر و حسرم ہیں بھی نرندوں کو اماں ساقی  
اگر دشیا کی انکھیں کو دھوب تھیں تو کیسی کچے  
تجھی آج بھی ہے دشت دوڑیں فوٹھاں ساقی

# اسلام اور حرب کی طالب

## جناب قریبہ امی

وہ حقیقت الگ آپ خود کریں تو یہ رازِ اسلامی سے آپ پر مکمل سکناب ہے اور علوم ہو سکتا ہے کہ یہی تقدیر و تحریر ہے جس کے ذریعہ انسانی و ملائی کی کا یا پہنچ سکتی ہے۔ دن ہوں ہر انقدر اپ لایا جاسکتا ہے مگر اپنی بھروسی جا سکتی ہیں، عقیدہ دوں کو بدلا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خوبی حسن بصریؑ اور ابن سیرینؑ نے تحقیق انسان پر کرو ارشاد فرمایا تھا کہ "خبردار اجولوں ہوانتے نفس کے تاج ہو پہنچے ہوں قمِ ان کو ہرگز نہ سنو اور ان کے ساتھ ہمیں نہ پہنچو۔"

اسماں جن میں فرمائے ہیں کہ دو اشخاص اصحاب ہواں سے ہیں سیرین کے پاس آئے اور کہا کہ ہم آپ سے ایک حدیث بیان کریں ہیں۔ تو آپ دینی ایجاد سیرین نے فرمایا ہیں نہیں سخننا۔ انھوں نے اکٹے والوں سے کہا ہم ایکست ایت قرآنی پڑھئے ہیں تو آپ نے فرمایا ہیں نہیں سخننا۔ پھر آپ نے فرمایا تم یہاں سے آمد ہو جاؤ یا میں یہاں سے چلا جانا ہوں۔ اس کے بعد آپ سے درپن کیا گیا کہ اگر وہ آپ نے قرآنی پڑھتے تو آپ کا کیا نقشان ہوتا۔ آپ نے فرمایا مجھے خوف سبات کا ہوا کہ وہ آیت پڑھیں اور فہرمن میں کچھ الش پڑھ کر دیں جو میرے دل میں چمچاتے احمدیں ہوں۔ ( السنن الداری )

حضرت خواجہ حسن بصریؑ اور ابن سیرینؑ نے فرمایا اصحاب ہواں کے ساتھ مت ہٹھو اور ان کے ساتھ مناظرہ ہی مت کرو اور ان کی کوئی بات ہمیں نہ سنو۔ ( السنن الداری )

وہ اصل مندرجہ صورت ہدایات دھمل احکام قسم آن کی ایک عملی و قوی تفسیر ہے جس پر ہر مسلمان کا کارندہ ہونا لازمی ہے۔ دین کے اس ایم گوشہ کی طرف سے صرف نظر کرنے کا ہی توجہ ہے کہ انتہا انشاء کا اشکار ہو چکی ہے۔ آج دنیا بھی تھی تحریکیں جل رہی ہیں۔ جیسے

(۱) قلی لعلی سے جو یعنی الحکم۔ (النہاد ر ۱۵)

(۲) تقریباً مسلمان ایسا شرکت کتب (اللہ) میں یہ حکم تازل کر دیا گیا ہے کہ جب کسی قم سنو کر کسی مقام پر، انشکی آیات کا انکار کیا جاوے اسی ایسا شفیع کہ آپ بیان کر رہے تو قم آن کے ساتھ ہرگز نہ میڈ دا اور اگر تمہے ایسا شیلیا تو شکرانہ، تمہارے متعلق سمجھا جاتے گا کہ حضور اُن ہی میں سے ایک چہ اقصیٰ ضرور اُن میں انھوں اور کافروں کو ہمیں ہم جو کریں۔

(۳) کذاذ اسرائیل سے خلاصیت نک (حیۃ الغائب ر ۱۳)

و ترجیح، جب تو اُن لوگوں کو دیکھ جو ہماری آیات ہیں اُنہیں کہہ رہیں تو اُنھیں اپنے شہادت کے مطابق آیات فرمائی کی تاویں کریں ہیں تو اُنھیں دو گردانی کر لے۔ یہاں تک کہ وہ دوسرا باتوں میں صروف ہو جائیں اور اگر شیطان پر اس طبق مجاہدے دا اور تو اُن لوگوں کے ساتھ ہمیں جائیں تو پھر حبیب ہی یاد آجھے اُس نظام قم کے ساتھ ہو گرے دیکھنا۔

آیات مندرجہ صورت کے ماحظہ کے بعد ہاتھ میں کر سائنسی آہنی کسی حق پرست علم کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ وہ موس ہوتے جیسے دنیا کی نئی اعلیٰ تحریک میں بھی حصہ لے۔ بلکہ حصہ لینا تو گہاً ان آیات مبارکہ کا انتشار تو پریس ہوتا ہے کہ کوئی سلم زمان کے ساتھ پڑھنے نہ ان کا انتہا ہو کی زمان کے جلوں جو شریک ہو۔ الگ اتفاقاً مجدے سے مندرجہ صورت احکام کی مخلاف مدعی ہو جلتے تو یاد آئنے پر اسی ناظم قوم کا فوری ساتھ چھوڑتے۔ پھر اگر جان بوجو کرا حکام بالا کی عکس وہی کی جاتے گی تو اگر جیکے ظاہری یا معنوی اعتبار سے ان تحریکیں ہاتے باطل سے اس کی دل بستگی پار بٹنے نہیں ہو۔ پھر مسی دہ مشریعت حق کے تزویجک اُن ہی میں کا ایک ذریعہ جات ہے۔

یہاں اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اخراج اس تدریخت کیوں

(۳۱) خیر اپنی اصولوں سے داعی تحریک کو کس قسم کا تعقل ہے؟  
(۳۲) تحریک کا نام کیا ہے اور کس حد تک اسلام اُس کو برداشت  
کرتا ہے؟

(۳۳) تحریک کے اصولوں کی بنیاد کیا ہے؟  
مندرجہ صادر فقرات کی رو سے تحریک کا نصب العین اپنی  
یا اپنی جماعت کی طرف دعوت نہیں ہوتا چاہئے۔ بلکہ احساس و دین  
اور دعوت الی اللہ پر ناچالبیتے۔ داعی تحریک ...  
..... بالآخر سیعاب خدا کا مطیع ہونا چاہئے۔ تحریک کا  
نام ایسا ہونا چاہئے جسکو اسلام برداشت کر سکتا ہو۔ تحریک کے  
اصولوں کی بنیاد کتاب دستت ہونی چاہئے۔

خلاف اس کے اگر کسی تحریک کا نصب العین خود پر سق،  
جماعت پرستی، دلن پرستی، قوم پرستی، مقادیر پرستی، شخصیت پرستی،  
تحفظ حقوق و حریم ہو۔ اور اُس کے اصولوں میں خود فرضی یا غیر اپنی  
نظام کی تائید یا تقویت ہو تو تحریک بخوبی یہ رہیا ہے کہ اُس کی طرف  
ہے۔ اس سے حق پرستی اسلام کو کوئی ذریعی بھی نسبت نہیں۔ اس  
ٹاسٹ کر جب کوئی بندہ اللہ پر ایمان لا کر حق پرستی اختیار کرتا ہے۔  
تو گواہ اُس کی جملہ ضروریات کی ذمہ داری اللہ پر دال دلتا ہے۔  
اوہ یہی حق ہے کہ دہ اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کے لئے اپنی ذمہ داری  
کو روپ عمل للہ کی جدوجہد میں لگ جلتے۔ اُس کے سامنے سکرتوں  
معیشت کی راہیں بھلی ہیں۔ وہ جس راہ پر چاہتا ہے ہل کر ذریعہ  
حلال سے اپنا مقررہ مذق مہال کرتا ہے۔ دنیا کی کوئی قوت اُس کو  
اس سے باز نہیں رکھ سکتی۔ اُس کا یہ عقیدہ ہے تھے کہ پیغمبر ﷺ اپنی  
دین کی کوئی قوت اُس کو کوئی لفڑی پہنچانی سکتی ہے نہ ضرور۔ اور یہ ایک  
ماں ہوئی حقیقت ہے کہ بلا خانہ کافر سو مشرک اپنا مقررہ مذق مہال  
مہال کر کے رہے گا۔ تکونی اعتبار سے اس کو ایمان ذاتیان سے کوئی  
تعقل نہیں۔ البتہ بقول سیدنا عزیزؑ۔

ترفیعیت بِاللَّهِ سَرَّاباً وَ دِمْحَمِّداً بِسْيَارَ الْوَسْلَدَ حِدِیَّا۔ اس مسلمان کافر کے عقیدہ ہے مسلمان کا عقیدہ مختلف ہو جائے۔  
جسیں مسلمان اللہ کی ربیعت پر ایمان لا جکا ہوتا ہے۔ اس کو کسی  
اور رب کی ضرورت نہیں۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیعتی کو  
تسلیم کر چکا ہوتا ہے۔ اُس کو کسی اور رب ہنگامی ضرورت نہیں۔ وہ کلامی

قادیا تیمت، ہونپوریت، ہبائیت، کالمیت، اسرشام، کیونزم،  
سرودی، بھبودان وغیرہم۔ الحمد للہ مسلمان ان سب تحریکوں میں شرک  
ہیں۔ حالانکہ تحریکیں اپنے نصب العین اور غیادے کے مقابلہ سر ب  
ہلک ہیں۔ بخلاف اس کے ہر حق پرست پر داعیت، تائیہ کرنا ہلک  
تحریکوں کا لٹڑ پیری نہ پڑھے زان کے جلوں پر شرک ہونپوری کی  
نچی تحریکوں پر شرک ہے۔ البتہ عملاً اسی انتہاء سے ان سے ملن  
جلانا جائز پور ممکن ہے۔ جبکہ کوہ اپنی معاشری تحریکوں تحریک ہائے ہلک  
کا کوئی ذکر نہیں۔ پھر اگر ایسی نوبت آجائے تو فرمی وہاں تو  
بہت جا چل جائے۔ اس مسلمان ایک بنیادی بات یا درہ بھی چاہئے کہ  
ہر تحریک کے جانشکستہ ایک کسوٹی ہے اور وہ سے قرآن و دست  
خطا پر ایمان لائے کا خشایہ ہے کہ آپ قرآن کے ہر حکم کی اطاعت  
کریں اور دسویں پر ایمان لائے کا خشایہ ہے کہ اپنی زندگی کے ہر  
گوشہ میں سست و رسول کو اپنارہتا منائیں اور اپنی کل طبیعت کے ذریعہ  
ہیں۔ خدا پر ایمان، رسول پر ایمان۔ آفاتے ناہرا حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم ذریعہ دعوت الی المفترع۔ رسالت کے دعویٰ کے ساتھ  
آپ کو مسلمان ہوئے کا دعویٰ بھی تھا۔ آپ کو یہ حکم دیا گیا تھا۔

ثُلُّ حَضْنِيْهِ مَسِيْئِيْهِ أَذْهُلُوا لِيَ الْمُؤْمِنَةَ بِلِلَّهِ يَعْلَمُ  
أَنَّا مِنْ أَنْجَعَنِيْنِ مُعْتَجِلَاتِ اللَّهِ يَعْلَمُ مَا أَنَا مِنْ أَمْشَكَيْنِ۔  
درجہ اسے مدد بدو۔ میرا یہی راست ہے ہیں اور سیری پر وہی کریم ہے  
وہ یہ شندی کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اللہ پاک ہے، اور  
ہیں لوگوں کو اپنی طرف بلاک، شرکیں ہیں اپنا خار کرنا نہیں جاہتا  
آپ نے اپنی یا اپنی جماعت کی طرف بھی دعوت نہیں دی۔  
جیسا کہ باری تعالیٰ نے اس حقیقت کو اس طرح واضح فرمایا ہے۔  
وَلَهُوَ مِنْ عَلِيٍّ إِلَيْهِ الْأَكْسَلَامُ۔ یعنی وہ رسول (جس کے  
ذریعہ خدا کی اطاعت کی طرف بلا جا گئے ہے)۔  
پیغمبر مہما کر دنیا کی تحریک کو جا پہنچنے کا بھی میہار ہے۔

جریں حسب ذیل امور کا بطور فاصح محاوار کیا جائے گا۔  
(۱) تحریک کا نصب العین کیا ہے۔ کیا خدا کی اطاعت کی طرف  
دھوت دی جا رہی ہے؟  
(۲) میکا داعی تحریک اپنی طرف یا اپنی جماعت کی طرف دعوت  
توہین میکر رہا ہے؟

اس کے بعد اگر کوئی شخص ایک ہو جائے تو اس عجت  
میں شریک ہو جاؤ۔ جس سے تمہاری نجات ہوگی۔ تھیں دوست ملکی۔  
تمہارے حقوق کا عظوظ ہو جائے گا۔ تو اس کے نزدیک ایک دھنکار خیر  
بات ہوئے کے سارے بھی حقیقت ہیں رکھی۔ مثال کے طور پر اگر کوئی  
قادیانی یا ہونپوری یا گھنڈے کو آڑھاں محمد قادری نے یا سید محمد جو نجیم  
پر ایمان لائے تو اس کو اپنا جہاں جانا تو تمہاری نجات ہوگی اور دنیا میں  
خوش حال نہیں بس کر سکے تو ایک ہوس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ  
یہ تو محمد صمیم پر ایمان لاجھا اور یوسف کو اپنا دھن اسلام کر لے کا۔  
اب پھر یا سب سے بعد آئے والوں کو قیامت نک کرنے کی اور دنیا  
کی ضرورت نہیں۔ جب کہ کلمہ ثہادت کا دوسرا حصہ  
قیامت نکال دیں مگر اور ہنہ کے جملے کا  
کیا سوال۔ جب کہ ایمان لائے کے  
متین ہی ہیں کہ حق کی رہنمائی کو  
سلیم کیا جائے۔ ابھی ضرورت میں  
کسی اور دل کی رہنمائی کو سلیم کرنے  
کا لذتوم کہاں سے ہاں ہو سکا  
ہے۔ خوش حال درپر مال کا حق  
ایمان سے نہیں ہے۔ الگ یہ سلیم  
بھی کریما مانے کو نظر پوچھ بے ذر  
یکوں نہ پیدا فشار میں پاٹھکوں کے  
عقائد و اصول کو اختیار کے خوش ہائی مسائل  
کی جملے۔ جب کہ وہ ان سے زیادہ خوشحال اور بدلہ  
تیر۔ اور دنیا پر ان کا انتدرا جیا ہوا جھوپ ہے پھر اگر کوئی شخص کہتا  
ہے کہ سو شریم یا کامگیریست کو قبول کرے۔ تمہارا نہیں اور معاشرت  
ہو جائے گا تو اس کا جواب بھی ایک ہوس کی طرف سے ہو سکتا ہے  
کہ اسلامی اصولوں کو قبول کرنے کے بعد میرے حقائق کا کامل ذمہ دار  
نیسرا خالی ہی ہے۔ اور اس پر سب اتفاق ہے۔ اس کے خلاف میں  
کیسے آپ کے اصولوں کو نہیں۔ اور آپ کے عقائد کو اختیار کوں  
جب کہ یہ حقیقت اپنے الحکم سے ناشکری کی وجہ پر ڈال دینے والا ہے۔  
میرا رب بیری ہر ماہ ضرورت کا پورا کرنے والا ہے اور میری اہ  
طرح حفاظت کرنے کا ذمہ دار ہے جب تک وہ مجھے زندہ رکھتا پا جائے۔

مولوں کی پیشہ کے ہوتے ہے اُس کو کسی اور ضابطہ کی ضرورت نہیں  
یہ سب شرک بالشدہ خرک بالمرافت، شرک بالاسلام میں داخل  
ہے جس کو کوئی مسلمان پر داشت نہیں کرتا۔ جو لوگ انشکے سوا  
کسی اور کے عمل فاعلیاتی الحاجات ہے کا الفور رکھتے ہیں اور ان کا  
اعتزام اس نیت سے کہتے ہیں کہ وہ بالاوسط یا بالواسطہ اپنے اند  
فع و ضروری صلاحیت رکھتے ہیں۔ چلے ہو وہ مروہ ولی یا رسول ہیں یا  
زندہ بالادتہ یا احمد۔ یہ سب گھا جوا شرک ہے۔  
وَيَعْصِدُونَ مِنْ دُوْرِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَمْلِكْ لَهُمْ إِذْنُهُ  
وَمِنْ أَنْتَمْ وَأَنَّ الْكُفَّارَ هُنْ شَيْءٌ مَا لَمْ يَسْتَكْنِعُونَ هُنْ لَكُمْ لَغْةٌ  
(ترجمہ) اور وہ (بے ایمان) اللہ کے سوا یہے (وَلَكُمْ فَلَوْ)  
کو شرح صدر کے ساق قبول کرتے ہیں جیکو  
ایسی چیزوں کا سامان ہیں کہ قسم کا اختیار  
عطاء نہیں حاصل ہیں۔ اور وہ رہ  
(اس سلفیں)، کوئی وقت ہی  
(کمیل حاجات کی)، رکھتے ہیں  
وہ جلیسہ و مردہ ولی رسول پر  
یا زندہ حاکم یا پادشاہ۔

وَمَنْ يَعْصِيَ مَا شَيْئَنَ لَهُمْ لَغْةٌ

وَيَقْسِمُ عَبْرِ سَيِّئِ الْمُؤْمِنِينَ  
وَتُؤْتِهِ مَا تَرَى فَقَبْلِهِ هُمْ وَسَارُوا

وَمَنْ يَعْصِيَ مَا شَيْئَ لَهُمْ لَغْةٌ

## ضروری تصحیح

تجھی جو روی دھنہ کمرے مکوٹے میں مرسے یہیں تھے وکرہ کتاب  
کا نام اس نے رہ گیا کہ عربی خط میں لکھا جاتا تھا۔ اور کم رے مکوٹے کے  
کاتب عربی لکھا نہیں جانتے۔ اس نے خیال تھا کہ نام دوسرے کاتب کی  
لکھوا یا جانتے گا۔ لیکن سمجھ اسے مجبول ہیا۔ کتاب کا نام یہ ہے۔

## مکہم سیفیہ المحتاجة

لہمن

بطی الع سنن ابن ماجہ

بری

ترجمہ، ابو شجاع حسن بن مکمل خان کے بعد رسول کی مخالفت کیا ہے  
اکسلائون کے انتہا کے سوا کسی اور استہپر پڑھنے تو جس طرف  
دوستانہ ہم اُس کو اُسی طرف لٹا دیں گے یعنی انکہ اُس کو ہمیشہ  
میں بخداون گے جو بہت تری چکے۔  
وَمَنْ يَعْصِيَ مَا شَيْئَ لَهُمْ لَغْةٌ وَمَنْ يَعْصِيَ مَا شَيْئَ لَهُمْ لَغْةٌ  
وَالْآخِرَةُ مِنْ التَّحْسِنَاتِ ۚ (دالی مسنان رواجہ ۱۹)

ترجمہ، پوچھنے اسلامی اصول کوچھوڑ کر کی اور ضابطہ کو ستور یا  
بنائے گا اُس کا پڑھنے کبھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں بھی وہ  
خواہ بیس رہے گا۔

تزویج بجز اسلام کے سب تحریکیں باطل ہیں۔ گویا وہ مرتضیٰ تو الشکر نئے اور زندہ رہتا ہے تو الشکر کہتے ہیں۔ اس کو دنیا کی کوئی قوت کو نہیں سکتی۔ اگر وہ کسی سے دستی کرتا ہے تو الشکر کہتے ہیں۔ اور اگر وہ کسی بھتیجے تو الشکر کہتے ہیں۔ وہ پہنچ اصولوں کی سختی سے یا بندی کرتا ہے اور ملاحظہ ہو، وہ من اختن سے استثنیہ لے لے۔ (علم جہنم رکھ) دوسرے، باعتبار قول اس شخص سے پہتر کس کا قول ہو سکتا ہو جو لوگوں کو الشکر طرف بلدے۔ اور عمل صلح کہتے ہوئے اپنے آپ کو میں سلمان ہوں گے۔

(اشمَا ذَلِكُمْ مَوْعِدُنِيْنَ تَكَ (آل عمران رکھ)، ۱۱) در ترجیح، بیٹک رہ ایک حقیقت ہے شیطان نہیں دوستوں ریعنی ملکرین علیؑ سے تم لوگوں کو ڈرانا ہے (پس لے سلانا)، تم ان کو ہرگز نہ دوڑو۔ بلکہ جو ہے ذرو، اگر تم مون ہو تو تم کو ایسا ہی کرتا چاہیے مُؤْمِنَاتِ اَمَّا الْمُشْرِكُونَ تَكَ (الانعام رکھ)، ۲۷)

در ترجیح، اپنے دوستوں کو ان لوگوں کی طرف مت دوڑا جو کوبلریں زینت، زینا مال دملک دیا گیا ہے۔ تاکہ ہم ان کو اس کے ذریعہ فتنے میں ڈالیں۔ در حکیم تیرے رب سے جو کہ تم کو تیری خود رہ کی جیزوں میں سے دیا ہے وہ اچھا اور باقی نہیں والا ہے۔ پس تو اپنے دم کو فس رکا حکم ہے اور صبر سے کام لے۔ ہم تم سے کچھ ضرورت کی چیزیں نہیں ملائیں ہم خود تھے کہ ان چیزوں دوں کے صیغہ کے ذریعہ دار ہیں مانافت تو متفقوں ہی کی اچھی ہوتی ہے۔

یا اَيُّهُمَا أَلَّا يَذَرُنَّ تَكَ (آل عمران رکھ)، ۱۰) در ترجیح، لے سلانا تو اگر تم ان ایسی کتاب میں سے کسی جماعت کی اطاعت کر گے تو وہ غرور تم کو محاچب ایمان ہونے کے بعد افڑی طرف لٹا دیں گے۔

اب اس حقیقت کو جان لیش کے بعد کہ اسلام پرے تبعیں شام پہنچے رب کی رضا مکتے اُسی کو پکا کر دیتے ہیں۔ اور دنیوی ملت پہنچتے ہوئے اپنی نسلوں کو ان لوگوں کی طرف مت پھیلہ اور ان لوگوں کی اطاعت بھی مت کر جن کے تلوہ کو جنم اپنی ضمیحت سے غافل کر دیلے۔ اور جو پہنچے شخص کے تابع ہو کہ افراد تو غلطی میں پہنچے ہوتے ہیں۔

یہ ہے اسلام جو اپنے تبعیں پر کڑی نگرانی رکھتا ہے۔ تاکہ بہکسند جائیں۔ یہاں تسبیح اسلام کی زندگی کا ضمیم العین (دھوپ جانی) ہے، ہو دہماں بالطل کا دیوار جو نہیں ہوتا۔ جو نبی علیؑ اپنی جاندگی کر رہا ہے، بالطل دہماں پیچ جاتا ہے۔ ہدایت اس سلسلہ میں ہر سان پر دو حصے ہے کہ اس کو جب صحیح کبھی ایسا سایہ پڑے ہبہات اصطلاح سے قدم یا حمدی نہیں کہتا۔ اس کو دنیا کی کسی حریکت سے بعد لچکی نہیں۔ اُسے بھٹکاتے۔ پھر جو لوگ بغیر سمجھے اس راہ پر چل پڑے جسے اُن کو مجھی ہم

تم خروج و زندہ رہوں گا۔ اور جب وہ مجھے موت دینا چاہیے اُس کو اُس کے اس فعل سے کوئی روکنے والا نہیں۔ دنیا کی خوش حالی وہ اصل ایک فتنہ ہے۔ جیکڑا وہ غیر اسلامی اصولوں پر مال کی گئی ہو اور احمدیہ ہمارے یا منکریوں کی سلطنت ہو۔ ملاحظہ ہو۔

مثال سے یوں کم الترتیب نکل (الشراء رکھ)، ۵) در ترجیح، کیا تم اُسی دیکھتے کہ جن کی خلائق کو تم نہ اور تمہارے اگلوں نے قبول کر دیا ہے رب العالمین کے سوادہ رسیدیہ دشمن ہیں اور وہ رب العالمین جس نے مجھ پرید اکیا اور مجھے بہارت دی اور وہ جو مجھوں کھلانا ہاتا ہے۔ اور وہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے شفاعة طالع رہتا ہے اور وہ جو مجھے ایک روز موت سمجھے گا، اور پھر سے زندہ کر کے رنج سے حسابے گا) اور وہ جس سے روزی قیامت بختی کی امید ہے۔

وَكَلَّا لَمَّا دَعَنَ سَلَالَةَ قَوْمٍ تَكَ (طہ رکھ)، ۸) در ترجیح، اسے مخالف تصوروں کو ان لوگوں کی طرف مت دوڑا جو کوبلریں زینت، زینا مال دملک دیا گیا ہے۔ تاکہ ہم ان کو اس کے ذریعہ فتنے میں ڈالیں۔ در حکیم تیرے رب سے جو کہ تم کو تیری خود رہ کی جیزوں میں سے دیا ہے وہ اچھا اور باقی نہیں والا ہے۔ پس تو اپنے الہ کو فس رکا حکم ہے اور صبر سے کام لے۔ ہم تم سے کچھ ضرورت کی چیزوں نہیں ملائیں ہم خود تھے کہ ان چیزوں دوں کے صیغہ کے ذریعہ دار ہیں مانافت تو متفقوں ہی کی اچھی ہوتی ہے۔

کا خصیبہ سر پلاک سے فرط نکل (دکھن رکھ)، ۲) در ترجیح، اسے مخالف تصورے پر اس کو ان لوگوں کے سامنے بروکہ رکھ جو صحیح شام پہنچے رب کی رضا مکتے اُسی کو پکا کر دیتے ہیں۔ اور دنیوی ملت پہنچتے ہوئے اپنی نسلوں کو ان لوگوں کی طرف مت پھیلہ اور ان لوگوں کی اطاعت بھی مت کر جن کے تلوہ کو جنم اپنی ضمیحت سے غافل کر دیلے۔ اور جو پہنچے شخص کے تابع ہو کہ افراد تو غلطی میں پہنچے ہوتے ہیں۔

یہ ہے اسلام جو اپنے تبعیں پر کڑی نگرانی رکھتا ہے۔ تاکہ بہکسند جائیں۔ یہاں تسبیح اسلام کی زندگی کا ضمیم العین (دھوپ جانی) ہے، ہر تسلیم۔ کسی جماعت پاٹھن کی طرف اُس کی دعوت نہیں ہوتی اور ہدایت اس سلسلہ میں ہر سان پر دو حصے ہے کہ اس کو جب صحیح کبھی ایسا سایہ پڑے ہبہات اصطلاح سے قدم یا حمدی نہیں کہتا۔ اس کو دنیا کی کسی حریکت سے بعد لچکی نہیں۔ اُسے بھٹکاتے۔ پھر جو لوگ بغیر سمجھے اس راہ پر چل پڑے جسے اُن کو مجھی ہم

ایمان افروز  
دولہ انگریز

شجاعت

عہتناک  
سبق آموز

صداقت

# SHAHNAMA E ISLAM

## شہنامہ اسلام

حتمہ اول

حضرت حفیظ جان صحریٰ پنے شاہنامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بارکے  
و افتخاریان کئے تھے لیکن حضرت مام عمرانی کا شاہنامہ مخنوتو کو دسال سے شروع ہوتا ہے۔

فاظِ المرسلین کو دسال کی ان کے چھپتے فڑے صاحبین پر کیا گذری؟  
فرض اور مجتبی میں کسی شدید کشش ہوئی؟

پھر خلافتِ راشدہ کس طرح قائم ہوئی۔ اسلام کی سب سی پرسی  
با قاعدہ حکومت کیونکر عالم وجود میں آئی۔  
یہ کچھ شعر کی مذہبیں باہمیں ملائیں فرمائیں۔

شہنامہ کو  
زیادہ کر زیادہ  
اشاعت و مدنیں کی  
بہترین فرمادگی کی  
اور اجلب کو توجہ دائیں۔

حق و باطل کی تلواریں کہاں  
کہاں نکرا دیں اور باطل کس طرح  
مغلوب ہوا؟

خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی عنہ  
کیا کیا معمر کے سر کئے؟

اسلام میں جمہوریت  
کا  
متفہوم کیا ہے؟

لئے کمپتھے مکتبہ تخلی دیوبند صفحہ بہترین دریں

اگر آپ  
خلافتِ راشدہ  
کی تمام تاریخ کو تلفظ  
و پھنا چلتے ہیں شاہنامہ  
خیر کر مصنف کی ہمت بڑھائیے

حق

صرف عارض مرض ہیں  
انہیں موتیں بھی اور نہ  
استعمال کر جو ہر دن ان  
دان تو نکو چکا اور نفاس  
عطای کرتا ہے۔

اگر دائرہ یادداشت نہ  
ہیں تو مدد و تیغیناً  
مرضیں ہو جاتے گا اور  
معاہدہ مرض ہو ممتحن  
کی برپا ہی قیمتی ہے۔

# جوہر دان

جس طرح دارالفیض رحمانی کے سربراہ سر شریعت نجف نے اپنے نمایاں فائدوں کے باعث مقبولیت حاصل کی اسی طرح "جوہر دن ان" بھی مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اب تک استعمال کرنے والوں کی اکثریت کی طرف سے برادر تعریفی خطوط لائے ہیں۔ فوائد حسب ذیل ہیں:-

- پاتنیوریا کے جرم کو مانتا اور مرض کو جڑ سے اکھیرتا ہے۔
- دائرہ یاد انتوں کے سخت کر سخت درد کو فوری تکین دیکر تزل کاپانی بخاتا اور درد پیدا کرنے والے استاف ختم کرتا ہے۔
- روزانہ اس کا استعمال اُن لوگوں کیلئے بھی ضروری ہے جن کے منہیں کوئی مرض نہیں۔ کیونکہ یہ مرض پیدا کرنے والے مادہ نامنوج ہونے سے روکتا اور مرض کے جرم کو بلاک کرتا ہے۔

● دانتوں یہیں پاکیزہ چک اور خوشانی پیدا کرتا ہے۔ اسکے استعمال کرنے والے دانتوں میں کیا کبھی نہیں لگتا۔  
 ● منہ کی بدبو اور ہریک بختم کرتا ہے۔ چھٹے پانی یا گرم چیزوں کو دانتوں میں لگنے نہیں دیتا۔  
 ● یاد رکھتے۔ ہم نے اسکی دو قسمیں کر دی ہیں۔ نمبر ایک۔ جو کسی مرض کی موجودگی میں استعمال کرنی چاہئے۔ ←  
 نمبر دو۔ جو بھی حالت میں عام استعمال کیلئے ہے۔ چیزوں نوں ایک بھی ہیں۔ صرف ذائقہ کا فرق ہے۔ روزانہ معمول استعمال کرنے والوں کیلئے ذائقہ کو کافی گوارا بنا دیا جائیا ہے۔ طلب کرتی وقت نمبر ایک یا نمبر دو ضرور لکھتے۔ دونوں کی قیمت میں کوئی فرق نہیں۔ چار توڑ کا پیکنگ دس آنے ۱۰۔  
 فوٹ۔ نمبر ڈاک خرچ پھر آتا ہے۔ اگر سرد درجت اور بنی ایک ساتھ مل گئیں تب بھی بھی ڈاک خرچ ہو گا۔ دونوں ایک ساتھ مل گئیں کافیست۔ ہر

باشندہ ہائے۔ شیخ یلمع اللہ صاحب مدرسہ ۲/۵  
 (ناظم اباد، کراچی)  
 دارالفیض رحمانی۔ دیوبند ریڈی  
**DARULFAIZ**  
**RAHMANI. DEOBAND. U.P.**

اس پر قیمت ۱۰ روپے  
 فلٹے۔ جہاں سے مل دوا کر راجحت ہیں۔